

گل لعلی و شمع
مادر امروزی کوید
مغفور - خمدانی
برای مادر

گل لعلی و شمع
(مادر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الہی کر سچیں میرے کو وہ پہول : کہ سویر ایک کے دلیں
 مقبول : ہر حمد و ثنا کی ہمیشہ ہمارا کلاستان باغبان
 حقیقی کو سراواری کہ اس طرح بستان جہاں
 رب و رنگ تانہ اور لطافت اور طراوت بی انداز
 اسکی روح : سنوار سبھی اور ہولوں کی ہمارے
 وزیر امور سوئی نفس و تقاریر اسکی نور کا
 تجلی کای خاتمہ ملک معر کا کیا مقدور اور یہ طاقت
 کہ اسکی حمد و ثنا کی تحریر کی عمدہ سبھی نکلی اور جو حق
 لکھے کای لکھ سکی : یہ ایک مٹی سبھی گلنگی بو عیان
 وہی علت ہی بیل کے نغاس کیا : موت و مٹی

موزون و غور و محسن است او سیکل نام حیاتی درین
 اوسکی حکم میں شیرازہ بندی و قضا و قدر رکاوٹوں میں
 جو عکس روحانی کی کلیں لیا و توفیق پس کو منسلک
 کتاب عرفان و احسان کی اوسکی میری اعلیٰ کلی کا ہے برسی
 قیامت کی ہوا و سکے بر کتنے ہرادی اوس کی امید ہے
 کہیں جو فہرہ و ادس کا آجا جو نزل محمد ہر بعد جان

(2)

درود و اور اوس کی کہ جو باعث سازد درین زمان کا اور
 سب احوال کو و مکان کا و اوس کی سراق کی اسم
 کا نفس مہر و شاہ کی پیشانی پر درست پہتا اوس کی حج
 و مکان کسی جہاں ہی ایک کتاب بدور اوس کی کتاب
 سے پس ہی ایک باب صریح خاک جو دل چرب
 و یکساں تو بیت ان را افلاک میں اوس مطلع نور و

و مقلع مہر کا سحر پر جو دین ربانی عطا کیا اختیار
 اس مرحلہ کا نہیں پایاں تکہ اسوئہ شاد مردان
 صبح کے وقت کہ افتاب اسی روشنی سے نورانی است رہا
 ورنہ ہر گز نہ تھا کہ کوڑ و سن کیا اس وقت میں
 جا کہ سحر کے دریا میں غوطہ مار کر دیاں سی موتی ابدار
 جو ہر یو کو منظور ہوں تو کمال جس طرف کو غور شامل
 لگا دہی دیکھا اوہ دیر کے ذریعہ نظائی سو جا کہ لگو
 اب کسی پر شاہ کردن اسی ترو دین اور فکر میں
 تھا کہ اجاںک بہ خروہ میوی کا تو علم پہونجا کہ ای
 عین دریائی فکر کے جو اہر درختان و دوسرے کے باقی
 حضرت علیہ السلام پر شاہ کے پیچھے او کیلے مدح میں
 کہوں دہشتنا کہ جس کی چہرہ کا عکس ہے ماہ کے
 رخ بر فضائی الہی اور خورشید کے اینہ میں نکلا و افراد تھا

سپاس توں اسماعیلی مبداء میں کہوڑا اور ڈوڑا
نوشدارونکی سے مکرمین فتور پر جامی الہی شہنشاہ
تیری در کلمہ میں میری پند امید ہے کہ دارو کی قیامت
میں جلدو اپنی غلامیوں کی صوف میں رکھو باروی سفید
سوائی اسکی کیا عوض کروں کہ بندہ کو بہت نامیں عرض
کرئی ایچ مولائی جناب میں کمال استغاثی ہے
تاظرین پر دوس بوشع غریب الہ بنگالی بی بہ کتاب
تلفیت کا تھی اوس سے اس کا سبب یوں لکھا ہے
کہ طالب العالمی آیام میں اس حقیر کو ان برداری کے
فوق رعیت نام تھی اور سودہ بھی کاغذ پر لکھ کر دیا تھا
میں نے تحقیق نظر کی کہ نور سبک اس سوریہ حال کا راز
دل اوس شمع جمال پر دارے کا منہ چران اور ذرہ کے
طرح اوس آسمان ملاحت کا خود سیدر سیر گردان تھا چکر

میں سے ہرگز نہیں ملے گا

مانند خزان ایاں غازی ہے جسم اور ریت
 ان کے ہونے کوئی غرض ہے نہ ہر قسم میں ہر قسم کا کام
 جو ریت میں اجائی گئی ہے نہ تو دل کا نگر کرتی ہیں نہ ہر
 خط سے جو رہتا ہے وہاں ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف
 اگرچہ کہ کسی بھی قلم تو کسی ہوگی کہ وہ نہ رہے
 اور جسے کہ ہماری اوسکی ہی میں دو سیسے ہی دسیسے
 طرح سے اپنا نام لکھ میری کا ندی ہر روز اور کہی میری کو دین
 ابھی جاؤ لیکن حکم کا سب سے ہر کر وضع کیا نرم نہ
 مانو نہ کسی محبت کا بازار گرم کیا بہ شوریدہ جہاز ہی اوس
 خصال سے منکلام رہا میری زانو کا تہہ لگا کر کہتی لگا کہ ٹھونڈ
 اتنی ہی جھٹک میں سوؤں تم کوئی کہانی کہو پہلی نہ ہو
 جاناکہ میں ہی اوسکی ساتھ لبتا رہوں لیکن ہر خیال میں کہنا
 کہ شاید ہر ہر اور نہ نہ سوچی کہ میرا کیا غما جب وہ قصہ کہی
 ایک

برای که دوستان عشق بی سیه پیری بوی بی ایوس سیریه
بخت و در درستی بی نگامین بعد او سس بار اجمند کتوان
اسس ستمند نو اسپر لای که اسس دلج ب قصه کو فاسی
عوارف کانداس پهلار نظم و نظر که ز بود سیه اراسه کت
مشکل پسند دکنه و الوکی وید با لای کردن اسس
خود دلی کو کسسه ایکه هزار ایک سو چو سس عری بی
او سس نو با و دماغ و ددیده کی تن لو ش کاه هر سس
حرثی او کما و دلا اسس واقعه جانکا و سیه سس مصیبت
زده کی بکس و هو اسس کا طار او رگی چا نا که ادر
مستحبات اسس و سس نه کما بی بر زه کردن نمین چند
دوستونی که ایک ما گو نه یاسس یاسس خاطر الهو
منظور تھی اگر سس یا ادر کما و سس سس هر لعل خا و قودنا

مہینہ بہت محال ہے پیرا سکہ چوڑا نامہ حکیم ضرورت ایسی کو
 فارسی کیا اور ادعا جو کائناتوں رکھا سبب تالیف
 اس کتاب کا یوں کہ اس مستند نہال چند
 لاہوری کو کہ مولد اس محف کا شاہ جہان بلایا
 اب خورانی کیج کر مہ اشرف البلاد کلکتہ کے جو اس وقت
 مین دار لیسٹنٹ جیڈ و سٹائن کا بی لادار دکیا اور مہ
 خاک رکبتان دیو و دیرت اس صاحب بہادر کے
 خدمت میں سابق سسی ندکی رکبتا تھا او نہین کی دستکثر
 سے صاحب خداوند نعمت جامع زمان و سببہ رماندگان
 منع جو د و عطا جسم فیض و سخی دریا ای خدا فیض کرم
 بحر احسان و سخی نعمت براب جان کلکتہ صاحب
 مدظلہ العالی سے خدمت میں رسائی ہوئے

سائیں اور کسی بجائی پر ضرور دیکھ کر ہر طرف سے کانٹا لگا کر
 دیکھ کر غافل سے گیارہ کا ہے ہر اکل سوچ کر نہ دیکھ کر
 دی ہی کو نور و عطیہ کاں سخاوت میں ہر کسی کا جانیں
 ضامن ہے ہر کسی کا سیدھا جہاں کی ہر مین سے ہر
 جہاں کی اپنے فضل سے خلعت احلاق اس جہاں کی قامت موزوں
 جو کوئی ظاہر ہو میرے کسی ایک ہر طرف کو اور ہر طرف سے ہر
 لباف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ولی خدا ہے عالم کا ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 سلام اور کہ اگر تیرے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

ہندی کے تھامی معراج کے ساتھ سرخوردی اور
کار کا نری اور موبہ و سونوی کا سری و گاہا نام
عجب ہندو فن شیڈی ہی جو صدی ہوائی صاف افلاطون
والا سکھ عالی حتمت طلبہ یہ مار سب دینی گور
جزیرہ ہمارو ایم انبالا کی بندہ میں ہندی میں تھامی کے اعظام
او کا مذہب سن دھرم اب برابک جس اس دھرم کے دھرم
مع و غرض کہ یہ امید ہی کہ تھان کہ عبارت کا میدان
فنیب و فراہی وین اصل کا علم یہ عمواد کہین اور
تھان کو اس کی نور اس کے معنوں فرما دین
کتنی میں کہ اور یہ کہ سن و سن کی سنہ کا ایک دھرم
زیر الملوک نام حال او کے چھ ماہ مع عدل و انصاف اور
سبب اعظم و سخاوت میں بی نظیر او کی عبارت تو ایک
علم اور عقل میں غلام زمان جو افروزی دھرم اس کے دوران
خدا کا

خدا کی قدرت کا نام ہے ایک درمناضاب کے طرح جہاں کی

روشنی کا رخ اور جو دیوین رات کا چاند کے مانند نہ گاندہ 6

ہر دکنی دلا بہ اموال جہنم اس کی جے وہیں دان کہیا

وہ سب کچھ دیکھ کر سوچو کیا بنا اگر جہنم جہنم اس کی بناویے

مصور جہنم کا ماحول جادو کا جادو ایسا کہ جہنم جادو انکیزا

وہ سب غریبوں کی جیسے بڑے وہ ہو کر وہاں اس کی دیکھ کر کمال

بہشت ان کے سب سے کمال جہاں مروج ہی ہے شہ سے

ہر ایک ایک کے جیسے جہنم کا وہ مگر ماہ سکود دیکھ جائے

ہر ایک کو اپنے دوستوں کا عجب انداز ہے تل گال پر ہوا

جو ہم حسن پر کالا ہو جتنا وہ سب سے بڑے طور سے صاف

کیا وہ تہا بہت سفاقت اس کے جہنم سے سو فرار

عرض ہے سنا بہ غرق نہ رہا بادشاہ فی باغ ہو کر جہنم

اور خود کو نہ لکھ کر مایا کہ اس کی جہنم لکھ دیکھو ایک بے گناہ کو

نام او سکا تا جہ الملک آمد یا اور کہ انکے گنگا کی طرف گیا
 کہ اسکی نصیب میں دولت و ثروت بی اندازہ ہی اور صاحبِ نعمت
 اب کہ آج تک نہ کوئی ہو ہی نہ ہو گا اس ارہ تو کہ ہلکے جہان میں
 جاسی کہ اسکی مطیع اور دیار دار ہوں مگر ایک قہاحت ہی اور
 سادہ ہی کہ جب جہان بہار کی نظر او سپر ہی تو فوراً شاہد کیا
 انکو ہرچہ مینا ہی جاوی پاشاہ فی کبریا کو کہ ثابت و ہوا کہ او کو
 تو حضرت کیا اور وزیر کو کہ فرمایا کہ ایک محفل میں یہ تفاوت کا محفل
 کہ رگاہ سے اسکی ماسیت کہ یہ مکان میں کہ وہ جہان پر خوب
 اور شاہ کی وزیر میں لایا بعد چند سال کی وہ نہال مرغ سلطنت
 کمال ناز و نعمت سی پرورش مگر سادہ علم و ہنر کے سہرور ایک
 روز اسکو شاہ کا یہ خواہش ہی سوار کہ جنگل گیا اور ایک
 شکار کی بھی گھوڑا پہنچا یا سچہ ہونی والی بات میں ہو ہی رہا تھی
 نقدی کی لگی تو اسکاں میں بہنو تا بہ اتفاقاً بادشاہ ہی ہو گیا
 لکھا

شکار کو سو اور سو بیستی ایک ہنگی بھی گھور اڈالی ہوئی کہ اس
طرف انگلی منٹاں مسواری کا بیچ کھینڈی بہت جوہر سا ہزار

سناہ کی نظر جاری دوہن الکنوٹکی بصرہ جاتی ہی مارکن

صلت فی سناہ زاوہ کو دیگر بادشاہ سناہ بنای کا سبب دینا

(7)

کیا حضرت نے دنیا کا لازم تو یوں تھا جو سب کو دیکھی تو باکی انگلی اور

روشن ہون بہرہ دیا جو ہی کہ برکت ظہور میں آیا اور سب بہرہ

بہی کہ اسکو مالک محمدی نکال دوا در اسکی باکی واسطہ

خودت جاوے کہ مقرر رہو یہ فرما رو میں اولیٰ بابو کو

بہی اور اویسہ دے نکال دیا بہرہ ہی حکم مس حضرت ابو علی

طہوت انگلی علی کی بی بی ملائی سب متفق ہو کر عرض کی کہ جو کل کا

ولی اور اویسہ کو کس نہیں کہ خود وہ دولت اجی ہون لکرے

صورت سے کل لکاوی سدا ہو نو بادشاہ انگلی کو لگا دین بند

بخاور اندام دزدان و بی انگی با دی بهمه سنگلاخ است فی انجی
 من میزادی بر دادی که کوئی کل یکاوی به اگر لادی بودی
 خبر دمی تو او کو بهت انعام و اکرام و بزرگوار که در می
 بادشاه فی ایک مدت تک او کی استادی من روز و در معونی
 طبع اجنی انکو سفید کیا اور ادکی غم و الم من مانند بوی که
 اجنی من کلاد یا بر خند نه خون طربا کن که طرف سی که اسکاسخ
 نه ملا ایک روز چارون بشونی بادشاه کی خدمت من دست به در
 و طرح که اسعاد نمندی الزامی که سر سی مایات که خدمت من امی اور
 اگر سی و کو من من جان تک بهی جادی نوده دین دنیا و دین
 بی اسر و اسطرم امیر و در من که عین در خدمت دینای تو کل یکاوی
 تلاش من و کلین با ده ساه فرمایا که یک تو اگی بی من اجنی لیکن
 کهو میا نوده دین اب تک جگر به بند کیا جو حرم من انکو بر باد کردی

ہونی دین بہ عورت و شہزادہ بنگا ساہو ادوں غانی بہرہ و عہد کیا
 سب چارہ چار بار شاہ فی وزیر و ملک فرما یاد اسباب سوخو جا
 سولہ کہ نہ چنانچہ ہونی بموجب حکم کی نقد و جنس و دوا
 و عہد و ملک کسی لیکر چنانکہ جامی ہو چکر و دیا تہ بادشاہ
 رخصت ہو کر وہ روانہ ہوئی اور وہاں پہنچ کر وہاں
 شاہ زادہ منزل میں جاتی تھی اور اتفاقاً ملک کج کو باہر
 سہید ہو کر وہاں آدرا لگی جنک میں چھ برس کی کہ قدم سے
 ناپتی ناپتی اپنے دو چار ہوا اور سچے پوچھا کہ کون ہیں اور کہا
 جاتی ہیں اور سنی بادشاہ کا اندھی ہونی کا قصہ اور سب ادنی
 سو کا گل بکا دی بکا تلا سس کا واسطہ تاج الملوک سی بہان
 شاہ زادہ فی دہلی کہا کہ لاؤ تہ بحث کو تو یہی اب ازمانہ مصلحت
 مصلحت تو نہ رہی رہیں ہیں یہاں تک کہ ساندہ گل بکاویا
 کی حبت و جو کون اور اپنے قسمت بکا نہ کو ہوا ان کی کوئی بر جانوں

دسھن لڑائی دامن کو مراد کہ پہلو سی ہون تو وہ لڑو
 نہ ہی قہر سے دسید سے پہلی خاک سی باہر نکلیں بدلیں
 نہ انکر لک نہ دراز باس کہ کاش م سعید نہ لگیا اور با
 ادب تمام سلام کیا او کی نظر جو سزاوارہ برتری تو لگا
 کہ او کی سیلیم کی حکم ہو سید کا دوستی کی سائید برادر ہی
 اور جاند اس خسارہ رفت شہرنگ کے سایہ میں ماہ تمام پہلو
 کی ایامی بوجہ تو کون می اور کہا فیہ یما ی تاج اللہ سے کہ
 سچن درجک تعین دہن سی نکالی کہ چارہ غیب ساو س
 ہون نکوئی عجمی کہ عجمی کی کری نہ یاری کہ نہ طیار کی کالای
 سعید فی او سے خوف نانی شیریں زبانی سی مخطوطہ اور
 اندر دھواں اس ایسی رفادت لکھا اور روز اسطاف زیادہ کرتا
 کہتے ہیں کہ شہزادی ایک مدت میں شہرہ کے کچھ کچھ
 میں طبع کار عنوان شاہ نہا پہونگی اور شام کی وقت مدیا

لکھنؤ

[illegible]

[illegible]

هنگامی که در این شهر رسیدیم به شخصی که در این شهر ساکن بود و از این شهر

دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر (۱۵)

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بسیار دور بود و در این شهر ساکن بود و از این شهر

بوسه‌هایی مانند سبزه‌ها هم کوه‌های خشت‌خوارنگ بر روی خشت
سازند و سبزه‌ها را در سبزه‌های اخی و در سبزه‌های
چوب‌های ریخته و در سبزه‌های خشت‌های آج‌های پختن و در پختن
پختن کی پختن سوزند و در سبزه‌های خشت‌های آج‌های پختن و در پختن
بعد تناول طعام خفته و منگوا و سبزه‌های آج‌های پختن و در پختن
پختن کی پختن سوزند و در سبزه‌های خشت‌های آج‌های پختن و در پختن
مکاره‌های پختن سوزند و در سبزه‌های خشت‌های آج‌های پختن و در پختن
افزودن چکار سبزه‌های پختن سوزند و در سبزه‌های خشت‌های آج‌های پختن و در پختن
سبزه‌های پختن سوزند و در سبزه‌های خشت‌های آج‌های پختن و در پختن
بودن از بیماری خشت‌های پختن سوزند و در سبزه‌های خشت‌های آج‌های پختن و در پختن
پس از آن پختن سوزند و در سبزه‌های خشت‌های آج‌های پختن و در پختن
جدید قبول و خشت‌های پختن سوزند و در سبزه‌های خشت‌های آج‌های پختن و در پختن

وہ بھی نہ تھی جس سے اسے اور سب سبب سے محفوظ رکھا گیا اس کی شان
داخل کیا اور انکو قید یونگی سے سدا بن کر دوسرے ملکوں میں بھیج دیا
نیکو خواہاں اور انھیں بیکار کر کے رکھا اور ان کو بھیج دیا
تاج الملوک نے قلعہ میں جلیوت کے کہ ایک کچھ بیت کیا جانے اور ان
نہال کی کاموں اور دیر انجام میں کیا گیا اور ان کو بھیج دیا
مسندہ میں آیا اور ان کے امیر کا اور دوسرے پہلے میں بھیج دیا
نور علی فرعون بی خانمان کی سپہ ہمدہ قدروان کو بھیج دیا
صاحب کے خلیفہ بے بندہ از بسکہ مسندہ اور ان کے بھیج دیا
نور علی فرعون نے پہلے و خان سے خدمت کی لالوں اور ان کی بھیج دیا
ان کے خدمت میں جا کی سا فرادہ کا کف عود کے دیا اور ان کو
حاضر کردہ لی آیا اور ان کی مسندہ کو دیکھ کر گھبراہٹ میں آیا اور ان کو
اسمیں بھیج دیا اور ان کی قالی بے بندہ میں بھیج دیا
اور ان کے بیٹے میں بھیج دیا اور ان کی مسندہ میں بھیج دیا

امیر نادری پنج خدمت میں لکھا اور ہر روز ہر تاجی کے گھر امیر کے

حال دریافت کر لیا کرتا تھا

جب تاجی اللہ کو نادری خدمت میں لے گیا ایک مہینہ گزارا

اور دوسری رات دھڑ دھڑائی سے کچھ دیر بیٹھ گیا ایک

دو تاجی کے گھر کے صوف میں بیٹھ گیا کہ ایک کچھ

خود کی سہیلیوں سے اس سے اس میں تازہ معارف و سوانح

میں اگر حکم تو ہر روز جاو کر بیٹھا واسطہ اور ان کی پاس بیٹھ کر

امیر نے کہا بہت بہتر سا قرار دے ہر روز جاو کر بیٹھ کر

کھینچنے والوں کی پاس جا بیٹھا اور اس سے کہنے لگا ہمارے

کو ہر ملک کا قانون کو در یافت کیا جب ہر ایک سے سہیلی

ناہن تاجی لگا تاج اللہ کو بہت خوش تھا کہ اب عیاری سے

کہنے لگے اور اسے ظالم کی طرح مٹیوں کا تیرہ ڈالنے پر ملائی

قدرت کا تمام سناو کہیں کہ ہر وہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے

بسم اللہ

تاجی اللہ کو

مکتوبات دولتی و سبکی در روزگار پهلوی و سبک کلاسیک ایران

آپ کی طرف سے

مجلس مدنیہ امام سید علی رضا علیہ السلام کی احادیث کو سن کر یہ ہو گیا

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

رہنہ اداسی گلی میں ڈالیں کہ اسکی باتیں میں سے کچھ

یہ کہنے اور سننے کا ایسا جہان ہے جس میں ہر شخص اپنے لیے

دو دوں کے مہلک کیا اور باون برس کے بعد کے بی اختیار ہوئی لیکن

وہابیوں کی ابتدا ان کو کون سی اولیاء علیہ السلام سے یا ان کے والدین سے

یا محمد بن الحسن طرح دعوت مسوت و نمای سامره و

سے جو کچھ حال میرا ہوا، اس میں جو کچھ ہو گیا، وہ وہاں

[illegible]

سایه نور محمد مصباحی هدایتی امامت و رهبری است

تجربہ نگار سید حسن دکنوی بیارنہ اسلمہ علیہ السلام کا یادگار

[illegible]

ساون گاندھے کچھے زحانی کہاں کیا مضائقہ لڑو ہوتا

دونک الی غلہ کی ہانکی دھم دھم سے چھوڑ کر جانا اور

بیتے دھلی تار بست ہے باقی ہوتا دھڑلے سے بھڑکا

موم در ہوا اسے کھڑے دھڑکے ہی ایک دن میں تیرا وہ لہو دریا کی طرح

پاسن لینگ پڑھنا اور دھڑا دھڑا سے دھڑکے ہوئے ہوا

کام میں ورکار ہو تو خراج پور رہا ہو یا مستان تیرا رونہا

گناہ اچھا بھری گزرتی ہے تیرے کئی کئی کام نہ ہو کر کاروان

بہ نند و جسر تھوڑی جھوٹا اس سے نصرت لایا کر لہائی کی

سناہ اور دھڑکے ہوئے ہوئے دھڑکے ہوئے دھڑکے ہوئے

سناہ اور جب اس کو اپنے حالان ہندو معیار سے اعتبار مان لیا

روز میری ادھر اور دھڑکے ہوئے دھڑکے ہوئے دھڑکے ہوئے

ڈالاکہ ای دھڑکی صاحب بہ غلو معلو اور دھڑکی ادھر

تھوڑے کہانی یہ ادھر سے باری کیوں نہیں ہوتا ہی ادھر

جواب دیا کہ شہزادہ بٹ نازک ہی جہز دیا گیا ہے سنا کہ کیوں
 نہ ہو کہ یہ بات طشت ارما ہو وہی دور کی بیٹی کی اور پسند
 کا کامان بڑھو میری زلفوں کا باعث ہوئی سا نرادر
 کہ اسے غور سے دیکھا بات ہی بڑھیا ہوئی کہ اوسنی ہلکے
 اور جو ہو رہا ہے سر کر کے بہہ سکھایا ہی کہ بیٹی کے سر پر جراح
 لگی ہوئی ہے اور جو جرح ہی سے یہیں چٹم ہی چھو کہ
 ہو سکی خاطر خواہ نامساں ہوئی تھی جرح کو لگا کے زردی
 برسیا دالی اور ہونما کو لگاواو سکی حسب دوا اولٹ پڑے
 بس جو کوئی اس کے کہیلنے آتا ہی ملی اور جو ماحہ وندہ
 خود پیر ہو گیا عمل میں لاتی میں بہہ اونکی مدد سے جیت سکا
 یہ سب رومار جہانماں لیکر کہہ کھلاڑی فی راج تک نہیں نامہ
 اور جو کوئی اس سے
 یہ اوسنی داغ نہ امت کا اس سے
 برسیا بیا تاج بلوک بہہ انیس ہر یافت کر کے بازار میں گناؤں
 ہوا

او تیری یا کہ اندر کہ او مسکی سوئے کار کتب همکار
 و مستحقان کمالی دورانی و پند زانده که که تو یک سکی
 شہ مسافر و کلی و سا در سنی و اور سنی اس شہر و
 کا خواص و نون کیسے جسے رجوع نہیں ہونی بہت
باب اول وہ وہ لایا ہوا ہے کہ یہ سہا اور
 آب شہر کی مٹی اس میں شہر و سکی و رفتار بقدر سہا
 سنہری نزد کو مغرب کا گویا و سہا یا او و سہا
 رو سہا کی کو سہا کو سہا طلوع و سہا یا سہا و سہا
 میں سہا کی کہ سہا کی سہا کی سہا کی سہا کی
 او تو ایک سہا کی سہا کی او سہا کی سہا کی سہا کی
 ماہ اہر و سہا کی سہا کی سہا کی سہا کی سہا کی
 نزد منگو اب سہا کی سہا کی سہا کی سہا کی سہا کی
 بازی بد کر سہا کی سہا کی سہا کی سہا کی سہا کی
 ماری

اور وہ کسی نئی نوع کی مرد ہے جس کا چہرہ دوسری راہ کی
 نسبت سے عجیب و غریب اور دلکش ہے۔
 یہ خداوند کا ایک خاصہ ہے۔ اس کا ہر صفت عجیب و غریب
 و بے نظیر ہے۔ اس کا جسم اس قدر دلکش و دلچسپ ہے کہ
 حسی حسی اور اس سے پہلے کی مخلوق خداوند کی طرف سے
 گرا ہوا ہے۔ یہ ایک عجیب و غریب اور دلکش و دلچسپ ہے۔
 ہر گیارہویں پر ہی اس کے جسم کا ایک بڑی کبریا ہے۔
 جس سے وہ ہر نوع کی اس بات سے مستعد اور غلبہ مند ہے۔
 ہر وہ چیز کہ اس کے جسم میں ہے اس کی ہر بات اس کا
 جسم سے ان ہی میں سے ہے۔ اس کے جسم سے وہ ہر بات
 ہر نوع کی تمام بات سے بہتر ہے۔ وہ خود بخود ہر
 مسئلہ کا حل ہے اور وہ ہر نوع کی اس کا ہر شے ہر نوع کی
 وہ ہر نوع کی اس کا ہر شے ہر نوع کی اس کا ہر شے

درویشی و کسب و معاش و هرگاه که
 که اسب خوشه چران بنگار ما بسته که وقت غروب
 اگر این که وقت حضور اعلیٰ می حاضر شوند نوروز
 قیامت کا هرگاه که بگردانیده اند که در راه و در راه
 و عده و اسکی با هم می آیند امر که در میان طایفه
 هم که نظاری من تمام در حق و کائنات و روح
 و عده و اسکی با هم می آیند امر که در میان طایفه
 رفتار برکت سی جلدی رنگ سی باد صبا بهی مردم در
 تیره تیره می شود و هرگاه که می گویند که در میان
 بعد از آن جاندار است و تقابل که او در میان
 لا بیله که با کمال و بعد از آن که در میان
 کشته من که کشته را در میان مردم و هرگاه که
 حقانقد و به او کی ترانه من تنها که در میان
 در راه

د اوچ کرنی دگی نه اناث ابدت کا نو چوئی دهنی اناث
حقون کا نہ لیا بہرہ سچ کہا کباب تو قری باسین اہلانی
نہاں رہا تھی دانت کشتن غل سچ کہنے کے بہلا کلام
کر کہ پورب جسم کے سنا بزا دہ جو قوی مکر و بہ سچ قید و کٹی
انہوں پر ایک سنگی کیل اگر نوحہ توہن لاکہ و دبہ و دن
نہن تو ایک مہن ہوں اور جو جاموں سے کون اس بات ہو
راضی ہو کمال مارتی ہی سنا ازادگی دہ ہی بازی جیت بہ
تس تو نوی ای جوان جنت ایک بار اور میں انہی نصیب کو ازادوں
اگر بہ بازی میری اٹی تو اسے سب جسے مہی ہوئی میرے
نہن تو قری تو نہ ہی ہو کر ہوں سنا بزا دہ کا طالع کا ستارہ
اسمان سعادت بہر جگہ رہا تھا ایک مہن دہ ہی بازی ہی
نہن تو سزا دہ نہ کر کڑی ہوئی اور نہ جو کہنے لگی کراہی نہ
جنت خدا کی دہ سچے لہر طالع کی یاد رہے قری بھی اسے نہ

[illegible]

ہم سب کو سچی بات دے دے کہ اب ہم کو قیامت کا غیر سبک نہ ملے گا
 اسی قسم کے غور کیا کہ وہ دن ہے، اے قیدیوں کہ آج اس وقت کو
 جس کے دس سالہ لڑکے اس شخص کو دیکھ کر ہنس رہے ہیں کہ وہ
 حد سے زیادہ مہلک کینا ہے، اس لئے وہ فی کس میں نام
 تاج اللہ کے خستہ خستہ کی بادشاہت میں ہیں، فقیرانہ
 میری بارے میں کہیں جاتی رہیں حکیموں نے اور طبیوں
 اتفاق گل بگولی، وہ اندر کچھ دیکھ کر فرمائی اور یہ
 روز سے میری چاروں پہاڑی جو چند روز سے تیرے
 قید میں ہیں، ہر ایک کو کورسٹا سس کو تکلی میں ہی خوف
 اونکی سارے تہا سہوہ تو تیری طرف سے کہہ رہی ہیں
 میں سیکڑوں جلد سے تم تک پہنچ جاؤ اور غلبہ ہو
 اور میرے کچھ میں جاؤ، میں اگر کل مقصود میری بات
 نہ دیکھتا تو جانی سچی تو جانے کہ میں جان تک ہی کو دکھا

ہر سحر و سحر کے الہی سامع زادہ بہرہ کہ باخام خیراں پاس
 تیری حکیم کے سما یا اور ازاد لے خاصہ تیری صفا میں اما زہ کو کیا کا
 کہ اسے تعلق انسان کے خیر میں پیدا ہوئی اور زندہ کی کیا طاقت
 کہ اس کو تم قہم صا کا بنا دیں سن بکا و طبع یو کی بادشاہی
 جسے یہ کہیں باغ میں وہ گل ہو تاجی ہو تو جس جا دیوار کو
 انصاف ہی انکھ اور نہ لکی تھیں دیکھ کہ تھرا دونوں دیواروں
 کہانی کے واسطہ جا رہی ہیں طرف مستعد رفت میں کیسے دوتا
 روح کا بہ طاقت بہرہ کہ جی اجازت ادنی کی دامن تک بہرہ
 اور ان گنت زبانیں باسنکی لیلے اور میں مقرب میں کو کوئی
 برقعہ او سپہ باری سوا اسکی زمین پر سائب مجھ لانا
 زمین ہم جو کہد بنی میں کو کوئی اس راوی ہے ہی اسکی پاس
 خیمہ میں اسکی اور زمین کے بھی جو ہو کا بادشاہ ہزار دن جو ہو
 دن رات خبر داری کہ تھی کہ سیکھ کر اسے ہی کیسی
 الہی

اس کا

کتاب توبه و سوره توبه می چیده شسته جای چیده شده است
دو کتاب بهیچ سلی ممکن نباشد و بی سبب از او نیست و بی سبب
بهیچ حد از قرآن سرفراز نیست ایامی که نزد او هم بهیچ حد
نی طرف او سحر می نی سحر فرمایای کوی دنیا نیست بی سبب ای
سبب تو که درین اردی سبب سبب او که سبب سبب
بهیچ بی برقی تعانی اینی میرانی بهیچ سبب
گلزار کرد یا نه اگر سبب سبب ثابت قدم مون او میرانی سبب
صداق بی تو ابد بهیچ سبب او که سبب سبب سبب
کیا اگر سبب بی سبب جو و دست میرانی بهیچ سبب
قدیر یا اگر سبب ادم قوت سبب دوسه کمره سبب فتم فراموش
زیاده تر سبب سبب حق سبب کافیه سبب سبب سبب سبب
بی سبب بی سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
بهیچ سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب

حاجات بزرگوار او

کہ ایک سرور تھی یہی سی جگر امی رنجہ میں نہی وہ کو
 زکھن کھیت گزرائی کھا کواہی دیو ناگر تیری اس حال پر
 رجز کر ہی اس قید سے محکومات مجھے تو اس جان مجھے
 ایک زار بدن میں ہی تیری کام اور نگاہ میں سادہ لوح
 دل سپر کہہ دے پیرا پر عقل کو اندی اور نہ جوی کہہ نہیں جاسی
 بت کا اقتدار نہ کیا چاہی بلا نامل قفس کا دروازہ نہیں وہ
 نازناں تو ہوں وہی نہ ہے خلا میں جوں نہ میں خود کو ارانی اور
 کوہ اندیش کہ کہیں ہی بگڑے ہیں بعد یہ حال لیا اور وہ نہیں نام
 نکلا رہی کہ نہ وہی ہے ہی ایسے نہ جیسے ہوں سے یا پتی تو
 ہر طرح کہہ اکی شہر میں فی ہنکی امید پر تیرے ہی کی تھی تو فی رخصت
 و دس کی ہدی کا اور وہ کہا میں غلی کہ نہ تو جی ہی کر نہ سیر بولاک جازان
 مذہب میں غلی کا جزا ہی ای جانی اگر میری کہنے کلا خبا نہ تو صلح
 دوسری سپاہ اور بھوکے ہو کہیں سے نہ ہو کہیں سے نہ ہو
 ملک میں

جنگل میں پہاڑوں کا درخت کھاتا شیر اور برعین ہوا کی نئی کھسکا
اور منی درختوں سے گھوڑوں سے گھبراہٹ ہو کر درختوں میں چھپ گیا
سویکھارہ ہوا سے منی کی کار کا ہوا کی کچھ نہیں ای برہمن
کہہ رہا ہے وہ ایک نوجوان ہے تو ہو کر سب جھوٹی بڑی مسندوں پر
بٹائیے ہیں کرتا میں لیکن جو ساور کر گئی کا مارا ہوا ہے
چنانچہ میں نے اگر بہت سی وہ جاتی وقت میری ڈالی کو توڑ کر گئی
میں پر سارے کر گئے لیکن نامی کوئی میری مسند کے لاشی بناتا ہے
سب بے سلامی کا عیوض برائی میں یا نہیں سب کو دیکھو وہ کتاب
تم کیا کہتے ہو کہا کیسے ہو رہے ہیں وہ چھپیر میں قدم لگی جا رہے
سی مسند کو پوچھا وہ کہتا ہے کہ مسند سجائی مسند میں
مسند پر ہو گیا اور اوپر بیٹھا ہوتا ہے کہیں اسے ملتا
ہوں سب وہ بار ادا ہے منزل مقصد وہ کو سوچتا ہے لیکن وہ کبھی
بجائے رات اور رستہ کی گزرتا ہے کہ وہ بت مان موعے خیر ہے

[illegible]

[illegible]

روشن تر از آفتاب بود و اینها را در سوره اسفند در بیان کیا چون در حاکم
چند از لغت و در حاکم بغیر از اینان بگفت است که بی بعد از این می گویند
و در هم که سنان را در کوه توئی است که در نزد و این قیدهای
دی که در حاکم می گویند می گویند که قید است بجات می گویند سنان
و اسفند است قید کیا که در سنان خدا می گویند سنان را در حاکم
معافست قرار و در حاکم می گویند که در حاکم است و در حاکم
دی که در حاکم است و در حاکم است و در حاکم است و در حاکم
قید جان است که در حاکم است و در حاکم است و در حاکم
که در حاکم است و در حاکم است و در حاکم است و در حاکم
در حاکم است و در حاکم است و در حاکم است و در حاکم
می گویند که در حاکم است و در حاکم است و در حاکم
بسم تو جان می دهی که در حاکم است و در حاکم
و در حاکم است و در حاکم است و در حاکم است و در حاکم
در حاکم است و در حاکم است و در حاکم است و در حاکم

[illegible]

SECRET

[illegible]

سید لکھنؤ سے مراد ایک مہتمم کا نام ہے۔

سید محمد رفیع الدین صاحب دہلی

سید ابوالکلام آزاد کا علمی و ادبی حلقہ

سید ایوب رحیمیدیں میں خورہ ہی امتیاز میں کت جان

نہا جاوے اور ہوا اور مینے، الوٹا کر میں بند کر کے لگا

کہ یہ نوح علیہ السلام کی لکڑی ہے یہ لکڑی جو نوح علیہ السلام نے

در ناسی مرغانی که بخت کم است مانند او و سمنده که مانند او است

میں نے اس کی دین میں وہاں دیکھ کر خود کیا کرتا تھا

هو اس کس دور کو کہلاتے ہیں۔ جو ان کے زمانہ میں

پوسکی : بیدار و غلام از دست او کجاست - اندرستی خود را محکم

لیکن اسو کا شوق مر رہتا تو یہ قید مراد ہوتا مگر تا عرض میرے

حکیم و مختارین جہاں بدینی میں سنا تا کہ یہ ترانہ ہو
مسکین بھڑکنا و عین الکریم افتخار ہو تو اسانہ
جلدی مرطوف اڑو ہر دکن بیابان سے ہر کہو لی
تھی گویا خانہ کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو
کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو

سولہ کی ٹکڑیوں کی تاروں سے تار تار اڑو ہر بلبل
ہر چہرہ و کئی ٹکڑیوں سے میدان چمن گیارہ یک
ہو تو کجاہرہ ہر کہو لی سے تار تار کدو کدو کدو
تاروں سے چمن گیارہ کدو کدو کدو کدو کدو کدو
و محنت اوشہا کر بازی اوکس جھنک کو طلی کیا اور کدو
سجدہ ملکہ ابھی تک کجاہرہ کدو کدو کدو کدو کدو
سنا ہوا نظر اٹھانا کہ یہ میدان ہی جب ترو کدو کدو کدو
ایک بار کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو

سو یا اور بار بار نہ کہو کہ اگر چاہوں تو راقی جاؤں
 یہ ہے راقی ہے اور قربان ہو رہا ہے خالق کے کہ جسے
 ایسا لطیف و فخری ہے کہ جو کہ واسطہ ہر مہر ہے سہا پہر ہے
 سہرا زادہ ہے حق طبع و اکمل اس ایام جوانی میں قوی
 اہل عالم کے لیے بدائی اور زندہ فی اسطحاب کے کاٹھنی
 جو کہ فی اللہ اچھا ہے اس کے ہر کو چہرہ کر قہر ہے خواہ اس کے ساتھ
 نہ کہ دیرانہ میں ایسا سہرا زادہ ہو کہ جس کے ہر تہ
 مانعے لگا ہر گاہک و بنگ و برب اور کجا مونہ پر جوتی
 ہے جتنے لگی کہا اسی دیو تو میرا حوال کہا ہو چھٹائی سن
 کہ زندگانی اس دنیا کی فانی کا چہرہ پرواں ہوئی ہی اگر چہ چنی
 جان پہاڑی ہوئی نوین ہر گز اب کو موت کے پہر میں نہ دلتا
 اور جسے خواہ کہ وہ امن گوشت و نہاد یہ جھکو اس زندگانی کا صو
 بت ہے کہ محض بہت بلایاں ہر راہ و ملا توقف کام ہر انجام کر

[illegible]

نشاوری سنا برادر اگلی بابا کار است خور

بر ہے لہو و آواز دیا اور سنو

پہرہ و عود و موافق غذا اس کی کچھ بی رونق نکار

لہائی اس طرح چند روز گذری ایک دن سنا برادر نے کئی

من مہرہ اس کے ہند اور شکر بھر بھین وں ڈال دیات

بھوتیے خوب اوند اور کوند پید اور اور سے سو کبی فکری

جمع دروغیے اوٹ خور۔ سیک سناک تیار رہی ایک اونٹ

کاباب ہی خوب پھوٹا دیوئے پوچھا کہ آج سو۔ یہ اتنے لکھ

اوٹ شالی اور عسکی واسطہ فضولی ہو گیا بند ہی تاج اللہ کو

کہا کہ یہ سب تمہاری بی بی کی ہے ایک ٹوٹا اس میں

لہا کر و سیونگی کہا سنی لذت دریافت کرو دیونی البکارگی

اوتھا مونہ۔ نا ڈاں لہا از بر۔ کہ اس طرح کہ کہا سنی لذت اوتھی

پسے چکی بھی ماری خوشنکی او جمل او جمل کر گنا تہا اور بار

سنا با ہے وہ دی گناہ گناہی اوم

کہلائی میری بلایا دی فی

نک ایسے طعام کا لذت فی جی اس رہ

ابتدا کار ہانوں گا اور دسے تیرا ممنون رہوں گا سنا مراد فی دوست

رعبت و بکلی تو روز فتح قسم کار و بنا و کسارت سنا کار کا کہلائی راہ

بہایت محفوظ رہا ایمان کا کہ ایک روز خود مجھ کو کہنے لگا اے بیٹا

تو ہر روز اس قدر ندر سے مجھ سے خوش رہ کر گناہی گزرتی رہا ایک

رو میں ہے جن سدا ہوا اور زبان سے تیری احسان کا جوا

کہوں تو ہی ہو سکی لیکن ایک تیرا کام کوئی میری بات سے نہیں ملکا

لگ کر مطلب تو یہیں کہنا چاہتا تھا کہ مدد چاہتا تھا دیو کا

مزاج اکثر جوتہ کہ طرف راغب ہوتا ہے وہ دہلی بات رفاہی ہے

اگر تم حضرت سہمی کی سو گندہا تو میں اسارا تمہارا ہی ظاہر کروں

وہ کہ میں اس بزرگ قسم سے درتا ہوں خدا جانی تیرا کیا کہی

وہ کہ

کہ تو ہر مغربی اور خارجی راہ قسماً کھائی ہو

اس کے لئے ہرگز سے نہیں بچا ولی

سن زمین جو کای مہری از زم زم

مستی یکم ہے سردیجا اور تیرا س

اور سرور و شہر و ملک کے پستی میں جو کای مہری

لکھ لگا اور ماتم زد و گئی یہ صورت و بنا جو کای ای اوم زونگی تعالیٰ

میری اجل کا سرور و شہر میری ماتم یا ملک میری احیان کے ملک

تیری ماتم دی ہی پس کای مہری جو کای بادشاہ کی ہے پادشاہ

ہزار و ملک زیادہ اوسکی باب غلام ہوئی سوہر طرف ملک

پا سبانی میں میں ایک طرف یہاں خاص جو کای ارجون جو

اوس کسور سے نزدیک میں اوسون ہی اوسکی شہر کے چار

دیو اور کونر ملک ہو گا ہے وہی احبات کے کیا طاقت ہے ملک مادور

جزا و ملک اجازت جو ہر شس و در ماراہ تک ملک بیان میں ملک

نہیں ہی کہ ہر شیئی اسکی اور ہر شیئی شمار

میں مستحق ہیں اور ہر بندہ اسکی

نہیں جو ہر کام اور ہر کام

نہیں کہ وہ ہر محنت کی ہی مقدر ہے

نہیں کہ ہر شیئی اسکی اور ہر شیئی شمار

میں مستحق ہیں اور ہر بندہ اسکی

نہیں جو ہر کام اور ہر کام

نہیں کہ وہ ہر محنت کی ہی مقدر ہے

نہیں کہ ہر شیئی اسکی اور ہر شیئی شمار

میں مستحق ہیں اور ہر بندہ اسکی

نہیں جو ہر کام اور ہر کام

نہیں کہ وہ ہر محنت کی ہی مقدر ہے

نہیں کہ ہر شیئی اسکی اور ہر شیئی شمار

میں مستحق ہیں اور ہر بندہ اسکی

نہیں جو ہر کام اور ہر کام

غیر مکتوب پہنچا ہو گا کہ دیوار ادویہ سے ملاقت ہو اور وہ نو ایک
جگہ ٹھک رہی ہو۔ اس کی پیاسہ رہنے کا باعث یہاں کی دیوٹی کہا
ہو یہاں اس بلیمہ ادویہ پر بنی نجات مکتوب کیا ہی
اور غنہ انحصار سے اور غنہ ڈالی ہی محلو کے وضع یہ اس
ہم ہی کہی منظر وہیں تجلو اور وسط بلای ہو ہی اسلی متر ہے
تہہ کہیں صاحب غازی سے انجام مہمانی کا گئی کہ دیا وہ ہی
دوسری فقرہ سرین کو موندہ میں ڈالشی ہی نہایت مسدود ہو جو
ماہی ناچنے لگا آخر کہا ہی کہ یہاں نہ کہا کہ کہو ہمای سے
راج نکلتے اس ادویہ کا کچھ کام بھی ہو ہی اپنے ہی حالت ہو جو
دیا کہ ہمہ شخص اسے کام کا وسط تکلیف دینا ہی کہ میری جدا
مکان ہے بلکہ اور سعی و زور بکا احاطہ سے خارج ہی اگر ضرورت ہے
کہی تو شاید کام یہاں ہو ہو ہا یا را ہے کوئی بات
ہی جرم اس میں عاجز ہو ہر انانی کہا اس کو ملک بکا ولی کا ہے

بہت اندھ ہی بہت سخی جو جان بوجھ کا بوجھ تو بہر خطائی یہاں
 صاحب خانہ کیا کہ من و حق یہاں پچھم نہائی یہی اگر تو چہ را
 اس کوں یہ مراد سے ملا دی تو فی الحقیقت میری جان بچنے کوئی لطف
 اوس دیو کی مہین جمالہ تمام اٹھا ہر ارادہ بوجھ کا بوجھ کا
 خاص جو کیدہ اسی او کی دوسرے داری اوس کا ایک خط اس میں
 کا لکھا خط آنجو ابرو پر محو کو اندھو من ایک اب سفوف میں
 کہ بدون او کی کیسے صورت سے رہائی میں اور ایک دہرے
 ایک ادم زاد کو بھائی فرزند یکہ ہر دوسری میری جانی بوجھ
 گہر خالی رہتا ہر صورت جانی خوف و خطر میں اس واسطے نور دید
 نور دید کو تمہاری خدمت میں روانہ کیا یہی چاہیے کہ اسی حال
 شفقت کا نظر رکھو کہ کس طرح سے تصدیق نہ ادا ہوا دی والسلام
 اور تمام کچھ کاٹھہریاں ہر تاج الملک کے طرف میں ہر یکہ اس کا
 کہ اس کی سادہ جامن فی موسم و درود گنہ اختیار نہ ہوئے

صدیقین سبکی اگر تیر بخت کا چوگان بدو کرے تو نہ یہ اچھے مطلب
 کو پہنچی ہے کہ قاعدہ یلغار میں نہ تیر پریشان و یا اوسین دینے کی غرض سے
 کیا بلکہ یہ اور رستہ پر منزل مقصود میں جہاد و جہاد سے مراد کو
 سلام کر دے کہ جو الہ کیا کہہ کر اوسکو نہایت خوشی سے یا نایاب ہو گیا
 ماننے کی گئی کہ سماں کی تیری راجہ میری ہر روز خوشی سے ملے وہ ہو
 تیری من میں بقاصد کا طرف ہر روز کہ تیری گریہ کی غلوں سے نہ کہ
 کی کہ ان بچنا و یا انکو تیری حضرت سبکی کی تو پی میں انا خوشی سے نہ
 جہاد اسکی الی ہے ہونی بعد اسکی خطا کا لغو کہوں اوس کا
 احوال دریافت کر جواب لکھا کہ ای برادر یحیٰں ہر اہر محلو الی
 مستحق کی طرف سیر کا اتفاق ہوا تھا و ان ایک بادشاہ کی پیشکش
 خوب صورت و نانی میری نانہ گئی او کو گجائی ہے کہ میں بظاہر اور مجتہد
 نام کہ اب وہ چودہ برس کی جو دو بین رات کے جانے سے پہلے ہی کار
 سارنی او کا جوڑ بس تقریب سے بیس دیا الی اللہ کہ یہ بات

جہاد

خاطر خواہ میری سب بڑی شوق ملاقات والسلام اور دوستی و دیگر بارہ
جلیلہ و حصت کیا یہ محمودہ بیگم الموریکس تبریکہ دیا

[illegible][illegible]

(21)
 شخص سے کہو تو گئی اور ملک بھی دیکھا وہ اپنی حمزہ رات توجو ہون گزرا
 جب متاب چسپا اور آفتاب نکلا تار دد نو کو خواب گاہ سے پار لای
 وہ اسے دیکھ کر زانو پر متا کر صفقت اور اسطاف ماوراء برنگی ہو
 فی سرقد او نذر کر عرض کیا ای اما جان میں کچھ عرض کیا جائیے
 ہوں اگر قبول ہو تو کر دن جمال فی سر اور انکھ جوم
 کر کہا کہ بنی نکلے کو مجموعہ ہوئی کہ یہ ملک بکا و بیکلی دیکھنے
 کا ارادہ رکھتے ہیں جس طرح ہر کسے ہو سکی انکو دمان
 پر بکا و جمال فی جہاد در چند اھیلا در عذر کہنے دیکھا کہ اگر
 کسے طرح اسے ناست کا خیال نہ دین چہورتہ چار ناچار
 قبول کیا اور چہ ہوئی بادشاہ کو ہر فرمایا کہ اسے وقت
 یہاں سے بکا و بیکلی باغ تک سے گنگ کہو کہ اسے شاہزادہ کو
 کہ میری حیاس کی مسہ فایہ تی اپنی گردن پر سوار کر کے اس
 باغ میں لجا کر فقہ دار سر مو او سے اسب نہ ہو چہ مولا سے

[illegible]

جادی و انکی اندر کا خوش سیر و مردین میں عقد ہونے کا
رسلک برتائی اور سنبل کا عالم براب زمرہ کا گونزد
ال د ر کو بیچ و آب و لای الی الی و کسی گلزار میں
ایک قطرہ سمندر میں پونہ نو مجلیہ میں گلاب
بائے رانی الی جو دکانی بندوئی صد اسمانی کان میں
بڑی نو برتی سے باری اور الی الی نو فی الفور و
الکریا جی ہوئی ماہتاب کا وکسمہ زمین پر ارٹھی ہوئی
فند قوئی ہے وکی عذاب و کین ترادر الی الی قاصر خوا
یے کہیں بہتر او کسی ابوانکی شمع کا افساب الی روانہ ہو تو
ججای ادر محتاب او کسی صفائی برویوانہ ہو تو رادی طرف تر
بہ لعلی درختوں میں موتی کی لڑی ہے درختان میں جسے خندید
کی سحر میں ستارہ و بیخوارہ او نیزان گلاب کے جڑ او ہوضوں

10

ہر زمرہ کے ذہنیان باوہج ہند چمک کہیں اور دھبیں گہرے
 چراغ کی اوتھیں ہر پیر میں سٹا ہزار دہرے رنگ دہ گت پخت
 بہا لتا قدم بر ماسی جلا جاتا تھا کہ ایک دھلاں سے یاخوت
 اور اوسکی سامنی زبر جلد پہن اوتھیں ایک جرمین مرصع پاکر
 گلہب سے پیرا ہوا اوسکی اداو کے نادر افواج بر جہاں خوش
 کی کٹے دی ہوئی اور میان اوسکی ایک ہوں نہایت نازک
 و لطیف خوشبو لہلا پر نظر ایا تاج الملوک فی ابنی زین جہاں
 رسانی سے دین تارا لہ جو نہ ہو گل بکا دی ہی ہو فو لہ
 اوتار حوض میں پیشا اور گل مقصود کو دس جہاں سے کی کیا
 پرایا پوشاک پہنے اور اوسکے شکی میں جاتہ کر ہر محلی سے
 منوجہ ہوا کی برہتے ایک قصر مانی کا ویکہ سامی دیوار وازہ
 اوسکی ہم پہلو اسماعیلی انہوشی طور ہی بر ایک مکان بگا لگی

آپ سبکی اور خاصہ خود سہی پروردگار کا اسمہ سلو قلی مالک
 کہو یا ہوئی اوسکی اندر ہی درگج جلال ابدان والا
 نہایت رست اوسکی عفو و کماہت جو کہا اوسکی سخت
 کی تھی اسن رست فطرت پروردگار کے نظر راہ کی پر ہی
 اوسکی کاربونی ثبت ہوئی پر سب ہوئی ہوئی تھی ساز
 اوسمہ بھی رہا بسا بسا کاسا کہہ کیا ایک جہانک
 رست برقی نار میں دوری مٹی و سبکی نہایت سجایا نظر
 انکے اندر کاتی سے کنگی گڑی رہا انہیں ہوئی ہوئی
 خفا و ہلکا ہوا گھما اور بند کالٹکا ہوا تار سے مانی پر ہاتھ
 رکھی ہوئی جو انکی فیدہ میں بچر سوتی تھی اوسکی رنگ روئے
 جوت سے زمین آسمان نورانی اور اوسکی حسن سے برکت
 رنگ کو میریہ حیرانی رہا نازک سے یا قوت خون میں
 غلطان اور ابو کے جاد سے ہلاں زار و ناتوان پیار کا معلم

اگر اوسنی غم جو وہی سچ کوئی حرف سنی تو شکوہ نہ پھر
ہوئے کاسنی غم جو سکی اگر زنگی شب پر سکی ظلم ملک
شاہ میں نہ اوی تو اوس افغان سنی سچ سچ سچ

سیر و قد کھنڈا رہی سچ کوئی حرف سنی تو شکوہ نہ پھر
کہیں پودہ سچ گودہ پادری سچ کوئی حرف سنی تو شکوہ نہ پھر
سک دند ان سچ کوئی حرف سنی تو شکوہ نہ پھر
دیا کوئی پودہ سچ کوئی حرف سنی تو شکوہ نہ پھر
تاج الملک ویلی سچ کوئی حرف سنی تو شکوہ نہ پھر
تو اوسنی سچ کوئی حرف سنی تو شکوہ نہ پھر
دم سرد دل بردار سچ کوئی حرف سنی تو شکوہ نہ پھر
جہ اوٹنا رقیاب سچ کوئی حرف سنی تو شکوہ نہ پھر
تیری کیسوی سکھام سچ کوئی حرف سنی تو شکوہ نہ پھر
سچی

من اسرار میں نہ بختور وہ کسی ہو جائے
(35)

مہم دریاں گداز لیا لیں نہ نہویں پھر حیرت پی جانان
تھوڑا رو بہ اسے دھن نشان کہ یہاں اسے انکاف
میر پر انگوٹھی باہر لگی تیر
پر شور مٹا ہوا وہیں ہے

دلہ سرا اس لیے ہم ہمارا بی علی خال سرور
سبزیریاں لی جلی پانہ دنیا میں لگاوی مسابی صیب
ای الیبت اور خانی دامن دیار غمناک تھوڑا
اسے دوا کیا اور سبک گراہ سے جو بی پر سوار ہو کر
مستان من پر دغا حمار نظر میں دوتی صورت بنائی ہوئی
خون جلا کہو میں ہری پٹی تھی روکی غاظ کا بچہ کہن گیدن
گینہ سیرجہ خورشید لہرائتی میں عرس روزنی لعل مکیال
مہکت میں انام دہم چہرہ ایا اور محبوب نام فی طرہ مشکفام دیکھا

تاج الملک احمد الہ گریہ رنگ محالہ کیا اور

محمودہ سے ہم کلام دیم لہذا ہوا جگہ او سے طرح چند روز

عبس و غرت من کانی

برہ کا درجہ عوام سے زیادہ

لئے من کہ ایک اور

ملم تنہا می سے چھ او دور او یہ بیان کرنے زور کینی

ای مایہ عیس و سہ ادا ملنی اگرچہ اس طرح سے

طرح کیا جو یہ دیا کہ یہ صورت کاو

اس باب میں طبعاً جو جانی سو مو و پوتائی لیکر لپٹ

وطن اور ہم جسم نوں دور رہی اور کہا ملک دو مو

کا غم بھی گھر تویر دیا جانی کہ اس محبت اس

رہائی دور دشمنوں کی پیچہ سے چوت جانی ہی عجز و کون

جس کے ہمدردی دور کیا فائدہ ہی آخر ساتھ ارہنہ

اضافہ

ز که کل حصت تو نگلی جب که خون در دودن من

بشاید و یا سبب من ز که که مغرب کا فلی

یا ویران زین افتاب کا کافور (31)

خبر قیامت و کما یمن لار که کما

س بهری او را میوه یک طیار

تو خون تو حواس کی سحر عمارت بهر خلعت

میوه که داد ایچ باس از او بر بشا لاد و سر و سر چو منگی

از شرف و از سر دو تو نگلی غنی خاطر که لایق از تو است جوی

ای مایه و ای دانا و هر چه نمنا تمهاری و دامن بهر سو کونو

اسما شای قاری مانگوئی تو اماره و نگلی محموده بیاد و شکر تو

و جهات و عیال است سحر کوی از دهری و دامن

نیمه و دوی اگر چه بهر تمهاری جدی ماگن ہی جو عیال

ماهیست که از تمهاری محاسب حصت گویا جاکلی

لیکن برسانم جمہور کا متعدد ذوق میری سیدہ

اوسے طاقت اور ارادہم جلا کر رسم کر دیا اللہ جل

یہ ہم جنسوی محبت میں جاؤں اور وہی ملا

اس سنگ کو چھو دو کہ زنجیر ہو میرا

حمایہ سب سے تم ہی تھیں زنی خلعت

سورہ اسطر بد اس لہا تھا سی اللہ و ملو صبح تمام ملک

تیری دیدار کا سرمہ سب دلسن رکھو رکھا کر انہری حق کھا

میں جو ب جانتے ہوں کہ پرستہ سویا ہوا سارا اودھ جو کھا

اگر اکی سے اب جانتے تو رگڑاؤ ساری ساندہ نہ بیانی ہم سے نی

کے نہیں خطا تیری ما قصر حقہ حال بنا دیکھ کہ برگزین

نہیں لگتا ایک دیو بلا کر کہا کہ چہاں کہیں

یہ اشیاء عام دہان پہنچا دی اودھ سیدہ اکی محکومادی

جاکے خلاصی کا موجب ہوئی بعد اسکی نکالنی دیو تال

او کہند کہ ایستاج الملوك نوادر دوسرا فتح بود یا اور کہا کہ

جس وقت ملوک ایسی اپنے توہم یاں آگے بر گئے اور محکم

آوردہ شد و غنیمت ہوتی کہ با تھیں وہیں ہو یا جاں ۳۰

بہر محمودہ یا انہ نہ نہ الملوك کما تہم عن دیگر

جو کہ کہہ چکے تھے و محکم سوئب دوسرا کہان نام و زیادہ کیا

انہ کہ خیرب نو جان یا کہنے وانی کیوں نہ کہہ لای وہیں وہ وہ

سنا کہ داند کہلی ساتمیرہ دور اماور بونٹ لگا جہان

فرماؤ زار ہو یا اور در سلمازادہ بولا کہ سہ فرد و سہ

بچ لکھا بیسواپی بائی بہ سہ سہ بی او سنی دو نو کو اپنی

یا سہ یا سہ یا ایک پھان اوہیں جا اور تار اور رسید مانگی

تاج الملوك کہہ اور تامل کر من لکھ دینا یا یا چون اور لکھ

یا یا یا کا من بی سہ و وری اور انکہ موٹ کر مٹی

بہر حورہ شکر ای یا یا لکھ زوی نہ سجدہ من تہا سرمدیم

ہوئی بلکہ برائے حواء میں جم نہ ہوئے بلکہ اودنی اپنے پوچھنے
 کھا احوال بلکہ کر دیو کو دیا اور رخصت کیا اور بعد اوس کی پناہ
 کی صحبت دیو ستم سے نہ بھاگتے تھے جمالہ کے مرشد نے کہا
 نکاح یا کیفیت کے لکھا دیا گیا تھا کہ یہ کیفیت مفصل
 اوس سے بیان کی جائے اور وہ مرشد خود ہی بتا دیا
 بہت اوس کے دلہن کی اور یہی انداز ہی تھا بلکہ ہزارہ بہت
 وہاں چند روز وقف کیا اور پھر اپنے ملک گیا بلکہ پھر
 ہوا اس واسطے کہ ظلم کی ہو چکی تھی اسلئے منظر
 انکھ میں ردش ہوا فرمایا کہ اسباب ظلم کریں
 ذہرستیوں کو لا دین اسلئے کاروبار میں عوام میں ہی
 میں بند خانہ ساز دو طرح کے اندر دیکھ کہ پورے ملک میں
 لگی تھیں کیا حکم ہوتا ہی تھا امداد کے لئے
 طرف متوجہ ہو کر بولا ہر چند میں یہاں ہو لگی رہی ہوں
 ارن

کہیں لیکن تو قبول نہ کرے وہی تک وہ تیری مہر کا داغ
 اپنے اپنے تر و در پر نکلا دین زمین جو میں نے ان بان
 انکو بانج الملوک بہت سقا جس کا کہ اکثر وہی
 (35) ہم کہ سہزادہ کوئی جو روئی ان چاروں کوئی
 سے جات دی کہ خاتم میں قریب نکلی اور خاتم
 کی سرزمین مودہ ہوئی اب سہلین و علی ترکیجے میں انکو
 پر کز خجہ و دکی لکریک طور سے کہ وہ اپنی اپنے چوڑی
 مہر کا داغ کہ وہیں سازا وین فی الی اسکی اور کہیں
 دہانی کا موجب نہ نکلا لاچار قبول کیا جو تر و غوار دانی
 جہونی ار جان سلامت لیکن تاج الملوک ناجاتی وانی
 ایک ایک خلعت اور لاکہ لاکہ دس خرچ دیوایا انہو
 کیلئے اور شہین جان کہ جمع ہم ہو غائی ہر وطن کا
 راوی تاج الملوک نہ ہی و لہو مجودہ کو مہر حساب اپنی

ملک طرف تیری بکرا دے حصہ فرمایا اور اربابوں کو کہا
 خلائی گانوں میں ہو چکے ہم کرنا میں اپنی سو قریب خستہ
 راہ سے ہو چکا ہوں
 یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ تاج الملوک فقیر دکنی پیر میں
 پہنچا تو کئی سچی جہانات کہ انکار اور کاتھہ دریافت
 کری انہیں وہ جہان اور نہی ہوئی تھی وہاں ہو چکا اور
 کوئی میں الگ اونٹنی بن ترافی تھی جنونی سیتے لگا آخر
 نہ سکا سامنے اگر دیکھ دیکھنے لگا دھن فصل کیا باسحق
 کیا کر رہی ہوا ہنا موہ دیکھو گال بکاوی میری پاس ہے
 اور وہ نہیں اوکو کر سہے کہوں اور دغا بازوں کا اگلی
 رکھ دیا شاہزادہ جس کی کر بویا ہلا ہم اسکو از نادین اگر
 تیری بات سچی نہ تو تر ملک کیا ستادین تاج الملوک بولا
 ساج کوئی کیا کچھ می نہت بہتر دیکھ اندھی کو بلا کر وہ
 ہوا

بیوں انگوروں جو ملا فوراً نابینا ہوا ہو گیا وہ ہنس نکلا کہ
 ہو گا کہ جہان ہو گئے آخر مسیانی ہو کر سول زبردست ہو گیا
 اور انگو مار کر نکال دیا اور خورم سلاوان و طر سار اٹھی
 بعد جلد و زیاہی دیار کسے حد میں ہوئی اور یک کوئی
 نہی کہ ہماری انکی خود حضور میں جلد ہو چادہ او کا حکم فی حق
 جلا یا جب زمین الملوک نہ خیر رحمت از سب باغبان
 ہو کر بہ رباعی بری من تھا و لا محی ایا قدر جانان انکہ درو
 کہو نیو ہو چاہی صاحب دران ہا بر ایک علی علی حاضر کشتی
 کہ نہ ہوئی یا صبا فی امی مگر ہوئی کہ فو کشتان حاصل
 کلام کا بادشاہ خبر دیکھے منزل استقبال کی واسطہ ہو گئی
 جب دو چار ہوئی انہوں نے قدم جوئی اور بادشاہ فی ہاون کا
 ماتھا جو ایک کو ایک کو چھاتی سے نکالیا اطفاف بہتر فرمایا
 ہر شاہر ادوی کل بگاوی نظر لڑا حضرت جوہن انگور

لگایا اور ملا دو بہن تار اسے روشن ہو گئیے تپ کیا الحمد للہ
 دید ظاہری اس بہن واری فی نورانی کیا اور دید باطنی بہن واری
 بعد دید اسے بعد اوسکی بادشاہ فی جہنم شامہ شروع ہو کر
 اور سب سے پہلے دیکھو وہ اپنا ادا کیا کہ ہر ایک فقیر و غریب کا
 دروازہ ہر سوار کو ہولہ کہیں اور غم و اندوہ موندیں
 خجائے شہر کا کہ اس پرانی شراب کوئیے سالانہ
 یوں بہن واری کہ جب بکا واری فی جادو بہری انگلیان کہوں
 اور جواب است یہ ہوئی انگلیا چہری کرتی درست کیا
 بہن واری یہ ہے لگی سنواری اور بہن واری ہے
 ہر جگہ چہیت ہویت انگلیوں کے محل بکا واری حوض کا طرف
 چلی ہر قدم بردہ کل اندام دہے نفس قدم سے زمین پائیں
 باغ بہن واری تہی اور گرد راہ کو جسم میل کے لیے سر مارتی تہی
 جہنم

خدیوہ میں مکمل ترقی پر ہونے کی درست دیکھائی ہے کہ آئینہ کے منظر پر
 آئینہ کی اور چہرہ کا عکس دیکھ کر مانتے ہیں اور ہر دو مولا ب میں تھا
 ناگاہ کل مکمل دیکھ کر ہر نظر جاری رہتا ہے اور ہر ایک کے گاہ کے ایک
 کچھ اور سب کا نشان نظر نہ آتا ہے سو سب کی طرح مگر ایک ہی یاد رکھنے
 لگی اور سب کا رسوم عکس مکمل آئینہ میں آتا ہے وہی ہر ایک کے جاری
 سب چیز انی زیادہ پر کچھ اور نوٹوں میں آتے ہیں سب کے آئینہ میں لگی
 یا ابھی یہ کیا خواب دیکھتے ہیں کہ عالم طلسم میں ہوئی اگر
 خواب ہو تا تو یہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں پس صورت میں
 معلوم ہوتی ہے کہ ہر کام کے لیے انسان کا ہی نہیں تو وہ دیکھ کر
 کیا طاقت کہ تندرہ ہزار دیوی آتے ہیں یہاں سے ہر ایک
 ہونے اور کل مقصود کو ہی کہتی ہے ہر جس وقت کہ آئینہ پر
 ہر رنگی کا عکس ہو سکے یا وہی تو سب دیکھ کر یا میں ڈوب جاؤں
 اور یہ اشعار ہیں: ای حور تو ابنا نام مقلد امچوری کا ابنا نام

جگر میں جس اور کوئی تخت لا پہوی نہ لے سیکے کام نیراسی ہندو
کوٹاں ہی مطلب : تنگنای وہ سپہ ہندو کو تیک : پھر وہی
جو تیری دست گلگون : انکو ہونے لگا : ہلکے جو ہون : پیمان
جس پر ہی حد ہر تیر تھی : پیر اور کہیں تری رطبتی : اسیر میں
سہ رنگ تو لگا کر : دل مفت میں لگیا جو اگر گود میر نہیں
پر نکھہ تیری : ایک دم تو تری لبوں : ہمدی : گو میر ہوا تو رہا
پر سید کا کچھ فراتو چکھا : جو نقد تھا سو تو لگسا وہاں :
صدق فقط پرار پیمان : العوض : سو س کرتے ہوئی جو فکا
کتاب سے اوٹ لکریا قوت : سکھ میں اپنی الکی اور پر یو نکو
بلار کہنا : اوس سنجہ کی سزا پر ایک گود میں لگی : یہ
نہ سمجھی حقوت تیر تقدیر جہوتی سپہ ہندو کوئی نہ روکی
تقدیر کی الکی کچھ تیر نہیں چلتی : پر یو سے جہلا کر
لگی اگر تم اپنے زندگیا جاتے تو میری جور تو بخش لے حافر کردہ
- ہر سزا

پیر سنکڑا شورمان نیل نکلتے کودون پہا نکلتے جہار
 سرت تلاش دور طر گیش لیکس دھب برفشان کا کہ
 فی نشان نیل سچہ ہی کہ بی نشان کہ نہ لگا کچہ نہ
 نہیں اور وہ بی نشان پکال کی ہے وہ نشان ہادی جو
 امنی نہیں جہان بنادی جو بھی گم نہ کی کوئی جاوے
 کری گم اکو تب رو سکوا ہی ہا پکال کادل عطا کی تر سے
 بندہ کیا تھا سیاب ہو اب ہی جو یہ تہا تس کو عمت آباد کا
 نکلی جہان کہن کہ جاتی اویسہ کوئی نہیں دیکتا اور ہر ایک کو
 دیکھ کر کہتے جانچتے جاتی ہی غرض اسے پہچانہ تھی بہتی
 بورد دیں میں جا نکلی کہتے میں جب میں املو کی گھر
 میں وارد ہوئی جس کو چوراء میں جاتی دامن اسباب
 عیس کا بہا پانی ہر ایک کا دروازہ خوشنکی نہایت عتی
 بند دیکھ کر جہان ہو لی آخر اسنی تہا نہ راہ ستور برس کا جہان

دیدار و شکیل بندگی سے پوچھا کہ اس کی عمر میں چھوٹ
 بڑی کی خوبی ہے کا کیا سبب اور خاص اور عام کیا سبب
 باعث کہ برخلاف ان میں خلاصہ حکمت ہی یہ کہ اسی او
 کہا کہ بہاؤ کا بادشاہ قضا الہی سے انداز ہو گیا تھا اور یہ
 جیسے بعد مدت مدید کا بہت سے رنج کھنڈر و بکاوی ^{میں} تھی
 اور اوس کی باؤں کی انکھ میں روشن ہوئی تھ
 در شاہ کی برس بروز تک اس طرح سنہونی ^{اور} اعلیٰ اپنی
 دروازہ پر نوبت و ہر آدمی اور عین میں لگاؤ فی
 بہ فرودہ جاوے محسوس نہ کر لیا ^{اور} پائی پلٹے منزل مقصود
 بانی محنت شکرانی لگی بہ ملک اور سے فتنہ انداز کا ہی اغلب
 کہ وہ ہی ماتہ ادوی اور خلاصہ مرث جاوے پر دور یا کہ کنارہ جاوے
 کہری اوتاری بانی میں نہاد ہو گیا راہ یکا ماند گارفع ہر فی لگی ادیا
 محو ان حسن میں کا بوسا کہ مردانی بہین کر بادشاہ ^{میں} محلوئی
 طرز

طرف مشرق ہوئی بازار میں بازار سے آگے آگے چلتے ہی جلی طرف
 آج نیم سیر ہو سارو کس روپ میں ہی دیکھتے ہیں اسے
 تو دیکھائی مانتا تھا دیکھتے اور جس وقت کہ زلف پہنچ و ناب تو دیکھ
 دیتے تھا سا بیونگی دو گاہ پہ من لیتے غرض جو کوئی اس کو دیکھتا
 تھا اس کی حالت میں اجاٹا تھا یہ تو تمام سہرے میں اس کی
 جمال کا غل پر گیارہ رفته ہوا ساہ کی ہی گوسس گذر ہو جاتا
 حضور سے ارسا ہو کہ اس جوان رعنا کو ہماری ہاسٹ و
 قصر کو تا حضور اعلیٰ میں اس کے لیکے احقرت فی بوجہا کو کہ ہے
 انا ہوا اور تمہا کیا نام کہ واسطہ ہی ہو جوان نے عرض کیا کہ وہ
 وطن تو غلام کا چیم ہے اور نام فرخ نو کری کا تخلص میں دیکھا ہو
 اب جہاں کہ ہے کے تخلص کا یہ امید ہے کہ حضور کا ملازمت
 میں سرفراز ہوں تا وہ عالی دوارت میں خاطر جمع سے مقبول
 رہوں زمین الملوک نے کہا ہے کہ حافر ہو اور خواہو نہن فرخ

نام سرفراز گنبد قدید که پروانگی می وی تهنوتی دن اوست
گذری که جادون سلامت زده ایک روز بارگاه سلطانی من ای
باد شاه شرفقت سی بر ایک کو جهاتی لگا که سر لغیر انکمن
چو من پر گریه بر صوفی کا اساره کیا بکاولی فی کسیت
که به کون این اسم یکما نهم می چانت من باد شاه یا من
تب اوسنی بر ایک کما فلی سونکی امتحان کا کر خفیه گب
مکس که انیا یاسر تا با که نای نظریا بوجا که باوت و کاکوئی او
بمی پشایی جوانکی سانه گل بکاولی لیت لیا تها اوسنی که او کو
نهنج حبس اوس پر ثابت هوا که او کوئی فرزند با و نه من که کتا
نهایت کبر ای ای بی طلع سی لونی لگی او به من و پونی
اری بخت زبون تونی کیا کیا به بعد عفو به امام من که من میر
دولت به کولی ناخن به چرک کو توقع سی میرا او سکو کسو
دیگنی گوی خوب برسان به تو به تو به برسی او سکو اسان به ولی
به لونی

میری سہیلی میری لعل ہے کسی مخلوق سے ہوی بہ کیا حل
 کروں کیا خواب کہ میں اپنے تقریب ہنسی تھوڑی سی
 یہ تعبیر ہے وہ کون عیار تھا کہ جو اس باغیے گاں لگیا
 نہیں بلکہ جان و دل لگیا نینک ساز کی ہنک فسون
 سے اوسے میری تہ میرے کسبے لہو پھوڑا اور غایانہ
 عشق کی تیر سے میری سینے کو توڑا میں نے اوس کی کس قدر
 جت دجو کیا نہایت اور شفقت کہی باری بیان اوس
 گلکان ان نہایت ایک میرا ہی غمخوار کہلا
 نہیں کہ میری نینک میں نہ جانا ہی اوس جو بجا لگا
 نہکانا نہ لیکس قلم و غلام میرا کیل لگاڑا اور قریب
 میری لک میری سکا کہان جاؤں کیوں اب کس سے
 نہیں کہ جس روزی ہوں دلوں دلوں اور غمخوار کاوش

ایسی دامن تھیلیا کہ البتہ بادِ سلاہ کا کوئی اور مبتلا ہو گا کہ نہ

اِن نادانوں کی فتنہ فتنہ تھیں معلوم ہوتا کہ اس

دردِ سوا کے تحصیلِ شے ہوئی ہو وہ حالِ آدمی صبر کیا

حالِ حاشہ دیکھوں کہ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہو

حکیمِ عالم کی ہر بات سچ ہے

حکیمِ الملوک سے اِدُنِ ثاقبِ اندیشوں کی محلِ بکلو

جہانِ لیلا تب بد بچارہ دل ہی دل میں پھر لایا تب کمال

رہ گیا مثلِ نی کہ قدرِ درویش بر جانِ درویش پھر ادا

کج فتنہ کو ملی غمی بھی بعدِ چند روز کیہ پئے باپ کی سیرِ مہینِ ایک

جس گلِ کسبِ خودِ ندون چرند و مکانِ سکینِ تنہا ان پہونجا اور

جس قاق سے اڑے تہا رکھ جاتا ہے کی دلی

دیا جو تباہی ہی نہ جلا ہو گا کہ اٹھا ہزار دیوؤں کی سمیت

الہامی

ابروئی اور تیج اولیٰ کو مقصد کی ہے۔ تیرہ دیکھ کر
 ہو گئی کوئی سا ہزارہ میری بٹے کو کیا اور توئی اپنا حال
 بنانا تیج اولیٰ کو بولا کہ ابھی تو جیسے سطح خیریت ہی لیکن کام
 دیکھتی مسطوری اور اسکی تعمیر محسوس نہیں ہو سکتی
 سو اسطرح اکتھو تصدیق دی جی کہ کہا اچھے بننے تاکہ
 کام ہی کہ ان جلدی کہ تیج اولیٰ کو کہ میں جانتا ہوں
 کہ اس جھٹل میں ایک محل اور تیج کو سو ہو گا وہی نظر
 اور تیج سو ہو بناؤں تم سطح جانو جلد نوادہ وہ بیانی
 بشاہد کہنے بات ہی ہزارن فی تو اسکی بلع کی عمرت کو نہیں
 دیکھا پہلا میں دیکھی مکاؤ کا نقشہ کہ طرح بتلاؤں بلو ہوا
 تیج اولیٰ کو۔ ہوا سطح ۶ میں کہوں اور سیفر ہوا اولیٰ کو
 وہاں کی سو ہو محل بہت انکی راستہ اور سیکڑوں معق
 یہی ہے کہ یہ امر دن دیر سوئی اور جوابات میں کہ

خاطر چھار طرف بھی دیوار بنائی ہوئی کہ عورتیں
 جو امرا کے دعوے کے ساتھ تھوڑے لگائی ہوئے ہیں وہ اس
 طرح بنائی کہ اس طرح وہ بھی بنائی کہ یہ بھی تھوڑے
 نمبر سے کہو کہ یہ سب دیواروں میں از خاص ہیں
 اور اس طرح قطعہ پر چڑھ کر تو کئی مینا ڈالی تھوڑی دیر
 میں ویسی ہی تھوڑا اور اس طرح کا باغ جو یہ لگا چڑھ
 نہیں درختوں سمیت اور زمین پر یا قوت کے دور
 عالم میں انہیں سامنے سج من اور کئی ایک حوض
 مربع اس طرح کا گلاب سے بنایا کہ ایک مکان میں
 فرش اس طرح کا چھایا حاصل یہی کہ جس جوامر
 سوٹا روپا دیوالی تھی اور اس طرح اور کئی کئی
 بنائی میں فرخ ہوا چوتھا کارخانہ جات کے طیارے میں
 باقی خزانہ میں داخل کیا جب عمارت سب بن چکی اور
 تمام کام

علی الدیوب کی پسندیدہ تھی چنانچہ اس کے پاس آتے تھے
 بچہ جانتا ہی کہ تیری واسطے میں نے کتنے تھکے ہیں اور تھکایا اور
 دو کپہ سہا سہا دی اسکی دیوؤں کو اور بیوی نے کہاں محالہ
 برعکس اسکی من میں کیجیے محبت نہ کہ اسکی نفرت کی
 بالابر و سنس کیا علاوہ اسکی بکاؤنی کیا ملک میں اسکی
 کوئی نہیں گیا بچی ہو جائے بسبب اس حرکت کا بچی
 دیکھن ہوئی اسکی ہاتھ سے اسکی مامی نے کیا کیا صورت
 در محبت اور تھکائی سو رہا مجھ کو وہ جانتی خاطر ہی ایسا نہ ہو کہ
 اسکی بکاؤ میں رو گاؤں وہ یہاں رہا یہاں وہ ہو رہا کہ
 رخصت ہوئی تھا اسکی جس مقام میں محمودہ ہو کر گئی
 اسکا ملک فرمایا تھا وہ یہاں سے طرفت ہزارہ بڑی شہادت
 شیعہ گیا اور انکو حراؤں میں رہا وہاں سے بھی بھیجی
 خواہو گی محافہ میں جس کا حوی سلطان فی مانات کا علاؤ

ہوئی وہی اکی غلام خوش ہوتا کہ سونی روپے کا چھ تو
نہن لئے گھوڑا سوار اہتمام کرتی ہوئی غرض اس طرح
تجمل سے اس قصر عالی میں دونوں داخل کیا اور
عین دس گھنٹہ کے اوقات پر رنی لگا
معمار سہری سخن کا اس سنا
کی گریہ و شہ اس طرح کہ کہتا ہی کہ ایک دن تلخ المیہ کا اوصو
میں سے ساعد نام اس بیباک من اید برادر میر کرنا پتا
بتانا گاہ اوسلی نظر کرتے لکریہ می بہ لکریہ کی لوجہ دی حاتی
تا جاہری اوسے لوجہ نام لوجہ او یہ لکریہ لکریہ حاتی ہو
او نہونی جواب دیا ہم مسہر شرف تان کے لکریہ میں بھی
ہمارا کب ہی ایسے یہ ہمارے لکریہ بانی ملتے ہیں اوسنے کہا
تو جہم کہہ دی میری اقا کے باورچی خانہ میں بھلو دوانے
او کا نرویک سے اوسنے یہاں ایک شہر بنایا ہے

و اجسے قسمت بیگانی پیدا کیا انعام با دینی اور توفیق کثرت بخاری تمام
 عمر اسے کام میں اور اسے بیابان کفری لعلی اپنے ملک میں
 آبادی کا فرمان بدیدہ نہ سنا سنا عدنی کہا کہ ایک ایک
 تم اپنی ملک دیکھو اگر میری اپنے کا کجہ از ظاہر ہو تو میری تمہارا
 پیدا کیا کوئی مانع نہ ہو گا اگر باری انعام کے دل میں سنا عدنی
 اکی بھری برہنہ ہو رہے دوڑ جا کر سب سے پہلے گئے انکار و تفتی
 لغو و باندہ من الشطان اور جہنم ہی میں تو میں اس میں
 جو ملنے کو لعلی چھوٹی میں جامی اس انعام اور بہار میں
 بڑی اکرام سے یہاں معاف کر منے سب پر پامانہ سنا عدنی
 کہا یہ بعد ملک کا نہیں جو ملی جو اہل کی محنت و توفیق کثرت
 کرد اور میری سنا عدنی آؤ نہ اس کی کہنے سے لعلی اب وہی
 بڑی اکی بھری توفیق کثرت و توفیق کثرت اس کی سنا عدنی
 بہر قدم او توفیق کثرت چلی خود چھوڑ دین او توفیق کثرت

تاج الملک نے تہوڑا شہور اجواہر اور تہوڑے تہاں جس قیمت
 پر ایک کوئی نہ دیکھتا اور فرمایا کہ اگر تم اگر کوئی ہو جس سے
 وہ غلام یا کرو لکر ماروں فی جواب کہ یہ انعام پہلی دن پہلا اور انہو
 امینہ ملک متدی ابا وطن اور کر پر ایک دیوان اری سے خبر سنا
 پہلی وہ جا کا مسطور ہوئی سو جس کو کوئی دوسرے سے نہ دیکھنے کو
 ہرگز وہاں پہنچتا وہاں میں ہرگز نہ جاتا اور کہ تو اس وقت تک
 ہرگز نہ دیکھتا یہ ہاگینے یکے بعد دیگرے جاکر وہاں پہنچتا ہوا
 اوسے خبر دی کہ اچلی رات پر اگر کہ اس طرف کا خالی ہوئی
 اور وہ ہاگ لے کر وزیر کے کمر پر سے جاسے کہ کہاں جاتی ہیں
 وہ بولا غلام نہیں یوں سنائی کہ ہے غور ندوں کے جگلیں
 دس نکو مس نک سوئی بنا کر اوس پر ایک ایسے طرح
 کا ریشہ رابا کوئی اور ایک قصو یا غیبی جواب کا ایسا
 بنایا کہ وہی نہ دیکھتا کہ بوقت دوں راہنہاں اور وہاں
 دیہاتی

دیوایا اوسکی دیکھنے سے مجھ پر شہوت غالب ہوئی اور کچھ
 مست کیا میں نے روکنا اوسنے ہی دوڑ کر چرائی دیکھا کہ
 آخر مل گیا میں اگر علامت عروسی لگاؤں جتنے وقت
 جسے بات اوتھاؤں سواری اسکی یہ عقدہ ہی مجھ پر کھلا
 نہرونیے رندان شہوت میں زیادہ ہیں اب جا اپنے
 راہ پکڑ میں نے اپنے جڑ پھری کو مجھے دریا کہا خدا قدرت
 جتنی ہی مجھ پر ہے میں سک نہاں لیکن محاش جڑ دیکھا اوس
 سے موجود ہوا عقل میں نہیں آتا کوئی دانا دیکھ نہیں پاتا
 شاید توفی جڑی اور فقیر کے کہانی نہیں سنی
 کہتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے جڑ کا جوڑا ایک روز راہ
 میں بیٹھا دانا چمکتا تھا ایک فقیر جبرہ یونس کو دور سے آتی
 دیکھا مادہ غریب کہا خبر دادرشمن آتا ہی اوس نے ہول
 بچ گرفتار کر لی نہ ہولا کہ اس خدا داورت سے کچھ اندیشہ نہیں

جو وہ ایک بھلی ہے میں وہ کسی بھی بار و انہیں رستہ نہیں
باتوں میں ہی کہ فقیر اسو چلاو بھل سے فکا دکاں میں
پسند مار اوڑن کا بازو تو نہ گیا ہم حال اس ظالم کا انتہ
سے بہاگ کر گناہ تا سلطان بادشاہ کیا پاس کیا بھلی
تو جادو دعاوی پر یہ بد عوض کے غلامی درویش نے بی نقص میر
بار و تو دلائی بادشاہ نے فرمایا او کو حاکم کرو حنا کے حصوں میں
ادب سے بی ادبی نہ بادشاہ نے بی غصہ سے فرمایا نہ توئی اسکو
کیون مار او سینے و ضرب کی کہ اگر میں نے اسکو مارا تو کیا ظلم
کیون کران انکی خوراک ہی پر یہ سنگ جڑی دلائے اگرچہ میں سچا رہتا
ساہرند ہوں پر اس قدر مجھ میں سلجھوری کا معنی و درست سے
سنگر کر کا طبع ملتا ہوں اور دشمن سے کڑی کی انکی تیر کا
طرح بہاگت ہوں تیری بوفدی گہڑی دیکھ کر میں بجا مانا خدا
وہ پری کہ سنگی حق میں پری نگر دیکھا لیکن اب مجھ پر کھلا کوئرا
کے سلطان

شہید بن ہشامی اور گی گدروہن مکر و غامی اب اسکو ہمارے
 رکھ کر اور کوئی میری طرح یہ فریب لکھنا وی اور میری طرح
 حال میں نہ اجاڑی چڑھ لی باتیں حضرت کو نہایت پسند آئیں
 فقیر کو اجنت ملا مت کر کیا نکال دیا مجھ پر روز یکا وہی چڑھ گیا
 کہ میں جگتا تھا کہ سے درویش سے کسی طرح اسکو مکر سے
 بچھو میں بند کیا جو اس سمجھا کہ ابکی تو جان پر اپنے سوچ کر
 کہنے لگا ہوا مرد خدا بھیجے سے مجھ کو خدا ان نفع ہو گا اور
 کہانی سے یہی سیرت معلوم رکھنا یہی علی بن ابی طالب
 بینا دیدہ ہی اس جھوٹے شخص کہ برویک دریا بہا لی اگر مجھ کو
 چھوڑ دی تو کہوں بدستور فقیر بہت خوش ہوا پھر وہ
 اسکو نکال باون مکر و غام نہ پریشانیا اور کہا تو کہہ دے ابولا
 کہ عالم کہتا ہی کہ خدا جانی تو سبقت اور نہ کا فطرت سوی کے بنا
 سے نکل جاوی سچہ ہی خدا کی قدرت سے تو کچھ دیکھیں

بٹک نزدیکی ہی پر مدعی نے یہی سچے مرکز اختیار کیا ہے
 دوسری ایک کہ جو کام اسے اختیار میں نہ رہی اور اسکی واسطہ
 فہم گئی ہوئی میں بی آب چہرہ روی نوادر کہوار دلی اویس
 وین ازاد کیا چرا اور کر ایک درخت کی ڈالی پر جابہاں اور
 بولا ائی توڑا الحق ہی کیا تیری عقل ماری گئے جواں شکلہ
 اسے مانتے ہے کہو یا میری بیٹ من ایک ان سوال معلول
 ہی لکھ تو کھی مار کر کہنا تو وہ ہی باب نہ اور ویسے ہی سہل
 ہند ملنے لگا اور یوں کہنا ہی پر یہ ہند میں اسے نہ پہنچ
 نہ لکھ لکھیں تو اور ملنے تو کہ خبر کہ تیرا دل مانتے
 تیری ہی میری باتیں اور سہرا نہ لکھتے تان کہی کیا ضائع
 کروں منہل منہور ہی کہ اند بی لگی روٹی اپنی دیدہ کہوی
 ای نادوں وہی تو میں نے تجھے کہتا کہ جو چیز اسے فہم
 کل جاوی اور اسکی واسطہ پہلا بھینتا وی اسے دم تو ہوں
 لکھی

ایاورینہ سبھی کہ میں نے پہلی تھوڑی سی گلابی لکڑی
 تو اوڑ گیا: وہ فقیر نے مایوس ہو کر گلابی لکڑی لیا
 بات سب سے پہلی غصہ ہی کہ خدا کو سب طرح کی قدرت
 وہ وقت ہی دیکھ کر کہ لکڑی جانتے کہ فی تحقیقات نامہ
 (44) بادشاہ کی جانب سے کہ بڑے غصہ و معروض کر کے
 مجھ کو لازم ہی پہلی تو بڑا کہ اپنے انکسوں دیکھ کر کہ وہی غصہ

اچھو کو نواں فی دریا
 رخت ہو کر ملک لگا دین بکاراہ لی جب تھوڑی سی
 نہ اہ طعی ہوئی بر اول بکاراؤ نہ کہ اس حاکم
 اک گریبی ہی کہ متعلق اس کے آسمان تک پہنچنے
 بہن اپنے میں سواری تک ایک اگی بڑی سوئی گئی
 غطرائی اور خڑا و عمارت تک ظاہر ہوئی کہ جس کو

اسٹنس گلن کیا تہادہ ہی ہا شہنشاہی کے دربار میں
 اتنے میں تاج الملک کے جولو تو ان کے اسکی خبر سے فرمایا
 کہ جو وہ ملک و ہر قوم اور دور و ریافت کے وہاں تھیں
 ویسا ہی بوجب حکم کو کو تو ان کی جوئی میں لیکے وہ جہنم
 انکے اوٹھائی دیکھتا تھا حکم گاہٹ سے جو اہل کس
 چکا جوندی لگی جاتی ہی بعد ایک ساعت کے تاج الملک
 فی یہی تخت شوکت کو زب و زبان سے کہہ کر
 ادب بجالایا اور دعا و شجاعتوں ۶۷ کے اہل کس
 حضرت کے مکان کی بنانی اور ملک اسکی خبر اس جگہ
 سے قتلان کے دوسرے کتاب میں ہو چکی ہے اس
 خاندان کو احوال کے تحقیقات کی پہچان تاجی معاف
 اگر اسکی دلان خواہ اس سلسلے کے اور اردہ فساد ہو
 بعد اور یہی کچھ درنگ نہیں والا طریقہ کا کمال

ہر گز مار بھاہ نانی کا سچ خاص ہو جسے کہہ کر دے تلواری کہ
 میرا کھن نہیں رہیں اور دریا کا ایک دلایت کے
 درمیان میں رہیں رہیں تاج الہیوں کے کہہ کر دے تلواری
 فی حق اس کے دانات سے وطن میں ایک عبادت گاہ ہے
 ای حق تعالیٰ کا بندگی میں شغل رہتا ہوں خواہ میں یاد رہا
 کی مطلقاً نہیں بلکہ دعویٰ رہتا ہوں یہی کی کوئی اول ہے
 (45) کلام
 باخوشی رحمت ہوا اور جو کلمہ
 اس کا تبار ویرجہ مفصل ہے اس کا ایک کلمہ ہے
 دریا میں ڈوبنا اور اس کا حضور جا کر جو کہ سنا تھا وہی
 کیا بعضوں نے بانا دے کشتوں نے بہت سچا
 بکا دی کہ میں اللہ کے خدمت میں حاضر ہوں یہ بات
 وہیں کہیں لگی اللہ کے بندہ ہوں عقہہ ہے
 کے کہ میں اللہ کے بندہ ہوں امید ہے کہ اس کا

ہوئی شکل نظری سطرش دل فی
خوش ہوا جی حس کہ بہ زرد افروہ نہیں پادشاہی
بس باجوہ کو سنا ایک ساعت تو گرا گویا بخت
سر دال گویا بعد اوسکی نہ پایا کہ نہ چھوٹی ہی تو
تو ایک نہ ایک دل سلطنت بنادال کلمو جب ہو گا
جون سے جس کا یہ ان سوت بیدار نہ کہ سکے
پہری بوقت پر دی جبریت کیا

دو شیر ادب ببالا کر عرض کیا کہ میں نہ دسی بہار
دشمن سے لڑ سکے اور یہ دارمدا کہ کجائی خوش
سی برآمد جو جس کا ہمارا تو گرا و گرا کیسے
تہ تیغ پی پی کہ قتلہ عالم اوس کی سلسلہ احصا
بہادورین اور اسے بچا دے گریں ڈالین
دشاہ فی فرمایا سوای نہ پڑا اسے سبک پڑا

بی جا اور بطور ہونچا لکھی وہ کام کچھ کہ سب
 مری اور انہی نہایتی یعنی مری سب ہی نہایت اور اخلاص پر
 وند پرست 46 جدید بڑی کردہ سے کہ ہوا ایک وہ
 دن بعد تاج الملک کو دوسری اسکی جو چھوٹی ارشاد کیا کہ دوس
 دوسرا طیارہ تھا، سب سے ان حضور کا خطاب یہ لو اس کو
 چھوڑوین کہ وہ اس کو مہار پرست ہے یہ واللہ جملہ وجہ تھی
 وہ اسکا کہ اس کے راجہ کی سہارا دے یہ ہی وہاں
 قرا ہوا اور ایک بڑا بڑا کہ یہ پریشان وزیر اور شکر
 بحر الیہا، عمارتیں پرستیں کہ الکی اس سے کہ یاد شد
 مہی ہوا مقررہ میں خاصہ کہ تہہ دار سنے الکاحام محبت الکام
 حضور معاً میں ہوا کیا اور اوصاف پرستہ یہ ہی پرستہ سے
 ان کہ یہ اور شاہ کی اور غنیمت کو سرور ہا کہ قہ عالم
 و حریف سادہ نامت کام کہ کیا اس سے کیا ہوا

کرد و شرف و عظمتی ادر دوریای جهان سخاکی با

نی که جوایم که میری طرف می ندم نهاسو حضرت جهان بنای

ای باب چشمه محبتی قیوس می میری به

عوض قیاس الله تعالی بیدارید بفرست عالم بهانه

رواق مجلسی که به خاصه یار و یار یکا دل طعام لذیذ فرود

بفسم که جوایز نگار با موطن نکند که اورا به به نوبلی

خواندن ملک و انعمت خاندان لای

محض احسن دیار زاوده فی و در یکا است به نوسر

بعد از کنی ارسلادکی و نیکو میرا به نوبلی تقسیم کرد و لیکن

طروف نفوذ و ملاهی به میره لیجو

بهوی در بر و خاست و کس فرستان کوردانه به اشتاب

حضور و الامان بهو جانم با و

ان بن و نون تاج الملوک

البر

اگر زکریا برادران دیو و دین سمیت و ان ایهو نیمی تاج اند
ادر محمودینا او شهر کرم سلام که ایالتی و دوشوکی بدایه است
سید گلایه احوال و عادت و جمعی تاج الملک و نه

کتاب است درین سب طرح ظاهر
لیکن کل ضایعات باور شاه شهنشاه معرر بوی و دیدن
شیرین لادن بوی نو که در سی که او سکی سر زمین
نزد فرس با تاقی و حلالی سب که خولا و نه
معدن و قوکی خط و یا مانند بوی که اندر او کوسه
بهر خطی قائم و نه از کس طنانان او سکی کلابه و تکی بدو وید
و اطله سب که بوی گشتا و لای و قری که دی که او در
بر اسس افراط سب بوی که بر اندر شاه با جهوتی
سیر کوخی جدی از اسکاد میس و او خلا با طبع و نه
دیور که ای که او به یی نام رات و نه و نه

کردی اور اب اپنے ملک کو گئے صبح کے وقت رسماً
 بادشاہ فی موجب اقرار اپنے امیر و نو حکام کیا بہاری
 رزق و برقیہ دین کے بعد رات کو گئے برابر
 گوناگون اندر جس وقت کوئی اور آستہ ہوا دینے طرف
 رہیں اور ایک جہیزان دیا جس میں سجا ہوا نین طرف
 ایک غوا سوار تھا مصلح اور پی بنا ہوئی اور ان کی کا
 سہنہ ہا ویدی ہودی عمارت و نویسی سحر نامہ
 سوار دیکھنا جگہ گیارہ ایک بار انسان بادلی کا کہنا
 ہوا القموجہ سوار اس میت سپہ طہار ہوئی اور ایک
 مردانہ پس بن نہایت پر دست و پاوت و حوام
 پہن کر از رویا حکم اندک خواصی میں قلعی چاروں ہتھ
 ہی خلعت سارا دینے ان کو رزق برقیہ
 اپنے تین ہر سوار ہی مبارک تیج الملک الملک
 دی

سوئی دلی کس شہر کو سبھ لگی قیام گاہ کرنا گاہ دلی
 ضلعوی چمک مابند ملعاع او تانکے نکلے دلی بولا اعلیٰ رقعہ سے
 مردان ہی سے نگاہ بند شہر اودانکے جسکی صافی سی اور برے
 عوض کیا کہیں کل دید شگفت حضرت رانی بات میں
 بیکارنگ مل گیا ہوت یہاں جگہ نہایت اچھا تھا
 (۵۴) پندرہن ویں قدم ہارنی گاہات یہاں قادر کرم فی ایک
 محو دیکھ کر اسے قدرت دی ہی کہ اسکی صحت کدہ صالبتا
 خود گور یافت نہاں کہتے عقل و ملی وادی تان چلی
 بتگتے بہ ملاک کار پر تو اہی بہت دور ہی ہو سحاب
 روز کار بہت سے مہر کا سا دیا گیا وہاں اسی ہی ملاحظہ کرنا
 ہو سناہ دربر انہیں باقونہن ہی کہ او کسے ملدے روزیے شخص
 یہاں اگر عرض کیا ہمارا اقاں ہم جوئی کی کہ عالم نہاں سواری
 جگہ ہے الہی دلی واکار سبب باندہ از سر فقیر

خوب غلامانہ بیویں اور خود بد دولت ہونے کے
پسند کریں اور کسی ^{احسن} سے اس سے فرماویں جتنا کچھ بادشاہ جس
جگہ اگر اور ترقی کے سبب سے فساد کا جو رویہ نہ ہو گا بادشاہ
بہو کو یہ ہے نہ اس کو مہیا کیا ہو غرض ہر غرض جو ہوں گی
بہت سے جاتی تھی یہی ہوئی وہ اسباب یاد دہانی کے تھے اور
عجائبات سے پہلے خط ادھتائی تھی تیاج المہک
ایک مہر کی منتہاں کے واسطے آیا اور ساری الزام اور
بحال ایضاً خواہ شاہ سیرت حسنیت سے اس سے قطع ہوا
میں داخل ہوا حضرت کو زبرد کا حکم سے غواڑ اور ام سے
لا رہا تھا اور مکان کو بھی اور اس سے کرو یا بد ان تہاں سے
دریں چکر گئے نگار کے حضور میں چوڑا رہتے تھے بادشاہ
راہ بچے عجائبات کا دیدار سے تھی یہی رہی تھی ہمارے شاہ
ساخت و طیارے کا خط و فرائض کا خودی میں اگر کوئی
آزادہ کا

سجده جان کمال دیکر کردی وانی ہو گا و سحر
جانی رحی مکان ابردار شمس سحر کسے جمع من
سست کسے چور و توریک و ملوہ تنہای لین
وقط عشق کلامتای دل تو را بود یکسا
جسی ہر ایک طیف اندک حد دینے لگی جس مکان (۴)
نظر ہی اور شکافش اور جوان ہو ہو اپنے مکانوں
اور پیدا ستی ہو کر زمین اپنے لکے پر کوی بر اجاد
بی کہیری عمارت اور معلق بیان اور تنہا لایا اور
اس جنگل عام طلسم بنایا ہی ندان ایک پر
جو اسکی اتنے خود نگار کجا پس تنہا ہی رو سنے
اتر رہے کہ نظر غور سے دیکر اندر جویہ دریافت کر
یہ کیا ماجرا ہی رو سنے متامل ہو رو طبع اپنی مکان
پہاں پہتاں میں کجرا ندیکے کیمے کیمے عمدت ہی اور کس

سہ پہل کی کیا کہ اسے نقل موای بی لہ عمل ہی اور
 از سر منہ و منہ کات کا کام نہیں افریں اسکی حق
 کی اور دانی کی وہ سہ سہ کا دی پرت خوش ہوئی
 کہ چورانی کی پرت اور مال اسبابا جاسیے تہی کہ اوہی دفت
 افائی راز کری اور ہر وہ در میانہ ہوا و نہا کی لیکن
 جہا مانع ہوئی جہا قدر ضرورت کا قدم گاڑی پرت ہی رہی
 دسہ زخوان پتا اور طرح طرح کا لہا ماسونی روپی
 پتہ دیا تعریف اوکی حلاوت کی کہ یہاں سے کہ زبان بند ہو
 جاتی ہی اور اداس خوان کا فوری کا بعد میں نہیں جاتی
 حضرت اسباب شدت کا حد سلیقہ اور لہا کا و کئی طریقہ
 دیکر کہ بہت محفوظ ہی خاصہ فرزندوں اور رضا حق
 خوش خوش خوش جان فرمایا اتنے میں اسباب ط
 حاضر ہوئی محبت راگ و رنگ کے کہ یہ ہوئی مطرب کی

جسے صد اپری بگر لگی و کھانی ادا ہے گل نغمہ گئے سر پہ لگاؤ
 دوت و فی کلام میں مہوئی مستخوان بہ مجید و کی بادشاہ
 اور تاج الملوک احضار کرنی لگی اور ساتھ میں مستخوان ہو
 ندان سے زیادہ بنا ہو چکا کہ اس کا تونہ کتنے میں حرکت
 چاروں طرف سے اس رستہ پر چلے گیا کہ انکی سوا اب کو
 نہ ہو بلکہ ایک اور ہی تھا چنانچہ اسکی اوپر ابداء بخش
 بدورت سے ہی پائمانی محو بنادار ہوئی ہی فضل الہی محمد
 کات نامی اور وہ جس حالت میں خدا جانی کھانہ شکل
 گیا تب تاج مہر کیفہ لگا کوئی اس حالت میں اویس
 پہا چٹائی پہنچا پہنچا سنکر زین اس کے نامہ اور اسکی پیش
 کا اور اسے اس طرح رکھ کر ایک اور کا طرف جواد
 اسکی تہا اس رستہ کی دسواہی اسکی کوئی اسکی صورت
 واقف نہیں تب سا زودہ اسکی طرف غیاط ہو اور دیکھو

زبیر محمد بن کوثری اور سکی شکل کے منشا ہی ہی
 زبیر بن اوس بن ہشام بن عبد مناف بن قریظہ اور لکھو
 کار و زبیر بن عبد مناف بن قریظہ کہ وہ نہیں کہو اور شافعی
 صوبہ و شافعی بنو قریظہ و یکتا مگر چہرہ مبارک میں
 اکثر علامتیں باقی جاتی ہیں اور ہوا کہ کو قریظہ بنی
 ملتیں یہ سہتے اس کے کلام کے تاج الملوک اور
 باب کے مہینہ برگزیدہ اور کہنے لگا کہ میں وہی بنی شافعی اور
 کہ مہینہ ہون جو اتنے مدت حکومت ایام اور طالع نامام کا
 باعث کہ وہ ان ہوا اور اس کے مکان سے مرہم رہا کہ
 ہی کہید اور مبارک ہے کہ جو کہ خدایا کہی اور دینی برہی
 و یکتا اور قدیموں کا جس وضع سے ہوا نہ ہی ہوا ہی اور الیہ
 فی ہر لکھو سنہ یاری ہو سکیں تا زبیر بن عبد مناف بن قریظہ
 و یکتا بن عبد مناف بن قریظہ بنی کہنے لگا کہ میں
 اور محمد

از اقبال که از دستان پادشاهی بکوشی بی ادبی
مقرون قمار بازی را تو دیار ای سیح حاصل و انعام بدست آورده
کوشش نمودن حسب دوازده یکباری است و چون
از سالامو اسد کوکاج تنگ سره از او بپای سیح شملایه

بمنه کیسی بیست برادره بود از غلام بکده و منسوبه بی اگر حکم بود (5)
تو بار بیست بود بی الوحد موی حاصل کین حشر فو بار
و ازین بهر سزا براده و دهن محله چاکر و لبر و محمود
شاه یک خدمت من بی ایامه و دیوری بیکر قریب او من
نمی که خست من باد شاه بی بی آتین ملک که کمال بی بی
نهی من ایمن بواهی دهد از فرزند انا سیح من رنگ جسم
منور کردن او سیح که کسر و سیح من سیح که کسر و سیح
که یک ابدی بودند من سیح که کسر و سیح من سیح که کسر و سیح
که چارون شاه براده اپلی بنده از او کرده من سیح که کسر و سیح

اگر کند من

اوستی چون بر دل و مو جودی نمی آید تو حضرت بی مله
در اوین انس و اوستا کلینے سے چارونکی مونہ کا زنگ اڑ گیا
شہر مند و ہو کر دینا ہے اٹھ کے تب بعد تو لڑو قد سوس
نورین ہر زین الملوک کا سر گرنت ایام جدائی کا اور ہر
دم محمود کا احوال استغاف و کیا مشاہدہ فی ہی ہند اید و محنت
بیابان کا احوال سیاہی کی دایع کیا نکا دلہر کا تیرے اور موت
جمال کیا اور سیاہی محمود کا لہنا گل بکا دنی کا کلر و کھجور سے
اور بکا و لیک و دینے کا کیفیت خوابی حالت میں باور گل مذکور
جہنم میں پناہی و کھانا پناہی و کھانا پناہی کا لہنا پناہی مفصل
ظاہر کیا اس میں باور کو تاج الملوک کا باور اس میں کوئی کوئی
میرجی کو اندھن گل باور و کھانا پناہی کا لہنا پناہی
در در زنگ ہر و کھانا پناہی کا لہنا پناہی کا لہنا پناہی
کہ او سہی در در زنگ ہر و کھانا پناہی کا لہنا پناہی
تھان پناہی

جان بخش پرچون اور اس درو فرا کی سیلہ

نعماری اسکی دستہ بیکاسریت بلطنت بہاگیر بادشاہ

اور تہ لہروی اور قلع مبارک من شریف لکھنؤ اور دو

وہیں تاج الملوک کے مایا پس ای لہزایام کدہ کے

بہ سلوک کا بہت عذر کیا گئی سپہا دو سہ ہزار فرمایا اور

اسو من ملایا کھڑوہ دیا اور (52) دھڑکائی گئی

اور اس کے آگے تاج الملوک کے سپہا دو سہ ہزار فرمایا اور

جس وقت الملوک اپنے والد سلطان سے اس داخل ہوا وہاں پہ

اسی سیلہ رحمت ہو کا محمد زانوئے الملوک تاج

الملوک کے سپہا دو سہ ہزار فرمایا اور (53) دھڑکائی گئی

اور اس کے آگے تاج الملوک کے سپہا دو سہ ہزار فرمایا اور

حوالہ کی حد حاص وقت ملایا (54) دھڑکائی گئی

اور اس کے آگے تاج الملوک کے سپہا دو سہ ہزار فرمایا اور

(55) دھڑکائی گئی

دیکر روحم سے اور بھی اور ایک دم کیا سچ تلخ اندول کے گلشن
اور کس پیر کے نکات میں لگ اری جب کہ تلخ اندول کا دل
وہ کیا غیر اندر استیسا بہتہ رو بردار و سلمی جا کر اور بے کلامی ہو
امانت جو کہ دنیا سے ہزارہ فی انگوٹھی کو پھیلا اور خط کو ہر
سرا مضمون ہو سکا کہ تمنا نا و کلام سہوا بند اگر بنام خدا
کہی وہ میرا چون چراہ ستار و سپہ رزقش کیا اسماں
کیسے محسن دل ان زمین پر عیان جو مال کسٹیری کو
چلا بادل آدمی علیٰ غایت پیری ہر دیا پیر اور سچو شرف
کیا یہ ہے سوا سکہ طرف شک ایک ایسے پر لوگوں کی
بہن ہو اجنوں کا کہنے اور سکا کہ یہ
نکدہ

کیا یہاں پہنچی ہے وہ دیا معنی کا وہ جس
کیا یہ سچو اور سکا پر دانہ ہو کر چلا ہی بعد ایک ہی میرا ختم

پیام نجاتی ای به خور و شک نامم نرسد
 سنگ لکای مری و دله لکمون خندید
 رنجی ای گلعدار کی مثل فمری محو طوقه دار موی
 من دل دهن خون عشق چه حلی ای دهن دار
 برون عشق چه غلطیه سخن سخن ای مشتبه
 که ایک نهوی و دوسری خبر خون در و جگر زهر گداز
 مری زردی ی مایه مری
 ی مایه مری
 دست دهن مری

ای ترش نقیب
 ای غم من که ز آتش من خون نشسته جگر بوجها ساک و سر
 ای غم من که ز آتش من خون نشسته جگر بوجها ساک و سر
 ای غم من که ز آتش من خون نشسته جگر بوجها ساک و سر

جادو کنی و ادا
 از دست تو نمی زند و نبرد که بری تیر خال
 لب خون بسوان و سن کا بهیون عادی می بیند بولی
 و سید سید زهر غلام بولانی کود لای نهی نهی هم
 تاج دایوک فیهضون نام کالد بر بعضی و سکا بر سوا
 موی و در خط او سکی عشق و فیهضون
 کیا عشق کنی که سیه سیه او سلی دلی سیه سیه
 سما به با نند
 مقرر که تمام چارنا

هم جسم و فک
 حتی به بدن را در شان
 ابرو خیری اندک به هم و در ای سست کا نایه سیه سیه
 جادو می تیریا نکاد سیمان
 برای
 برانی

علی بی تیری بناسی منی لکھی
 زوئی سے پہلے ہی سو امید من اندر من ہوا خیر
 ای نازنیں نعرہ جہیں دای رنگہ استانی چہ تری
 استانی نام کا مضامین اس کی باری مہر استخوان کو بند
 دہر دور دل مہجور ہوا غریب محمور کی نور
 ہے حسرت پر ہوا وہ کا دہنوں عار و فحش گت کہا
 یہ مہربان و درویش تیری منقش سوڑ سنس چا
 شہین میں بڑی بڑی ہرگز مٹج جا کہ جب ملک ماہ کیا
 جلو میں کھنکھائی تاکہ ہی جمی بھائیو تیرا
 او مہر دل

پہلا نامی کوئی نام
 تیری منی کے زونہ میں ہر قوتیر نام
 (54) یہ وہ جاکا خطا یاد دہن کی طرح

سید
 خیر بود و دینی که دروغ من که در محبت دانی شب
 کتب زینبی با در جهان را گوشت زینب و کتب دینی
 فی المحدثی سید ان کاوه ایک سیدی حور زینب
 زینب و کتب سیدی غنی غنی جو سن به جو سیدی سید
 ایک و دین دو ایک من این کیا کرون
 چند تیرای یک نام بود لیک بانس سیدی
 سید زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب
 زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب
 ایک نام زینب زینب زینب زینب زینب زینب
 زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب

سید زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب
 زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب
 زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب
 زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب

زینب زینب

سجده ایست در پیشگاه

کاینکه نگار و نگار بجز

نی داند کار و کار بجز

روی بزار و بزار

بجز دوستی و دوستی

بجز آزادی و آزادی بجز

ادب و ادب و ادب و ادب

کیا بکنی و و و و و و

و و و و و و و و و و

بجز و و و و و و و و

و و و و و و و و و و

و و و و و و و و و و

و و و و و و و و و و

و و و و و و و و و و

رطوبت و دامن آلودگی

برونکلیه و امراض پشیمانی

احاطه می شود و بی ای لری

شد و طایفه ای را

در میان مردم

و به سونوفی بهای ایچا

بکوی اور و صحرای مری

سینه و ریه و سنگی که می آید

و سینه سکر و بی ای لری

تا می چان و جگر میوه ای

و طایفه ای و بی ای لری

و سینه سکر و بی ای لری

و سینه سکر و بی ای لری

و سینه سکر

سہ لیا اس نشان

جس کو تھوڑی کاغذ

پر لکھیں بنی بی بی

ہوئی تو اس کا

اور نام عشق کا اور

کہ بہت کہ بھلی نذر

اس کی مچھلی پر دیکھ

ننگ ناموس

کہ

اوسکی مای تو تھی

جس میں جل چاہا ہے میں گنگوٹی مندر شسوی
ست ہمارا تھی مہر اور مشتاقی و دیان بی ہوئی
سمجھ پڑی ہو دھنن جو منہ اسٹاٹ
سے جتا دیا کہ وہ سا فرما ہو چاہا ہے ہدی
بھی اشارہ سے کہنا کہ اہل سوطا رہ چکا
نہیں رات کہنے تک نہ بکا دی جا رہا تھا اپنی مائی پاس
مٹی زری مددیں ہنگ رہا لی سوگی جسے کھا دی رہی دیکھا
کہ

[illegible]

کامیاز اگر هم بخواستم در دنیای کائنات
دران جام و عسل

روشنی فی سبأ و - - - قلم قلو نبتنه اکما سبأ و

بدریج جگر در دنیای مملکتی تو با کسی دور
دو شخص هم ملکی بشما و من سنگ بدلتی است
چون نور انسانی تو هستی در دنیای جدا

غلطی - - - سمن وفایی کامی او

بغای القاف جمیل جانور - - - عیال وقت چون
چاند کاه سیاه بی او سکونت نور و جان
او تکیه کن بر کسی که در آگاهی آگاه و در سر
و در تو خوانده بحث ایست بوی خنجر کین می جان کلمی اندک
و در دنیای او کسی نشی غیرت کاسه کاسه
ندان هیچ اندک که مانند سنگ در دنیای سمن
اور بنگونی ساکنی رخساره کو طیار چون سیاه
مهره

بند و سلی گلزار ... مہر نگاہی سبب کائنات کا

ماہیہ سائر ایلچ اور تہائیں لہا ... (58) ہا تھا سو خروشاہ

کو چل گیا او سچ کتنے بریاں ... حیرت زبان آ

سیر و فیروز بہت میں مقرر کیں ... کہ او سچو فقیر کیا

کے تعلق سے ... الفت او سبکی لو ... دوسرے کو

چند اور وہ سب کام میں ... نہ توں نہ ہو گیا لیکن

دینی قبائلی ایک اونلی باتوں میں ... او تہی تہی سید و

پیشک جہان تہا دن ... سبکی سائے میں اور رات

پہ یار یا خیا تان جاگنے او ... (58) اشعار میں

نکوئی ہو جو یہاں ... یافراق کو رنگین بی میری غمور

بہی فراق غیب و عاشق بدل فقیر و سرگردان ... اوٹھ اچھ

ہی رخ اور غمناکی فراق فراق کوئی فرستے ... کاشفا

ن کہہ دو ... حلقہ و شہ ... ہاں فراق کہیں وہ سوخ

کہ ان میں کہانی ہی رہی و خوب ہے کہ ہمارے اب
 ٹوٹ جائی ہائی میں دوا دواؤں کہاں کہاں
 کون کس سے مرھو ہوئی ہکا بھکا دی سنائی فراق
 ملی فراق مجھی گریو جانے ماروں سر نہک دیدہ ہے
 دہن میں خونخوئی فراق اہل سبیل ہی کہ خط کی
 تیری ہوز سے ہر نہک سرخ سحر نکلی ہی صدائی فرق
 برتوں ہاؤں کے مزاج میں دلی بدن سودا کو چیت پیا
 جانا کہ عشق ہو سکے دھن کہ بنایا جا رہو فورسہ
 عوض کیا کہ ہمیں اجنا یہ تیرا یہ ایاہ فائدہ کہ تہا یاد
 کہ سطح نہیں سمجھتے یہ رنگ نہیں لگتے خرچہ خرچ
 میں سوئی لگی تہا دس و ہو فورسہ ہی اس باجریو
 جانا کہ مٹی تہا سے جا چکی نصحتیں مٹھتی نہیں سب
 طلسمات میں قید رہا اور اس میں تن کی

نورانی و دیوانہ

زبان و کلام

کوئی اور کتاب وہ ایک دیوانہ کی طرح ہے جس کا اثر اور کسی

عقل مند سے تو بالکل ہونی لگا کہیں موتی کا طبع ہی جانا اور کسی

کے دماغ کی باتیں تو بالکل عجیب و غریب ہوتی ہیں کہ وہ بالکل

لکھنے والی باتیں نکال کر دے دینا کا ایک عجیب و غریب

پہلو ہے اور موت کا ایک اور عجیب و غریب پہلو ہے

موت نہیں سکتا کوئی رشتہ جانی نہیں دے دینا کا ایک

عقل مند میں ایسا لگتا ہے کہ وہ بالکل ایک اور

قابل ہوئی اور بہت سے زور سے دے دینا کا ایک

ایک عجیب و غریب پہلو ہے

موت نہیں سکتا کوئی رشتہ جانی نہیں دے دینا کا ایک

ایک عجیب و غریب پہلو ہے

اور میو کی گائی جو یہاں ہے وہ کہیں کہیں لکڑی

[illegible]

که از یک بیابان در کثرت من جاؤلد هو اسم که گشت زنگی
در سب کسب درخت بر چتر دشتا بر دشت گیس هو گم را یک منتهای
ادار و کشتی طرف سب او سکی کاغذی پیوسته بر او نه
وینت باغ و یکسالی نظی طهره سنا احر سس اناب از دوا بر
سب نمود و هو او سب و درخت کاغذی و حسن بر سب او نه
لو سب صورت و پیر نی سکی هو سس بر دشت و درختی سب
پشت کدوم خود سوراخ یک ساعت او سس از دی و یک
کالا سب سب نمود سب او گلا او سب یک اعتبار
جمله سب هو اسم نکال او سس درختی پیوسته و کدوم سب سب
سب چارو کوسب و سب سب سب سب سب سب سب
هو سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
او سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
و سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

عجب تماشائی بات ہی تو تھی ابھی یہ مقابلہ کیا جاسے ہی
 اور جڑیاں غیب سے لڑھکتے ہی چھینٹ گئی تھیں کہ مٹی کا خون جیسے
 کیا ہر دن اور جھکی بات کا تاج کوہ قاف کی موڑ کو پہرا ہی ایک
 رشتہ خال بر او سے کیا ماردن خیر میری معشوقہ مجھ کو دی اور
 قوا اپنے لہا ہی کہ میرا دل اس کی زبان کا شمع ہر پروانہ کا طح
 جلتی ہی اور اس کی سوز و غلی سے دیدہ گم ہونے ہی سہا ہر ادنی
 دو گندہ ہن دلیوں نہیں کہ تو روح افزا کو اپنے معشوقہ
 کہی خدا کا ترس کہتا ہوں نہیں تو ابھی اونٹنہ شکر شیریں
 زبان کا ٹنڈو دن دیو انجی سید زبان و رازی و لاف زنی مشہور
 ویکہ کہ ویک کہ مانتا اس غلب سے جو جس میں آیا اور
 سو منکا شہر و تہا کر سزا دیکھی طرف ہنکا وہ اور جس سے شہر
 زو سے اوجھ کہ یہو ابر جاتا رہا اور مسراج القطب کا عصا
 پھینکی کر دیا ہر بار کہ تارہا بیت اس کا کایہ او شہا پید روی

غرض یہ کہادور ہوا ہی معین الہی بادر تو ملن فی رحم کیا اگر ایک
 پائیدار تامل ہو وہ بھی کر دینا حسب دین یعنی حریف کو چھڑو دینا تامل
 مالیاں اور محاربا کہ چاروں طرف سے ہزاروں دیو کاؤسہ اور دیو
 شن ان پہونچی اور سسہ اور کیو کہ پیا تاج الملوک نہ ہی اس کے
 جیسے جامی دیے جو اور دی کہ او سنی او ان دیو دیکھی لڑائی
 باتکی با تین مار کی جھلائی یہ تامل اور او سنی دیو ان تینوں میں
 کاتب اور شاہ اسماں لڑائی فی ہر سمت گانگہر
 صلح مانندہ ای نہ تھا وہ ان کیے قتال اس سے تو لا کہوں پلیدہ ہر تیغ
 او یہ کہتے ہی مل من فرید وہ ان ان دیو دوسے اب الملک
 کہ مخرج حسرت کہنے لگا اگر کی خاک پر کہ وہ بی سہارہ زمین ہو
 گئے خون کہ رنہ وار نہ ہی تباہ ایک کا بدلیس ہو کہ نہی کوہ پر
 خون کی الجھو غوض جو بھی پہاڑ پہر فی کاب نہ رہا کہتے بس
 رہے کی مانندہ لکین لکین اور چالاکین ان کیے کرتی وہ مانندہ
 ہوگی

ہو گیا تھا جس کو گھر پر اسب روح افزا اور آرائی اور سجاوٹ
 اپنے زانو پر رکھا گلبرگ سائیمہ سجیلا اور اسے ہوی
 وہ یہ کہ رنگ عجیب تھا ہوش من لای قوی سے
 ہوا اس نے زادہ کیا اکی مکہ دی اور اس کی جو غری پر ہزار
 افریقہ کے من بعد اونٹن پر زید و فروغ میں گراہیہ جردو
 شہر کے نزدیک پہنچی اندر روح افزا تلح الملوک کے
 ایک باغ میں کہ اس کا نام ہی روح افزا تھا بہت گلاب
 ورنے باغ ملاقات کیلئے گئے اونٹن نے اس کے انی سے رنگا
 دوبارہ باغی ماتھا اور انکھن جو من پہر کر شہر چلی
 نب روح افزا آیت دیو ستم گار کے اور مروت اور
 ہو اور دی سب زادہ عیال نہ بار کی جوشکی سنون کر سنائی
 لیکن یہ شک کہ بکاوی کا عا من دی ہی مظہر ہستی
 اونٹن کے باغ میں گیا اور اسے زادی کا سکر احسان برتہ

(۱۰۰)

بجای امداد رات بہت سچ کی ایک مسند پر بیٹھ کر پڑھا کرتے
 بریان اور پرنیادو کی خدمت تک ایسے معجز کرکے اپنے دولتی دوستوں
 کے سامنے پیش کرتے اور ان کے دل کو اپنے حیرت انگیز
 بیان و کرامت سے بھر دیتے اور ان کی تائید و توثیق کرتے
 بیان کرتا ہی کہ غلطی نہ تھی ایک خط رج افزائی پہنچ گیا
 فیروز شاہ کو لکھ کر گانستان ارم مان بھیجا اور کونڈہ نگر نہایت
 سدا دیا اور فرمایا کہ حمید خاتون رج افزائی دیکھنے کو طر جاو
 اور اس کو اجنی انکھ سے دیکھو اور دیکھا وہی فیروز شاہی چاہی
 خبر سے کہلا بھیجا کہ من بھی بہن کے ملاقات کے لئے تمہارا
 ساتھ چلو گی حمید خاتون نے اس بات کو غیبت طار کو
 کہ سیدہ دیا گئی جانی ہے اس کی دل کا غم کہلائی اور مکانہ
 ہنسنے لگی کہ سیرت رنگ کہ دولت ایندہ سیرت حق ہے پانچویں
 کاٹھ دی اور اسے چاہے لیکر خیرہ فردوس کے راہ بی مطہر
 فرما

فی حبیب سنا لہمید خاتون معہ بکارتی ہی دوح اور کو استحقاق
 لیے یہی عجب اوس سی وہ دوح رہی ہوئی تہب روح اخرازی چو کو
 ہم کیا اور قد مون بر کر پڑی اوسنی دوسرا اور تمار چٹا
 یہ گایا لکندن چونکہ لکندن لکندن پڑی ہوئی تہب لکندن
 دیر تک چلے پھر ارک مسد منی یہ لکندن اوس سے بلند ہوئی
 پیر اوسینے کہ کو لکندن کی کھنڈیں کہا تہب ہی اسی چای
 تہب کا انار ہوزب اوس لکندن سے تہب دیکھ اور
 تہب تہب و عمل پیر تہب کی خوفیہ اور تہب تہب تہب
 ہوئی ہوئی تہب تہب تہب تہب تہب تہب تہب تہب
 القصد روح افزا و تہب تہب تہب تہب تہب تہب تہب
 اور اسی احمدیہ خاتون لکندن سے تہب تہب تہب تہب
 تہب تہب تہب تہب تہب تہب تہب تہب تہب تہب تہب
 گفتار کا کھلا اور تہب تہب تہب تہب تہب تہب تہب

(6)

دینا دوسرے اور سکواوری ڈھب سے اور کیا عرض حمید خان
 نور انکی بات ہے وہی دوسری دن رخصت ہوئی مدوح اقرانی
 عرض کیا کہ میں جانتے ہوں کہ چند روز بکاوی میوی با
 شاید سیانگی ارسی ہے اور سکی اسطرح کا رنگ جسے نور
 اس میں نمایان ہوا اور تاریکی سوا جہان حمید خانوں
 کہا اچھا کیا مضائقہ نہ ان ایک مہلہ کا اجازت دی اور آ
 گلستان ارم کی راہ بکر بھی تب یعنی روز بکاوی کو کلاشی
 باغ میں آئے اور کرنی لگی طول بہت سا دیا اور تاج الملک کے
 سوز و گداز سے کچھ کینا یا تب تو بکاوی ہم جہمی بکاوی سے
 کہیں ہو گئے اور ماری شرم کی بانی بانی ہوئی ہر طرف سے پہلا
 کر بوماد اور اوٹو اچھی یہ ہے خوش نہیں اتنی اور ایسے
 جہیز چار تھیں بیاتی یہ تم امینی بے محی سناتو ہوا سیر
 من فی جاناکم اوس دیو تم کہ کامل ہی دوسرے غم کہانی

جسکا کہ جسے نہیں بت گئے۔ واللہ عنہ دی بانو ہندی۔ اعلیٰ
 اجنبی الجہن بلوریں دیندی۔ جب باوند اور نہ کو قسم
 جھٹ سہا کی من بھی اپنی گہ جلی جالو گلی پر کہیو سرد
 اور نہ اولیٰ ہلال نو سسک شمع کو بروا سے کیا نسبت
 اور نہ ہندی کلی کو کیا نسبت کہ یہ مناسب کہاں ہے۔ (۱۶)
 کہانہ لکھتا رہیہ تمہارا صوف لان ہی دوح افزائی جب
 دیکھ کہ یہ کیسے طرح اتد نہاں انی اور کیسے وجہ دم
 پس کہاں نب اورں ریو نہائی اور یوں کہنے لگی انی
 بہن من یہ تو نہن کہنے کہ تو کیل و طاعتی باجا
 کھو اسنے کیلی در دیس کرستے ہی بلکہ من تو یہ کہتے ہو
 تو شمع فالتو جی کو بی پروا نہ جوابے ارجلی تو جلتو اور کئی
 جہ سے کہا اگر زار دین خلو ذرا لالاب من و بی جانہ کو کیا
 بہاد غرض اسے طرح بابائیں اور ہی اور کی غصہ کو ٹال

پیرائے میں مانتا لیکن اوس مکان کی روشنی جس میں نجات اللہ
 رہتا تھا اسی میں لگی اور باغلی ویدک فی لگی اتنے میں اداوار
 درونائک اوس مریض علی کے ایک اولہ کی کامن ہوئی
 نہت بی جس ہوئی افرہ نہ سکی روح نہ اس سے پوجا بہ کی
 صد ہی اوسنے کہا ایک سکارنگو گرفتار نالان ہی الائی کا
 تماشہ دیکھنا دن اور داجی طرحی اوس کے اوار سناؤں
 عوض دیکھا دی کوئے ویکت ہر اندہ کی لگی لار کتا ج اندو کے
 وچار ہوئی ہی اختیار کا بالہ نہت سے اوس کی جیت گئے اور جس
 جبر و دارت گئے وہ ہم آتش کا جلا ہوا جبر فرسکا دور کراد
 اوس جسم خوی سے بی اختیار ابٹ گیا دیکھا دی فی ہی داس
 حیا کو چوڑا بنانا نہت اوس کی گردن میں نمایاں کی گئی
 وہ دونوں جلی ہوئی سو ذائقہ دل کہوں کہ روئی اوس
 دفتر اپنے اپنے خوب دھوئی روح افرہ جرات ویدک
 ہفت

قہر کا مار خوب ہے اور کشتہ لگی ای ہنسا تو تیرا سنگ و نہائی
 لذت سے واقف نہیں بیگانہ درد کا موندی ہی الج تکتہ بند نہ کیا
 ہر اس میں محرم مردی کی گلی لگ کر اور اہلین روی ہی آؤ
 ہم سے نہیں جہوڑا کس سے کہی ہوئی ہی ہونی تو میری چاک
 نام دہو یا اور ساری کہنے کو کلنگ لگا یا یہ سے لگا دلی کہا
 ای ہنوح قرار توئی توئی مجھ سے افکار کا زخم برہم لگا یا تو
 ناچو طعنہ سے رہے چھوڑا اور جو دیدار نہ رہت جلایا تو نہ
 پلاست نہ کھلا استو میرا زانچہ میرا بالکل ظاہر ہوا اور پردہ کس
 میری حق میں جو تو جا یہ سو کر بخاری الفصد وہ عین ہر پید
 اور وہ گل اچھا نہ تھا میں توئی سے ہوا اور اپنے اپنے
 استیلا کی پرانیت دفتر کہو یا کہے دن بوسہ دیکھنا یہ دن
 خوب طرح اوٹھاتی در جام و مہلی سے اپنے اپنے پیاس سے
 بیہوش ہو گئی خواب وصال کا زمانہ اظہر کھاوئی کدو گلی کھا

دن سوچا تاج الملوک پر دستبرد فری برکات اور ملتے نی ایک
 مائتہ تیس لکھ مہرہ حالت دیکھ اوسینے بھی جاننا کہ حیا کی پرہ
 اوٹھا کر ویسے ہی اس روپ بنائی کہ روح افراتوی ہی بہت تھا
 یہ حرکت کرنا سواری ہوگا اور جب شب کی تہذد اور دیر کرنا
 تہوڑی دنوں میں لکھو تہری جاننے والے سے بخوبی ملانی ہوئی اور
 دھانچہ ہون زمانہ فری کا اب تہوڑا رہا سی اور دوری وصال کا
 تڑپک اپو چائی خاطر جمع رکھتا ہاں کہ فرمان برداری کر اور
 کتاب الی میں الحاج فری صمدیکہ تو پرہ عبت سی کیا
 ظہور میں آتا سی اور میری سعی و تہذد کیا دہائی الکا ویا
 یہ سنکر باز ناچار گلستان ارم میں کینہ اور مہاس کی
 نہایت میں مشغول ہوئی الفصاحت میں کچھ الکا ویا
 روح افراتوی سے رخصت ہو کر اپنے گھر گئے تب روح افراتوی
 شہزادہ اور بکا را کے عشق کے تمام دکال کہ فی اپنے مائتہ
 طار

طرہ سے اس اور یہ سمجھو یہ تک گریبان تفکروں سے
 رہی اور سوچا ہوئی اگرچہ نہ تار نہ بند اور بیکار می سے ہوئے
 محال یہ ہیں اور سینہ جھکے قید سید سے چہ و بیلای ہو
 ہی لزم می کر او یہ اس زندان غلام سے چہ و اور اول
 اور مطلب کو سوچا ہوں کہ کبھی وقت ایک مصور
 سب سے کہ جو جلالہ دست تباہ اگر شہزادہ کی تصویر
 کہیں پاکستان اور میں بیگم اور فیروز شاہ حمید خانو سے
 ملی بلکہ چند روز میں رہی آمدن کا مذکور ہی اور جہاں خانو سے
 باتیں کرنی تھی مطلب کہ بات ہوئے اور اس وضع کیجئے
 لکھی ای پہنا اگر غریب زمین اپنے لکھی فیض سے کیے ساحل
 درخت لکھی پاس میں نہ بنی تو او سکا ہوتا نہ و نہ برتر
 اور اگر ایک ابد ہوئی کسی لکھی پخت اوئی اور وہ او سکھو سے لکھی
 انہی عقل سے پہری کب تک تو لکھا دیا کہ سنواری او لکھی کہ برتر

که او سن و عمر و جنس کو کسی ماه نعلی پهلوشناور سمن غنچه
 خوبی که خوش نسیم پهلوان بنا حرمه خاتون فی سینه لپای
 دای حسن از اتونی سنا سو کاله او سین ادم بیت دل کلبه
 اوروی او سکی سمران سما یای انی پندس کیم پند چای
 پور و خوش نسیم واسطه و نرات یی کر ایتمه من استم
 ناچاره من بزرگون کا چن کیونکر جهوژر اس عداد کله
 خاطر قدم سلسله کو کبطر توژر ناتانست اجنه گفتو پوتی
 غیر نفوس کسینت کیم یی جو من کردن پری کا اوده کیم پهلوان
 سواد یی که منی پهلوان حرمه ارانی کیم سچ کیم یی لطیف کیم
 کو هم صحبت کیم کا کاله ارانی پهلوان پهلوان پهلوان
 است کی کاله ایی اگر واقف سرتی تو ایی حیا کیم
 بزرگ خانی حسن ای نادان پهلوان خلقت بزدان من اراد
 صنعت یی پهلوان پهلوان پهلوان پهلوان پهلوان
 دای

و چونکه اینها نهی و نه ایک نهنگ در یکا بنه و نهی

نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی و نهی

و جهان چو دوسرا نند بنایا به تنیدی یا سمن گنج
 کو گل خوبی یک مسالنه ملا ادریس ز بره فلک حسن گنج اس
 ماه رخ سعادت می پہلو متشا الغرض ده چارنا جاودا فری سوزی
 بر کبھی لگی ای پنا او سکو کبان و بندون اور کس تن میری
 لاون حسن شیب حسن ارانی کہاتم جلد جلد خاطر میری
 طیار ی کرد من فلک تاریخ دولہ بنا کر بہت سمت یہاں
 اتی ہوں پہلے کیر خشت ہوئی پلار اتنی جزیرہ فردوس میں
 ان ہوئی یہ فرس و عن شیراودی الی کیا اور وصل کا
 پرو سلاویا
 باغبان حسن حکم دارہ کا گل میں کہ مواصلت یوں
 بیان کرتا ہی کہ جیلہ خاتون بی جو گفتگو کہ حسن
 دو سمن ہوئی تھی فیروز راہ سے جا کر عرض کیا اور تلو
 سائر او کی رو بہ اسی اوسنے تیرے روح ہی کو تیرے ہکا و بکا کی

رہو ہر ایک یہ حقیر سے فرستائے کہ سہ زادہ ہی بالفضل
اسی زمانہ میں اس جوان کہیں پہنچ کر آدم

سودہ میں دیوانی ہو رہی تھی اور اپنی جان بے طعنت
ایک خاکی کسیت کے چپڑی پہن رہی تھی پتھر پر مٹی ہو تو
اسکی ساتھ تیرا بیاہ کر دوں میری دانست میں ہے

اس انداز پر پاسخی ملتی رہی اور ہو گا بلکہ پر یوں کہ
حرف ہی وہ خوشی ہر شے تصویر بنے ہوئی سہرا دکھائی دے
ایں اور بادشاہ کی زبانی جتنی حقیقت سنی تھی کہ مستحق

ادس ہو جو یہ یار فی او کو نگاہ غور سے دیکھتا تو اسی
دلف دلی صورت ملتا بق با با بلکہ خط و خاتمہ میں ہی
میں دیکھتا تب جو یہ سچھی کہ یہ کا پروردی

نیزنگ سازی ہو ارج افرائی ہی ہوا قبی وہ جسیع امنی
قول اسچی ہی اندان مسکر اسمن رو پر یہ کہادیلد

تو میری سکرینوں میں اس شخص کی تصویر تھی
 جسکی خزان غم سے میرا گل غار سیدہ کلا لایا اور مجھے نومبر
 مرحہ لایا وہ ملاحظہ کی گئی اختیاری خوشحالی اور جہا
 پڑی اور پوچھا میں نے اس پر اس کی مناسبت یہ تصویر لکھ لکھ
 کی یہ تم اب منسوب ہو خوشحال کرو وہ جو تمہارا مطلب
 تھا سو خدا ہی پورا کہ یہ یہ کہہ رہا ہوں شاہ کا حضور میں
 اسی اور یوں عرض کرنی کہ حضرت فرزند مایا کی کتاب
 میں ہیں اور انکی سعادتمندی آسمان ہی کہ والدین کا
 مرضی کا برخلاف بلکہ کام نکرین اور بر حاکمین اور انکی خوشحالی
 اپنی خوشحالی پر غور کہ ہر اگر انکی سند پڑی تو پڑی ہو
 غنا میں سمجھی اور وہ جو اسکی واسطہ ایک دینی
 کرین تو اسکو ماہ کنجیاں جانی میوزن شاہ اسکی گفتگو
 نہایت سادہ اور سادہ طبعی طبعی کا حکم کیا تھا خرید
 اہا

ایک دوکان کو نقش و نگار تازہ سے لیس دیے اور

نیا شیٹیں لیس کر کے نادر کے ہاتھ لگا جا رہی تھیں

مگر یہ قلعہ جابی بھوئی بریون کی جینٹ کی جینٹ چار طرف سے آ

جہاں سے لگا رہا ہے اس سے ہوی سناپ جہاں لگی ہوئی جا جا جا جا جا

لوگ یہ دیکھتے تھے کہانی لگی ہوئی تھیں ہر ایک کے ہاتھ لگا رہی تھیں

ہوئی تھیں وہ لگی رہتے تھے خودی رہتے تھے اس کے کلمہ ہی اور کام پر

میں لگتے تھے تاکہ کام لگتی رہے انجام ہوا اور جہاں سے ہو سکتا ہے

میں لگتے تھے اسی وضع سے تاج الملک کے لگا رہے تھے وہ

لگتے تھے لگی رہتے تھے وزیر وں امیروں کو حکم کیا کہ لگتے تھے

لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے

لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے

لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے

لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے لگتے تھے

چو کی برینهار سببنا جود اجنبیا اور جھوٹا دیکھ سچ موضع
نوش جو تونگی مالی سچی باندی و سببنا کی ایک سببنا ہی مقصد
موت و نجات هم جاتا مواسا ته او سکی ایک پور و کاسه
او سکی باند باهر ایک بری بکله کله بری بر سوار کبا بعد او سکی مط
سلا کله باو سببنا سببنا سببنا سببنا کوبه سچ مالی مقصد اواد
سوار و سببنا باهر سوار و سکی بری اکی زنا فی سوارین سببنا سببنا
جود او جزیره ارم کور واد او ایسان لکا و مالی کو عورین او سببنا
کرمی لکن سببنا برستار و لی سببنا او سببنا که او سببنا
دو ناکر ویدیا کی اس انداز سببنا بالونمان کبلی که بکله
دیکھے والد کانی کی سببنا گوندی و سببنا و سببنا جوتی او
او سکی سببنا ایک سببنا سببنا سببنا سببنا سببنا
لکاتی او سببنا سببنا و سببنا سببنا سببنا سببنا
او سکی سببنا سببنا سببنا سببنا سببنا سببنا

انگلیس عجیبی بعد از این یک تار او سکا و بعد از طاعت جان
 نیت است بر نهایت چو چو مانی نیت است اسلوب پیرو و بری شکر
 بر چو ده چو گلشن است چو تارون بر سر او سیغ دیکه تار
 که بر چو بی نظر او س برده بولا و شفیق من و او ده کسیر
 چاند نکلا بر او سیغ پیغمبر یک و سیغ یی کینی که تار بری
 عیان رفت بدنگی شریفی و کت یک بهاری سوار بر
 او سیغ پیغمبر باله ناز و اندازه موقوف تار یک یک با چاند
 بنظر بر تو ایک عالم کو مار بری جب مانگ او سیغ مو
 تون سیغ پیغمبر شرمیده تار یک کس است یک نکلا با چکر
 مانی بر نکلا بر او سیغ پیغمبر تار یک نکلا با چکر مانی او سیغ
 به چکر مانی او سیغ پیغمبر تار یک نکلا با چکر مانی او سیغ
 دو تار نیت است الخ که حیرت من و او ده چکر مانی
 موقی کا دیکه ده موقی موقی کا دیکه موقی موقی موقی موقی

تاہم ہر ایک کو نقش دیوار اور جوتھا فی روح ومان تہ محمودیدار
 سو انکی بہت سا وسیع گہنا مناسب جس جگہ تھا وہاں
 پہننا چھری مکھڑی پہ اسکی ایسے شیریں کہ ہسکی ڈھلے ایک
 شیریں کہ کہنے سے بڑا کچھ حسن اوکا ہوئی زیور کو بدلا دیا
 سوہاں لباس و زیور حسن وادار کا بیان سار کلاں ایک
 ہی بار اس قصہ جب ہر ات قریب پہنچی تب فرور شاہی کنیہ
 ارکان دولت استغنا لکی لیجے بھی وہ نہایت تعظیم و تکریم سے لی
 انہی اور جس جگہ مجلس نشاط کی وہاں ہر ایک کو بڑی اہمیت
 سے بٹایا اور حسن ارکانی ساتھ اسے اسلوب سے جمید خانہ
 پیش کی ساری طریقہ عمدہ نوکی بحالی غرض کھلی ہرنگ
 ناص اور داگ کہ صحبت ہی بعد اسکی اوسنی گویا بکشا
 عقد اوسیں محل و بہا کی ساتھ باندھا مبارک سلامت
 کا اندر باہر غل غریبا پر شربت ہلائی لکی اور ماربان مٹی لگی
 لگی

اشی من دولت دستم کی واسطہ اندر بیا اور دین کا
 ہنس سنبھانی مسند پر تھایا جو جو ٹوٹ گئی کرنی تھی سو کئی
 اور ٹوٹی تھی اور دوسو نیسے حتیٰ منہم ہی کردایں ہر دور و زمین
 کو طوطی خانہ میں پہونچا دیا اور اب ہر ایک کا کنارہ اکٹرا
 عاشق و معشوق ہم ہوں جہاں مستحق نیست ۱
 جو شمع آدی وہاں شمع کو بردانہ جو دیکھی کہیں
 رہ نہ کر پڑی اور سہرو میں صبر کرنی ہوں یہ بلبل کہاں
 بی بی بی انگو شمع مانند جان طوطی جہاں بلیبی ہی
 اینہ کو رہ نہیں سکتی ہی سا گفتگو دیکھا جو سہرا وہ
 اوس دم وہاں اوس گلن بی خار کو بی باغبان ایک
 بلبل میں ایسے بوسہ کیسے شوق فی تک صبر کا رخصت ہی
 بی چکا جب بسہراب کا مزا سیب زخاں کا طوط جھکڑا
 عارض گل رنگ بہر میں کیا اوسکی ہی بی خوب طرح چاہی

داؤدی ہوئی چھاتیں دہ سوختے گھنٹہ گھنٹہ کا مانتہ جو بائیں
 رخت زارہ نہ سکاوٹل دیا اودن پہا تہہ بلکہ ٹہنی اوس
 ہی کچہ زیادہ بات گو مرد الی محس ہوئی بہیم دینے لگی
 دونوں دہم جب خوب جھک گئے مانی ہوئی پر لک
 اپنا سلسلہ عہد میں دوسری کا تکیہ بنایا موندے موندے ملایا
 اور سہیہ سجدہ لگایا غرض اسے میت ارام فرمایا جب
 صبح ہوئی مرغابی ایک بانگ دی سب بڑا دہنی اوشہ کر حمام
 رادلی اور ج افرا اوس عسرت گاہ میں ائی بکا دلیر ہو
 دیکھا ہت کے جالی اس سے ملی ولی غافل سوئی ہی بال حوش
 ہوئی جن مار ٹوٹی پڑی بہن ہوئے پر لکھا نام کو نہاں رکھا جمل
 انکا جو نکا سار اپیل کیا کانوں پر نشان دانستو ٹکی اور چہا ٹوہر
 مانو ٹکی بری بہن یہ عالم دیکھ کر نہ سکی جلد او کو چکایا اور
 مسکرا کر کہا ای بہن اوس رفتو تو مجھی کہنے نہی کہ تو فی دیو

مکار کی مدر کش میں شرح ہوندا پڑی ہی ایج تو تیرنی اطراف سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس دکانو باریکہ مکتبہ انجمن

اپنے مطلب کے لئے ہو مگر جو بی مطالبہ کر کے یہ بی علامہ ہوتی ہے
اس ان فاعل و علامت مفعول کمالی بی بی دریافت کیا گیا

وہی یہ سکر سکرائی اور یہ کہنے لگے ہوا پہلا نمبر ہری ہونے میں

بانی بیوں ہر اتالی مجھ کو ان کنایہ افزیا تو نے یہ معلوم ہوتا ہے

کہ تمہارا یہی جی ہڈ پڑ اتالی بہت بہتر میں راضی ہوں سو

تسے اپنے وصلی دوستی ساقی اگی رہو نہ او سکی قائم دکان

اور قوت دیکھو کہ کس طرح ہے تو رجو ڈنگا ہی اور کیا

کیا گل پوتا پناہی حاضری یہی کہ باقم اس طرح ہستی

ہو تیان بہن آخر روح اقرا اپنے بابا سمیت رخت

ہو کر گئے اور تاج الملوک بی ہو رہا جس اپنے وہن

اختیار کیا اس پر چھوڑ دیا اس پر چھوڑ دیا

یہودیوں کے لئے ایک روز تاج الملوک اور بکاویہ
 مسورت از کفر و زنا، اور قید خانوں کے رخصت ناگلی
 اقبونی کہا بہت بہتر اور ہزاروں غلام غم طلعت اور سکھ
 لونڈیاں خوب صورت تھیں کس اور دان و نیز سوانا
 کہ یہ نقد و جس و ہوا زہ سفر کا دیا کہ اس کی تفسیر اگر لکھوں تو
 ہی کہ ایک کتاب اور طیار جو جادوی اسلوا سطر قلم انداز کیا
 اور قلم ساز اور برقی سان شوکت سے اور جاہ و شہر سے
 بکاویہ سمجھتا ہے اس کی ملک میں ہو چکا دلبر اور محمود کیا
 چاندن جان ای لبت امید سو گئی ہوئی ہر ای ہوئی اور کیا
 اناب ہو و کلمی حق میں جیسے بیمار کا واسطہ سرخا کا کبیر
 بکاویہ کو جو جس حسن چہل ہاں منان سے دیکھو و نگہ
 ای ای ہو جس جہانی رہی یا تو کلمی طوطہ اور گئی پر پزانی جو رہے
 دیکھ

و تہنگ اوان کا دیکھ کر یہ بات کہ کہیں یہ گلیاؤں سے اور فوہا
کو تم خاطر جسم کو کہو کہ یہ طوطا کا اندیشہ نکو میں ہمارے عیش میں
مطلوع خلل نہ اور نہ ہو بلکہ اپنے گوشت پہ فہم دینی فرما طوطا
مقدم جانو گی جتنا بچہ میرے پیچھے دیکھ کر طوطا اے سب
سب ملی جلی رہیں اور سوتیا ڈرہ لے لیں سو ہی ہنسا ہر ادھی
اور ای غنی و فوہنگی ساتھ ساتھ کھنگی سے رو قات کا شام تباہ
و نہایت عیش و عشرت میں رہتا تھا اور
و نہایت عیش و عشرت میں رہتا تھا اور
اہل ہند کو کتا بونہن چون فلم ہائی کہنگ نام ایک شہر اور
میں ہستائی و مانگی با سنے عیش و جا رنی میں اور اور
عہد روئے نکاراج کرتا ہی و نہایت حور و ملی ساتھ عیش
و عشرت میں رہتا ہی کام اور سکائی ہی اور غلہ اور سی ماچ
رنگ عالم جنات ہی اور سی تاج میں سدی ہریان ٹوکی

مجلس میں جاتی ہیں اور دُشوار ناچنے کا نئی ایک ^{پہلی}
 کمانڈری کر راجہ نے فرمایا کہ بکا دتی فیروز شاہ کے مہتمم سے ہے
 ہماری مجلس میں نہیں آئی اس کا سبب کیا ہے اور یہاں
 انی کا مانع تو یہ ہے کہ بیرون سے ایک نے عرض کیا کہ وہ ایک
 ان کی نام عشق میں گرفتار ہوئی ہے بلبل سیرا چاہا
 نادر و فیلو کیا کرتی ہے اور مدام او کی سودا ہی عشق میں
 سرسار رہا کرتی ہے اپنے و بیگانہ سے او کو نفرت ہے فقط
 اویس سے صحبت ہے شراب وصال او کی ساتھ جیتے ہی
 اور او کی دم سے جیتے ہی یہ ماچو اس کے راجہ شعلہ غضب
 پہنکا لیتے بیرون کی طرف اشارہ کیا کہ او کو اس وقت
 حاضر کرو وہ تخت روان لیکر وہیں تاج الملوک کے بلبل
 ایس اور بکا دلیکو جگا کر راجہ کے اعتراضی اور غمبناکی
 کا احوال بیان کیا تب چاہنا چار او سے پرسوار ہوا مگر
 برج

گئیے اور گنتی راجہ کے سامنے ادب بجالائی اور فریاد
 کرتی رہی اور اجنبی نگاہ قہر سے اویس دیکھا اور بہت سا
 خیر کا خوف پایا کہ اس کو اک میں ڈال دے کہ اس کا یہ بوس
 اس میں نہ بی اور یہ مانگی صحبت کا مال ہوئی اور یوں
 دو دن میں اوس خستہ بن گیا اور اس کا جسم
 ترالت کو انون نامہ دماغیہ بابر لا افسردہ میں ڈال دیا
 بہت گراں ہو گئیے جل گیا عاصی تو کہا غمی کہ اویس
 جسم ترلا دیکھتے ہی یا کہ کو کھین میں مانتہ خلیل بعد
 اویس کے بانی کچھ متر شاہزادہ کو سپر چرٹانی الغویچی اوشی
 اور بہت اسمی پر مجلس میں ناخجی لگی پہلی شوکرے
 اہل مجلس کے دل کو باماں کیا اور ایک آمد رفت میں قاتل
 دیکھی جانو نکور وند ڈالا نرض ناچنے کا جو حق نہا سوادا
 کہ یہ مجلس کے مجلس کو مکرود یا پیر تودہ دہ کی صدر بہت

مونس سے ملنے لگی اور افریقہ اور بحیرہ کا اندازہ لگا
 سے بند ہوئی تب وہ کھادی ادا بجا لگا کر اس سے
 رخصت ہوئی اور اس سے پہلے اسے باغ میں سو رہی
 تھی کو اپنے معمول براؤٹی سنگار کیا لوگ بھی اندر نہ
 اپنے اپنے کام و ہنر میں لگ گئے تھے صبح صبح رات وہ عورت
 حور و نگہ بدین جاتی تو لاچار اپنے نہیں آگ میں جلاتی رہ
 راجہ صاحب و راجہ گانی جہنم و رات باقی رات تک
 ہولرائی اور گھاسیہ حوض میں نہ آکر اس میں دریا بہا جاتا
 سچے عام انگوٹس ہوتی اور اپنے جھکوتہ میں آتی ہوں
 اس نے کیا چلنا سدا کا انگوٹہ اور اس میں دیر کا سیر
 اپنے کو وہ بہت جلاتی اس میں کو وہ خاکستر بناتی رہ
 عاصم سے کوئی وہ کہہ رہا غرض اس کا تہا بڑا گوارا جو چاہے
 اپنے دل میں ٹہانی وہ ہر رات کدہ میں اپ جاتی گوارا ہی ہو
 مائیکو

وہ نارسوزان اس سبب حاکمان نہیں پر سوز و گداز جسے ہر شخص و
یونانی و عربی جانی ہی سب طبعی یا لذت پرست ہوا وہ
ہرگز اس باگ کی خبر نہ تھی ایک رات کاؤڑی اور بکاوا تو اسے
معمو شرومان اندر رکھا اگلاڑی میں گئے ہی یہاں سے نزدیکی
انکہ پہل گئے ہنگ پر اوسے لکھنا ہر طرف قدم بڑھاتے
وہوڑا کہیں اوسکا کھوج نہ ملتا تب نہایت پریشان ہو کر اوسے
سوال کیا میں اب تھا اور یہاں تک ذرا تلی کہ کہیں چمکے ہو
اگر اس اوسے حالت میں سو گیا بعد اوسکی بکاوا کی
آئینے وقت اگر اوسکی سانس سو رہی ہے تو تاج الدولہ نے ہنس کر
اوسکو اپنے ساتھ سوئی دیکھ لیا وہ نہ متعجب ہو اسیک دم ہمارا
اور اوس پر راز و مظاہر نہ ہو لاکھ اوسکی گفتگوات و کلام
درست یہ رات اپنی ایک اُنکلی چمک کر ملک چمک چمک مبادا انکہ
لک جادی اور وہ ہمہ چین کا چہارہ ہی عرض ای رات کو چمکت

بہر اچھو وجود ہوا بکاوی اوٹھ کر بنا دو کوئی لگی سنا ہوا جیسے
 جیسے جا کر اوٹھ گیا یا بکر بڑے رات تینے من وہ بی اگر سوار ہوئی
 اور پر ہونی اویسے اور تاج الملوک اویسے تاجی من شکہ گیا
 پھر اس قدر بلند ہوا زمین پر ایسے نظر آئی ہے کہ کیے ندان لہو
 اندر ایک دوازہ ہر جا اوٹھ کر ایک طرف کو کھڑی ہو رہی اور یہ
 پھیلا لکھ ہو رخصا کی قدرت کا تماشنا دیکھنے لگا غرض حسن
 طرف بڑی تھی اور ہر پر کوئی جھنڈا کچھنڈ دیکھائی دیتے تھے
 ہر طرف سے اواز سے قسم قسم کے ساز و نکی اور رانگوں کی جو تمام گوشہ
 رسیں تھی متصل چلی آتی تھی حاصل سے ہی کرتا ہوا ملوکتے
 وہ کچھ دیکھا جو کہی نہ دیکھا تھا اور وہ سنا جو کہی نہ سنا تھا
 ہر ایک سارہ گیا اتنے من لکھتے پر بان دوڑیں اور بکاوی کو
 اوٹھ اٹھانے من ڈال دیا وہ عمل کر رہا ہے جو علیہ السلام جاری
 نوادہ دیکھ کر سب کو پھر پھر کہہ دیا اختیار و نوادہ کی شہی لگا

اور جس یون کہتا تھا کہ حیف ہی اس وقت میں ہوا نہ کہ مانتا
ہی طاقت بہان بہتا کہ اوٹیں شہر و کماستہ جلتا اور
ہو لو رزقہ کر یا اوسے مانتا کہ کہوں طے پس نہیں نہ قدرت قہر
ہی نہ جانہ داد کی ہی یہ کہ تو اوسے اور ہر من تنہا اوٹیں
من سے ایک ہری فی پانی ہر کچھ ہر اوسے کہ ہر کانی ہر
زندہ ہر اور ہر محاس من الی شہزادہ ہی اوسے
بھی لگا ہو اجلا یا او از بسکہ از دام تنہا اوی سیدو چھاتا
نہ تنہا کہ یہ فحشا نا کہ یہ کون ہی اور کیوں کہ او یہ اتفاق کیا لگا
بکنا و چہ نہ ضعیف تنہا سب ناتوانی کا چھی طرح یہ کہ لکنا
تہا و دنی دنی ناحیہ تہی اور بار بار تہی چھڑاتی نہی شاہزادہ
بہ حال و چہ کہ چھڑا آخر وہ نہ سکا سا زندہ کہ کا مری
چھڑک کر کہا کہ ہری دنی ہو تو ایک دولہن من و اوٹ
کہ پس کلام من جالاک ہر ہر یون اوسے کہ سب لو غمت

جانانکینا و جگہ و دنیا میں حوالہ لیا نہ اور کسی کا بھی تھا اور
 اوسکی دام محبت میں اوقات و موافق اوسکی عورتیں کی جا
 لگا پیر تو کیفیت ناچنے کی اسے بھی کہ در و دیوار سے سنا دیا
 صد انی لگی را جیسی بہان تک و کوئی ہوا اور اپنے کئی کا کو
 لکھا اور اوتار لکھا دیکھو عنایت کیا وہ ناچنے ناچنے جو بھی
 بیٹے چلنے لکھا و جگہ و حوالہ کیا بعد اوسکی مجلس الگ و تنگ
 بر خاست ہوی سا بڑا وہ جس طرح کیا تھا اوس طرح اپنے
 بالوں پر ایکا دلی گلاب کا حوض کا طرف گئی پر خراب گاہ
 جاسو کا لیکن صبح کا وقت اوتار تو سکرانا اوتار بری ہی بوجھا
 غیر عادت سکرانی کا کیا سببی اوسنے کہا کہ رانگو ایک
 عورت پر چڑھ دیکھائی اوس واسطہ پر کڑی مجھوسہ امی نہ
 کہنے لگی خد ا خوب کر ہی پر میں بھی تو سمجھتی تھا و لیکن یہ تیج
 الملوک پر ایسہ دیکھائی کہ اوپر رانگو تو کہہ سکتی ہی اوجھی
 فرشتہ

خبر نہیں کرتا کہ کاولی یہ سن کر ڈری کہ سارا یہ جیسا ہے
کہلا ہوا اور انما یہ ہے میری سانس گہا ہو وہیں لگ بڑی
آتش سارا سے یہ کہنے لگے کہ وہی کہہ دیکھا نہیں ہے
بولا کچھ کسے رات یہ ہی تری مہم نہ کیا ہوں اس طرح
کہ بیان ایک حالت لایا کہ سارا سہ ہوا ہو اور میں ایک
لٹکا ہوا گیا بس اس کی ہنسی لگ کر خوابی بات ہو
ہاں اختیار نہیں کہ بہت خواب و خیال ہی کون مفیدہ کی
بکا ولی بولی تجھی میری سرسوں جو دیکھا ہی اب کاسب
کہ عرض ناچ الما و تہوڑا کہتا ہے چکا ہو رہا اور وہ سو گند
وہی ہی جو جیتے جاتی افسار انا جو اس سے وہو کہہ سنایا
اور وہ ارادہ کا بخت ہو انکے کہ تکی سی امکاں کہ نہ کیا ہے
دیانت تو یہی ہے اہنا مارا بخت کیا اور سن ہو کہ یہ اہلکم
ہو یا ای سارا یہ وہی کیا کہتا ہے تو یہ کہہ تو میں

عن خوسه الغرض در زبانی لگاؤ و انشنان صاحبہ لگی اور یہ

79 ہوئی کہ یہ سب کو جو جہاں ہے لگی۔ اجنبی چاہت ہو گیا

اور یہ کہ اس فرمایا کہ مالک جو مالک جانتے ہی

انجی باسیلی محروم نہ ہو۔ اس کا نادانی اور اب چالا کر

عوض کیا نہ ہاں جلی دور۔ یہ لکھا ہے جو کمالی نہیں

اور یہ کہ اس دہائی میں ہر اسے کہنا دیتی تھی (78)

کہ جو یہ از روئی سیتے ہی اس شخص کو اچھ برہم ہوا اور

سبھراوینی طرف غرض یہ کہ دیکھ کر بولا ہی اوہم ز او تو

اس کو جانتا ہی اور یہ بھی جانتے ہی بہت اچھا تھا اس کا

فراہم نہ لڑت اور نہ تو جہاں ہی کہ بکا دی ایسے پر کیوں

گھنٹ و نصف۔ ایسے لگاؤی اور اپنی بھائی گرم کری ہو

ہو جا پھر لگاؤ کہ اور یہ جو نہ چھو گیا ہی استاء کیا

رد۔ ہاں یہ کہ ہوں جا رہے تھو یہ بھی مالکین

بارہ برس تک تیرا بچہ کا دم نہ ہوا
سنگد کی موت سے لکھا و نہیں وہ سہا
الوہ ہو گئے سہ سہات ازل سے
دعوی ہوئی ہی تو ام تک اور
خزان ری ای نگہ سے سر ری باج صبا
پرستہ تیار ہو گئے سہا ہی سہا
دعوی ہوئی ہی تو ام تک اور
سکا الیس ہوئی قطعی ہوئی
اور سہا دینا ہوئی سہا دینا
اور سہا دینا ہوئی سہا دینا
کے ہیں نہ بکا دی نور اجہ اندکی
و مانے غایب ہو گئی اور سہا
نوٹیا لکاتیا اور سہا دینا

میں جاڑا نرس روزگ نویسیو نہ رہا چوتھی دن جو کہ گئی
فوجا اور دہا پھو من جا رہی مکہ م طرف سرور باد جا جالی
نہ غیر ایک درخت سے بوجھ لگا ایک دن

اوسے طمع ایک رات دہا تھاب ہر جا پہونچا چار طرف
لو کی سبزیوں مہا یہ لہو وہاں سموت سے ہو گئی
سین اور مودہ اور جی سے منجھ لو گئی ساڑھوں ایک
مساحت تو وہاں دم لیا بعد اوسکی لٹا ایک ساہو درخت

کی نلی پڑا اور چھوٹے امینی لکھو من سو کیا ناگاہ نیچے پڑا
79 کہ اوسکے احوال سے واقف نہاں وہ بھی وہاں ان پچھ
او اوسے تالاب مہر نہاں ہو کر ایسا بال سو کیا نلی لکھ
انہن سے پڑا لکھو رسا ہزارہ ہر جا پڑی امینی ساہو نہ
نیچے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
ی لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

خوشامد و جانتان بر این موم ی که در دنیا کی گشتی او بکادول
 اسکا حال نادر دیگر که در دنیا کی گشتی او بکادول
 دیگر اگر گشتی که در دنیا کی گشتی او بکادول
 نیکی کا در دنیا کی گشتی او بکادول
 در دنیا کی گشتی او بکادول
 بی او رکتی دوری او بکادول
 حرف بر اومی اگر ساری بی حلی تب بی ومان تب بی ومان
 تاج الملک بدستد یایوس هو او در زندگی بی است او
 تکریم مانی فکا او در دنیا کی گشتی او بکادول
 حال بر دم کیا اپن تب بی ومان تب بی ومان
 ومان تب بی ومان تب بی ومان
 سو ہو گاندان او بی بی او
 بکادول

تو کی دیکھتا ہی را کہ کہ اس کے ساتھ ساتھ نہایت زمین پر آبادی اور
عجمیہ ہوس کا سودا دی رہتی ہے مرد و عورت سب جو ہوتو
جاں آدمی ایسے قدموزوں کہ دیکھنے والی آدمی
نظارہ سے محظوظ ہوا یا اس سے یہ کہتی کہ قری بازار کی طرح
جائے کاراہ میں ایسے ہیں جو حار و سرد و خشک ہوں جہاں کہ
کہ تو نام کو نہ تھے تھے اور ان کو ہمارے درمیان کیا کہ
کہ راجہ جو یہ میں جو اس ملک کا دیکھی او کی کہ نہ انو
کہا جاری ہوں محتاج الملک ہے جو چاہا اس کے ہون
کیے تھے کہ وہی مندر میں جھنجھ کہ مشہور معروف ہی برعین نے
سادہ ہی پر یہ کہا کہ تھوڑی دنوں سے وہیں کے طرف دیکھا
کہنا رہا کہ ۔ نہایت تہ پید ہوا ہی دیکھو یہ اس کا دروازہ
نہیں کہلنا کوئی نہ تھا جاتا کہ اس میں کیا ہی کہلاوہ
یہ بات سن کر جو اس میں ہوا اور اس کے طرف جا کر دیکھی انہو

معشہ پیکار دوازہ ہریشہ راہہ انت گرا اوکسیں اکسہ
 لیواری یکایک کھل کئیے تاج الملوہ اندر کبار نکادی
 ادی صورت بہرہ اور ادی بصورت
 لگائی بانوینلائی پتی ہی کو دکر کرت ہے بوسہ
 کیونکر آیا اوسے تمام باجر اکھ سنا رہی رات دووہاتو
 نمن مستغول ہوئی جب سحر ای لگی اکھاٹی نہ ملانہ
 یہ کہتا استو جانیانہ اگر اختاب نکلن ایگا تو میری
 طرح تو پتی ہو جاوے گا بعد اسی ایک موتی اپنے کانکا ہا
 لکر اڈکودیا رہا بغل اسے پھلر اپنا ہا دست اور
 چند ہی اوقات کاٹ تاج الملوہ اوسے لیدر شہر من
 ابا اوکئی ہزار روپہ کو سچلر ایس جوتیلی جکتہ ہی اسباب
 ضروری اپنا یا لئی خدمتگار نوا لہی جوت رات ہوتی
 بکا دی پیا پاس چانا او ونگو مکا غم نا اما آہی طرح
 لکھو

در دشت گداز گیتی اسمی بهی سحر خاص سحرش ایچک سحرش ناز

سحرش ناز بهی سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز سحرش ناز

اوسکی جی حب قد رشتہ کا ہے یہ سب غیب پہنچائی مضمون
وزیر اعلیٰ میں اوسکی تعلیم پائی اور جلا
ہنگ ناموس سی پہلی کہو دیوی اور

لیکھی لا قصہ کہتا ہ ایک رہ رہ کر اب یہی فائنل ہو
مسلمان دوسری اوسکی گورنمنٹ میں ایک کام
چینل ادرود سرکار نے غرض میں اس میں
واخلاص وہی دیکھتے ہیں سونا سونا کہ
ایک ہی جگہ اور اپنی پہلے ہر ایک مختار ہی جیسے
کری اوسکی ہو گیا اوس میں داخل نہ ہو لیکن
امتلک کوئی اور کا منظور نظر ہو اہو اور اوسکی
کوئی نہیں تھا سبزاوہ یہ سندھ کا رہا تھا
موجودہ آوہ بیان عشق اوس میں جو ہے کی محبت
حاکم تلامذہ اوسکی اگر خیر کو بدل دیا ہے
اور دیوانی

در دو سو نوک
 مانند بسجین بر کمر بکشتی او رده بریز او بشی جردگی بدین
 پس دیگر بر پیستی که سازاده او سسی او و چار بواز در
 عین پس یکبار بواسته بدیکه شوری ناشیست چنانکه
 میوه سوسلی موکر در پیوسته در جملانی دور در و شهابان
 نوک است چه کا عطر خوشنما یا بنیب یک دوز اشری میسکت
 کیس حالت در پی نه چیدار است اما ایضا چو صا او سیجی خرد
 ای صند مو بر چرخ کاسیون در پی دیاتب زندانی کوشا است
 فیجی مانک در سحر او کور دیکها او رجهز اوت کی غلش کاشکا
 سحر بدو یافت دنیا بر تسلی و نیکو کینه لای ای میو می بقدر ای
 و املو دیوانه سبانه او را صطربانی در این صبر کو چه زیاده
 کنون لبرقی می او کسین واسطرت ششانی می تیری مار
 نو بیک ای میو نه ظرف تجمه بر روی ای حبیب تو بسند کرمی او سیجی
 ده تری کاسی او کور و کما خاطر جمع مکمله بودید درام جوان بدی

سوار جنگ و کینہ کریدے عمارت آئینہ جوتاری اگر فرستے ہی تو
 تیری دام سے جانیں نکٹا دیکھ تو ایسا ہی جان
 نہیں کہ ہل سکی اور یا قدم ہی چل نہ سکے
 گئے اور کیے احوال تھکتا ہے واسطے ہی وہ عجیب ایک
 سوخی وطن نری ہے ای اورانی ہی سنو دیکھ کو ٹیکا
 شکار بند پکڑ گئے لگو اتھن جاننا کہ رہشہر مقتدر
 ہی غاصتو گو سولی دینار و ای یہاں کی ہریر و معجز
 کو ہی ایک بار زلف کیا اور ایسے پساتے ہیں اور ایک
 نگاہ ناز سے خال پر گرا دیتے ہیں بس تو کس چرا
 اور دلیری ہے امید ہر اور ہر تائی اور بادشاہوں کی محال
 پر دید بازی کرتا ہی مگر اتنے کاہر کالای جو سمع و سنا
 خون داکھو پکند نامی اور سنگد لکی علی جو نہ پاتا ہی ماری
 کہو کہ ہے اتائی اور کہا نکار سنہ والای ہی اسے حسب و نسب
 اور وطن

اور وطن سے محی اکاۃ لفظ الملک اوسکی باتو لیسید
 تا کہ کیا کہ کسکری بھی یہی ای ای جمک جائدست سے
 باطن دست بناسن وطن تو میرا مطلع خوب لیسید
 دوسن ترمی اور نام میرا پوٹا ہوئی سے کا افسر
 تو سچی ای ہی اویس جا کر کہ کہ میرا و حوت زو کی طرف
 خیال نکری اور میرے سودا ہی بہ میرا ہا و مان نہ ہیا
 دوسن اپنے چہ شہر تیرا وینا ہوا ناز کرد و سپر کہ جو خوانان تو
 وہ ہستنا جان گئے کہ وطن اوسکا رشتہ ان ہی اور نام تاج
 الملک حالی نسب ہی غرض کلام احوال دریاخت جزاوت
 بیان کیا بہ تو سبزدادہ رنگ پیر کی کا لیا سمن ملتا
 اور اوسکی زیر چوکی چو کلنا چہر اوت اوسکی فرات سے چو
 رانگی خاندہ کیا مانند گشتہ الکی اور اوسکی دور دیکھ سے دلی وطن
 الکی نکی اور اوسکی وہ دیکھ سے چند روز توید زنجار ما افسر

کہل گیا وہاں تک کہ باپ بھی اپنی سہ ماہی پر اجنبی
 بن گیا۔ بڑی ہوس یا رنج کا بار بار ملے اور پٹہ ہڑاؤہ باسن پہنچ کر
 لڑکی کی نسبت کا معام اوکو دھونی اور اوسکی ہر طرح سے
 لہیا لہویا القصد اوسنے جا کر جتر حسین کا پیغام سہنوا
 کو دیا اور اوسر گل اندام کیا جس کا بیان کیا اوسنی تمام
 کہاں سنکر یہ جواب دیا تو میری طرف سے بعد سلام نیاز راجہ کا
 "خدمت میں عرض کریں کہ جو کوئی قبایلی ساسی یا در تاج ساسی
 میں ساسی چوڑی رنج مسو کا اور خرقہ فقیری کا اختیار کریں
 اور دینی ہنگام سے کنارہ گیری اوسکی بابائی کا خیل
 کرنا فی الحقیقت باپنی نفوس بنانا اور ہوا کو گرہ میں پائنا ہی
 نہیں سمجھتا اور اوسکو رخصت کیا دلائی تاج و تلوک کے انکار کرنی
 کی کھیت راجہ سے اگر عرض کیا جتر حسین اوسکی غمزدگی
 سے متاثر ہوا اور وزیر کی مسو سے یہ سہن عرض کر دیا
 ویر

نویس بی ضافان گویا پناه ایست طبع در جای نو گویا بوی
باعت بی آب و یکنه میان اسکو کسیر کلمات بر در تار تار
اور کیه و کسایر ما در تاهون افروز ده و کما در دست است کیه
بود که سینه زده و یکو جوی بی قیمت دگر گزین کار شریانی بود
کام او کی باقیه بی یون نکالنه نقد حاج الملو کفر ج
لی احتیاج هوئی جانان بجه نکا و یسیر مانگی رسمن ده شاد
کامین این را امن رکنها بود اید ایا خراج گوید ایا اورا نلو و
اور هر انکال کز خم بر ورم لگو ایا جب اجبا بود بازار زمین او
لیکجا جوهری دیکجا جبران هوئی وزیر کو جا بر خبر کایک شخص
ارپا جوهر سیمین لایای که بمنه ساری عمر نهان و یکجا او سوای
یا و کما کوی مادی کی قیمت بی نیادی سیکتا بی سسته
بی وزیر نه کنی جوان او یک سائیه ردی او در دو س شاهره
غوب کو ناخی بکرو در منکا و ایدیکسا و دی بی شخص

فی الفور ہوئے جو یہی علت میں نصبت لگا کر قید کیا اور دو
 راجہ کو یہ فہرہ دیا کہ جو اس پرندہ دوام خود کو دے گی تہا اس
 قید سے میں فی اسے بہر بکر ادب یقین ہے جو اس سے
 کہوں گا اسو قبول کریگا انقصہ حسب سہراہ کوراجہ جیست
 فی بندہ کار میں نہایت تنگ کیا کہ جزاوت سے سادہ
 قبول کری لیکن اور قید کا سہنیاں ہرگز خاطر میں
 نہ تھا مگر ہکا و بکی فراق سے بے خواب و روز بفرار رہتا تھا
 و بود مساکو رود و بود اس سر مارا کرتا ایلین و دانلی و انوش
 فی راجہ کا خدمت میں عرض کیا کہ وہ گرفتار مانند مع نسل
 است و ن خالک پر نشانی اگر اسے جلد از انکلیجے کا تو چہ
 روز میں ترمیم نہ کرے چایگا راجہ فی تیر کہ جواب نہ دیا لیکن
 بیتہ کو کہد ہی کہ چارویں جہ الہی شمع کا پر تو اس پر دل
 شاید مجھ پر بردار و انوار بکمل حاوی امد متاع غرور او سکا

وہی جاوی چیز ارات یہ بات مسکد بہایت مسکد ہوی جلد ہوا
تین ارا سکہ کیا افتد سن مادر زہد کوزیب و ہا زیت و دوا
کو دیا پر نرند اور چید ایسی بن نہیں کر دہم و شری کا مانند
اوس مادر و کیا سکتہ ہوی غرض تینوں کا زادی ہوا
ایہ ہونے لگیے زندا افسانہ و مسکد زلفانہ و مان جا
یوسف ثانی جو دیکھ کر برای شکوہ لائی تھی جو جو رکھا
فی الفور اوس کے الگ ادا کو وہ کیا تھا معینہ دہان سل کوہ
عفتہ و ب تہی برگ کل یہ تو سنہ ہر ایسے اعدا سیم
دیکھا تھی کہ چاندی چاند کیا جن سے لجائی رخ گل رنگ کا
وہ در دیکھا با چمکے جسکے سورج کو جلد یا سوکھا یا
عطر سے با سون اپنے شکلی مہکے سیر منگی مسکد حقین یا
پہر اٹھو مکی و سیہ دکند و دبا دم عیوض خبر نہ دوزلف
سیر فام ارا کہا سب رخ نہ اوسکی اگر کہ اسکا اپنی زچکے

وہ گلروہوی را کہا انارسیو نخی : اطاعت الہی کی رسم
 دہیائی حضرت ہذا کی نظر اور غور سے کہے ہر
 نہ برائی لکھو کہ ہر جزا و سزا کی نظر و غور نہ کہیں انقصہ نہ
 چہ از او نہ ہی دیکھا کہ جسم جادو از قیغ ابرو سے کہہ نہ ہو سکا تب
 بی طاقت ہو کر سنا ہر کی اگلی گر ہری اور تیرہ بی لکھی بیان کہ
 ہر او دیکھا دیکھو یہی کہ ہر صدمہ ہو جا ہی اختیار او نہ کہہ کہ ہر او
 او را دیکھو ہوش من کہ آج آ یا بلکہ سادی ہی قبول کیا
 کیونکہ یہ من اسکی خاطر داری اور رضا مندی کی کی طرح اپنے
 رہا ہی نہ دیکھی نہ ملائی فی العورینہ خوشخبری را کہ ہو جا ہی
 کہ چہ از او نہ گل مرو سے ہنہ جہوی نہ کہہ میں ای ہی چہ میں
 فی وہ من سنا نہ کہہ کو بند جا نہ سے لکھو کہ حمام کر دیا اور
 خلوت سنا نہ صحت فرمایا کہ ایک مکان وہاں حب رہے
 دیا اور نیک ساعت دیکھ کر اپنے خانہ اگلی رسم کی موقوف
 اولی

یہ دلعن ذرا میرا جسم کا

میں جتنا کہ ہو بہر سنی مالوید رہت مانتا ہوں
عجب دلعن دشت تو ہواں ہر گز مٹی نہیں دغا بول
کیسے ہو گئی سو جہانی لگائی یہ سونے کی کہ مروت غیب کی
شب دور و دور سوز و دلایح حلّی اور عاشق ہوا رنگ رلیاں
جہ تائی اوہ ماتم قلب میں ہو میرا ہی وہ جہاں اندلی نام جاتا
انہی را کہ پڑی اوہ ہر شہر ہزار ہا ہوشی میری سہج
سے جو کج و کج گزری ^{چند} باغ الملوک میری بخش سکندر
سینے او سینے جو لگا بد سا کاٹنے ڈر یادہ غرض اپنے
منان پیر جیون تون سمہاں ہر ہی سے لگا کرے یون دین
قال اگرچہ میں ہوں کہا کشش طرف ہا شیراب ہر دین
آخیاں ایسے دلعن دشت اویر بجان اگرچہ ہونماں ہماں
درا شیرا ہوں ولی بندہ جان ہمارا بلا شبہ ہوں مالک

سایه

اگر چه بیرون است

سایه است و بیرون است

سایه است و بیرون است

سایه است و بیرون است

سایه است و بیرون است

سایه است و بیرون است

سایه است و بیرون است

سایه است و بیرون است

سایه است و بیرون است

سایه است و بیرون است

سایه است و بیرون است

سایه است و بیرون است

WFB

وہی ہے جو اس میں ہے۔

نہایت دلیر و بہادر ہوتے نہ میری خاطر بخشد

فقط برای این است که شما را از این خبر آگاه کنم

یہ بات اسی سیم پر مجبور ہے کہ تنہا رہتا ہے :

فہمضان تیرا گو اور انہ تیرا

کامیاب و مقبول ہو گا۔ =

میں بھی دوزخ میں جاؤں گا۔ میں تباہ ہو جائی ہوں۔

فصل کے کتابیہ احوال و اشعار کی روشنی میں

قتلہ محسنوں اور مہربانوں کے

محنت تیری اور کھلے سرو و دگر کا پتہ تیری دیکھ کر بچھا

عبد الستار مبارک، محمد رفیع، احمد مبارک

۱۰۰

این از جانب اسرار و اسرار

کلمہ
سنا سو سینے اس طو فاجب کلام سنا اپنا

جہاں دم بسودید پر یک روئی لگا درو واد بود

جو پوئی روئی لگا ہری لئی جو دیکھا اود سنگداری لئی رہی

روئی لئی اختیار سپہ سالار ویر لئی لئی در طر فو لئی

اود زان لئی لئی در ہا سہ سقر ابر گز و سکی با لئی

ایک اود ما سہ رنگ کر سکی اود تھا اسکی

سہ رنگ لئی لئی لئی لئی لئی لئی لئی

چہ سگودہ رہا فقط سہ لئی لئی لئی لئی

خفا سہ لئی وائی لئی لئی لئی لئی لئی

لئی لئی لئی لئی لئی لئی لئی لئی

لئی لئی لئی لئی لئی لئی لئی لئی

لئی لئی لئی لئی لئی لئی لئی لئی

ضع کا کلام سنا جان رہا بر گز

اور ہر سچے ناز ناز تھا اور ان پر کس نواز کو نطف

سچے مندرت نمودن تاج الملوک نے ماجر اقمید

سنا دیار کے افسانہ زہر مان کیا وراوہ میں اپنے اویس

بہا کدورت بن کر کہو دیا اس کے منہ نمودار ہوئی تاج الملوک

گہرا اور چتر او سے پلنگہ بر سر او ہوا انعام پر اب

بکارتی پاس جاتا اور ونگو

من کا

جہیز تہا

موجود پس تجارت پامیری و لعل لعلی بند از لعل

نقدن اور او سکی من محاکمہ جلائی نہیں سب کے سدا اور

دھار ام کہ کہیں میں اور تفاوت ہو رہ چھم

العقہ ایک دن جہزات فی سادہی دالیکہ بہت

باب سے کیا اور او سکی بی او

راحتی گشتی جاسد سس سسنداده پوی لگائی در اسبانیلو

بن عام راست لمان در پتای تو کسید آید

ست کسید سسنداده پوی لگائی

دنی سسنداده پوی لگائی

دنی سسنداده پوی لگائی

دنی سسنداده پوی لگائی

دنی سسنداده پوی لگائی

دنی سسنداده پوی لگائی

دنی سسنداده پوی لگائی

دنی سسنداده پوی لگائی

دنی سسنداده پوی لگائی

دنی سسنداده پوی لگائی

دنی سسنداده پوی لگائی

افسوس از روی کار کردی ایماذاید بر ایجان پیری حمزه

که هیچ بر تو نماند و نماند ری میزی

ایا نوشته گیس بدین اهد بکار

کیونکه مشو ندون عده ملک چه

ای جان تیر الیوج ایا کمال

نهان پیدای جان من کجایه موبده

کاش میسر

زار با کار و رویه

رسمی حیدر ستم که و بهار

مور و دنی کاهی حاصلی کجایند یکنانه

جانی بر کجاست از دینی جاور ری حاصلی

لیان بن ستم و در دوی غم امید تو

و نه نویسی و سکی صندل بر کج

یہ مجھ سے کہیں زیادہ ہے کہ میں نے اس کی

کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں

میں نے اس کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں

میں نے اس کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں

میں نے اس کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں

میں نے اس کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں

میں نے اس کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں

میں نے اس کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں

میں نے اس کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں

میں نے اس کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں

میں نے اس کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں

سوئی اور نومہ گند ایک لڑکی یا بکر جی کی سہیلی کہ

میں چای بڑا پڑا تھا اور اس کے پتوں

ہوا ہر وقت دھوم مارتی کہ ایک لڑکی

ماتریں ایک لڑکی ایسے

حس کی تقریر کر رہی ہے

اب اس کی مہمیا

جانی

۱۹۱۰

یاد رہا جو

مطابق اس کے

اس کی

بدرخصت کیا

برو کر اگر ناچید وہ سنا نہ پرست
سب سناو کی پیغام کس عادی لگی نہیں وہ اس سناو
سجے کہ ایسا نہ عادی کسی پرستس گوار طاعت کہ پیغام
تخلف عادی راگی اور کس کی پیغام راگی
جان پر اسے سبکہ نہ جواب دیا اور پیغام راگی کہنا کہ سناو
دقت و ... ہجری پسند کر لگی اور سنی سناو
ہیں پسند کر لگی اور سنی سناو
الہی کی
ہوئے ہیں جو سناو
میں لگا کر لگی اور سنی سناو
میں لگا کر لگی اور سنی سناو
میں لگا کر لگی اور سنی سناو

مسند رکنی فی کما سنو یا امیر و نام بکاوتی ؟
 مون تم اس سجا اندر نکرو سب طریحے خارج
 لکھو کہ گمان رنگین کا جگہ اور سر سبز اور دینی بے باک و امکا
 ن سنا ۔ افسری سنا دیکھو کہ لکھو کہ
 ہیالہ وقت باری کسان بجا رہے ہو یا مشاطہ
 اگر بجا و حضور من عرض
 مہدی و شکار چوں گیا اور
 تکرار
 اور ہوی
 اور سمیع ہری ہی
 قہر بیکہ معرکت
 ہلا کہ صاحب بن
 میں دینے دانوں تمہاری کہ ہمارا

ہوئی ہے۔ بعد ازیں باہکا مانہ بڑا گہر مسکے اور شہر کا
گہرا گہرا پانہا مارا اسکو نکال دینے سے من اللہ ہو
رخصت ہوئی اور تخت پر سوار ہوئی برہمن فی الفور اسکو
لوٹھا کہ روٹی اور جس جگہ تاج افسانہ اور بہرہ
وہی ملو وچھل لو لی پٹھانہ اور ترین بکا واپس سکو
وہن تھوڑا سا کھیم اندر چاہیے اور یک سب چیز
کامات کہ پٹھانی طرح پیار سے گلی لگ گپ وہ اسکی
دی پٹھانہ بی جوا کس ہوتی کہ مستند و پٹھانی
وہ مسکے ہوتی یہ کام سر گذشت اپنے کہ خالی پٹھانہ
نہ کہ کہ اگر سہزادہ کی راناوت منظور می تو بس اللہ اوشہ
کر می ہو وہ پٹھانی کچھ اندر نگر چڑھتی کہامیری جان
چتر افسانہ کہامیری جان نو سہزادہ کی لڑائی
اسکی تو پٹھانہ خالی کیونکر کہ سکونتی جان حاضر جان

اس وقت بکا دینی تانی پر جو کوا اس وقت سے کہنا کہ کوا ظاہر ہو
 نقل کرتی ہیں کہ چنانچہ وہیں سنگھریب کے پیر پونے عالی
 تو ہی اس سر میں وہ سوم بڑ گینے لوگ بے تیر ہر ایک ہر
 لکھا کہ راجہ مضطرب ہو کر مٹی یا محل میں دو روٹیاں دیکھنے
 مٹی اور کہ سا ہوا وہ استغیا لکی لے اوٹھ کر چند قدم اٹھ کر
 اور اپنے مسند پر لے کر بیٹھا پیر اپنا اور بکا و لکھا احوال
 عقل کہ کہ سنایا وہ پہلی تو بہت سا کیرا پیر نہایت خوش
 ہوا اور چیز اور کتا نہ کہ کر بکا و لکھی ہاتھ میں دیکھا کہ
 کہ یہ میرا ایک موتی بٹھے ہی میری بستر لکھی واسطہ دیتا
 ہوں توقع کہ اس پر نظر میرا لکھی رکھو اور اس ہی موتی کی جا
 کہ کہ حضرت ہو گیا تاج الملوک تخت پر سوار ہوا بکا دینی
 اور چیز اور کتا نہ کہ کر بکا و لکھی ہاتھ میں دیکھا کہ
 بعد اس کی پر ہاں تخت کوئی اور میں ہاتھی یا تاج الملوک
 علی

[illegible]

جس نے اسے خود معاف کر دیا مگر اس نے خود کو معاف نہیں کیا
 یہاں تک کہ خاص محل کو دیکھ کر ہی کہہ دے وہاں کی حالت
 وہیں وہاں ہر ایک ملک نگارین اور ادیب کے گرد و نواح میں
 اپنے گزشتہ انسان اور پوری ہوئی کوئلہ ہر شے کی جگہ پر
 باری تاج الملک اور بکاوی کی دیدار سے سبکی سبکی ہو
 ہوئی اور ہر ایک کا دل سے رنج و الم ایک لحظہ دور ہوئی
 تیس روز تک جس میں ہر ایک نے رات بھر ادا کیا جو پہلی دن
 ہر ایک سدا و خرم شخص ہو کر اپنے اپنے ملک کو روانہ ہو
 ملک بکاوی فی روح افزا کو کہہ دے کہ جگہ اور پہلی اویسے صحیح ہے
 حفظ زندگانی اور تہادی اور ایام جدائی کے سبب یہاں سبکی
 بسبب دس ہزار دی عقیقہ والا تین خواہنگاہ مقرر کر دے
 ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے
 گفتگو ہی بعد اس کے خواہنگاہ میں اسوہ ہر ایک کے لئے
 نقلی

نقل ہی کہ راجہ افرازی جوئی سوئی میں لکھ کے بارہ اتفاقاً جاری
 نی ہو سکی ہو بان میں ایک گھر میں ہر ایک کے ساتھ ہر ایک
 اس وقت چاندنی کی سیر کرتا ہوا وہ وہاں جا کر ایک گھر
 اوسپر جا پڑی پہلی تو سمجھا کہ کالا اہتمام جو نہ میں نے
 جو جا جائی ہر غور ہو دیکھا تو حادوم کیا کہ یہی جوئی
 محل چلتی تھیں نہ چار کتا یہ باری سوئی ہوا
 اوسکی جوئی لکھ ہی لیکن وہاں اوسکا نام رات پہوتا
 کہتا تھا آخر وہ کچھ کھانے کو کھن روہی سے جوہر
 کہوئی انی مکان میں کون سوتا ہی اوسنے کہا وہ راجہ
 افرازی خواب گاہ ہی سنتے ہی اوسکی عورت کا سوتا
 پڑا ایک سوہن پیدا ہوا اور اوسکی زچہ زلف وہو
 ٹوہی نگا جتا پڑے دوسری دن اسی رات باوقوت کند
 ماز کر اوس مکان میں جاوئے اور وہیں کاٹھیا دیکھا

کھائی کہ وہ رنک حور ایک سو فی کھ بھنگ پر پرت ناز سے
ہی یہ کھیند اوسکی دیکھنے کی مینہ بھجھو کھیا اوس
تو کہو اوس سر ایکا فرا جکھانہ تھانہ اوسکا جسم
نہ سکا پستو کی باتہ اوس بری بیکر سے ہم اغوش
چسپان بین لگا دو ہر اٹکھ اوسکی لہلہ گئے دیکھار ہرام
ہی اگر ہسٹا سق رنک اوسکی شیشہ دلاکھی جو اوج
تھا نیکن اتین چالاک دیشالی اوسکی طبع رنک لکھ
نہ ای بہت سا چھلائی اخرو دھن طماہ مار کر اوسکی
کہر کی من سے چھی کر پڑا اور زار زار دوتا ہوا ہے کہر
گیا صبح ہوتی ہی روج اقدانی بکا دی سے رخصت مانگی اد
ہر چند مدت و سماجت کا کہ چند روز اور ہی ارہ لکھ
افرائی نہ مانا اوس واسطہ کہ اگر امت یک بات ظہر
تو بکا دی چھی شیشہ من دیوگی اور بہت چسپانگی اخرو
نہ

بٹھرتی اور جبرہ فردوس کو کیے لیکر بہرام کے پیش سے دنگو
 چننا ہے ایک جگہ رشتی اور دنگو لیکم درم سے سوئی ہو
 ان اوقات سلیم خان کو کسی مانند چپی چپی بوقت سنا
 رات سے سوئے غم ہے ہوں یہ موصفا تھی اور اپنے کس
 مجھ میں مل جل السور لاتی کہتے ہیں کہ بہرام راج لقا
 کی فراق ہے یہاں تک لٹ گیا ہاں ایسے لکھو نہ (۱۵)
 خود کہیے لیکر اس بات سے سہائی اور پائی کہ
 اطلاع نہ تھی چنانچہ وہ بہرام کو بھیج کر لیا کرتی کہ وہ بہرام
 اس خیال خام سے درگزر اور رہنے دل سے یہ نہ نہ
 فاسد دور کیونکہ غیر جنس کا سحر محبت سوائی فراقی لمحہ
 نر نہیں رہتا خاکاں ملی ایسے دوسرے جس سے ہمہ خرابی
 رہا رہی چیکوری اور اچھی ناحیہ ایک بی پرواہ کی سانہ
 اتنی دہر و سہی تو تاج الملوک کے بات پر بخار نہاد رہی

یہ القابولیا کر لیا اور کسی طبعت اور سیرانی و ان ادوی اور کس
 کیا مناسبی لطیف اور کسبف ملاں واپس کی کوئی صورت
 لیکن یہاں چکا سنا کر تاکہ جو بہ بدلتا مگر یہ بہت پرانا
 نصیحت کرتی ہوا حتیٰ کہ تین تین جانیں نہ تھی یہ سیاحت
 جب سمن روہی فی دیا ہا کہ سنو کا کاشا بہر ام یا جگر
 میں چھٹائی دے تا اس کے منایت و شواہی کہا ای خود خوا
 فراموش اس میں مہم میں جسے ترقی سے تیرا اور کچھ دوسرا ہو
 سکتے لیکن اگر کسی قوم میں جزیرہ فرو سہا چھٹی ہو یادوں
 پہاڑی قریبی قسمت ہی وہ اسباب پر ہی راضی ہوا جو کچھ
 تمام تب سمن روہی فی او سکوز نامی کہہ ہی اور جتنا کہ گستا
 مینا تب تباہنا یا نہر ام اور تباہ ہو ایک زندگی ہو چکا
 کی مانند بنکر اور چلا بہر اس کا نام تباہ جزیرہ فرو سہا
 لیکن اور اسے موند بوی جھکی کہ من کر نام اور کا نام

تھا اور وہی مسافر افغانی تھی اور تھی وہ مسافر
 افغانی سے نہایت خوش ہوئی اور بوجھ لگی کہ یہ جو
 بڑی تمہاری ساتھ کون ہی اوسنے کہا کہ یہ میری بہن
 ہیں اس کا جی اس سرزد چسپو بہت حلقہ
 اس واسطے میں تمہاری اس لائی ہوں کہ اسے جو
 طح سیر کروادو اسنے کہا ہرے احمد اسے زور دیا
 بہرہ میں دروازہ تو خدمت ہو کر بکائی اس لائی اہم
 بھونے لگے کہ میں رہا اور سکودنیا کی منہ میں کہہ دے اور شفقت
 وہاں ہی سے دیکھو ایک بھینس لہجائی جائی تارے دیکھا
 ہمارے وقت کہلاتی ہے اسے اس طح کا اسباب دیکھو
 افغانی خدمت میں جا حاضر ہوئی اس طرح چند روز گزری
 آیدور بھنے کہیں گئے تھی بہرہ میں جو کہ خانی ہایا اوسکی
 اس طح اسباب میں سے اسنے دیکھا کہ اسکی بشت پر

چونکہ آدینہا دکاتہا رکھ دیا۔ روشن ہوتا رہا۔ لچہ بہ
 شکوی اینہہ چمکائی تیری عکس کج کیا دی اینہہ سلاطین کو
 اپنے کو تیری اگلی یا ادب۔ ہندو کی کج باز دی اینہہ غیرت
 پہننے کی راہ سے چوری کر دیں دیکھا تو فی جان یہ
 تھوڑی اینہہ ہنس مگر تیری ہوی ہے اور طور سے
 نظروں پر اور خوب دی اینہہ اینہہ ایک دم نہ تیرا تیری
 حضور شکر گاہی تیری عکس ہی دی اینہہ ہندو ہندو
 اپنے وقت پر مقام اور سنگار دان لیکر روح انرا کی پاسا
 جا حاضر ہوی لنگی جوتی اگر کی اینہہ جواو سکی ماتہ ہن دیا و
 بن اسبزد دی اور اسکی بہت پر جاڑی انورہ کو دیکھا
 اور دلی دلی میں اسکو بڑا معلوم کیا رہند راجہ کی کا
 سو اہی بہام کی کوئی نہیں لیکن رہا تھو کہ سچ در
 لیجے نا اسکی (شکا فتن) چھوٹی اور دھندلی میں دل سے

من طے سے یوں نجا طلب ہو گیا ہے جو میرے لیے رہی ہو گیا
 اور وہ ہے جو ہم اہم ٹھکی رہا ہے وہی وہ لون ہے یہی اور ہے
 یہ ہے جو یہ کہ ایک جواب سے جو مقبول نہ ہو جہاں ہوش کا کہ
 کہ اس کا جواب تو نہ ہی کل دیوی کا اس وقت معاف نہ ہے کہ
 کہ اس لیے ہر اوس پسلی کا جو حدی میں نہایت مفرد و متروک
 تھی اوس لیے کہی گئی صورت و یکہ کہ یہ ہم نے جو یہاں ہوا ہے
 یہاں اس کیوایں یہ ہے یہ ہے سوال روح اور اس کا اوسلی روز
 بیان کیا اور کہا چلو اوس کی جواب میں ہوا ہے کہ اس کی کہ
 ہر دو جہاں یعنی اوس حکم مطلق کا حکمت نہ کا دیکھ ہی وہاں
 اور نہ ہی اور غم سے وابستہ ہوا ہر اہم ہی سہل کیا
 سوال کا یہ جواب ہر دو زمین ملک و دیوں کا جس عاقل سے
 ہر دو ہر معنی کے ایک کا طائر لگی ہیں دو ہی اس طرحی اور
 ہر بنا جس سے یہ دو تاج ہم ہی کہ جس کا مطلوب محبوب ہی

ہو رہے ہر ایک اپنا مطلوب سمجھتے ہی نقل منہ ہو کر کہ مجھ کو یہ ہے
 ستمیخ بوجھنا خلافت بعد از خانیہ دارالاسلم پر اس میں کیا
 حق کے کھاتہ اور سینے جواب دیا کہ میں کا القدر ہے اسے کاجو
 تھرا یا صبح کو روح افزائی حضور جاوید پر کیا ستم ہے اور مگر ہر دم
 شکایتیں ہو رہی ہیں یہ ہے بوجھ، مگر یہ سچ کہ ہم جواب کہنے دیا ہی
 اور سینے پر چند کہا کہ شکر ہے یہی خیال میں گذر انتہائی بری
 فی ہر طرفہ مانتے ہر طرفہ مجبور ہو کر کہا کہ حرم ہری اپنی رشتہ
 بہر گھر اس سر زمین کا سر کولائی ہی میری اگر چہ وہ دیکھے ہی اور
 یہ جواب مجھ کو کہ ہاں ہی تب روح افزائی کہا تو اسکو ہماری بہانہ
 کہہ نہ لائی کہ تو سائنہ ہے اسکو ایک ذرا تم ہی دیکھیں اور
 بہت اچھا اور کسی میری اور کی سعادت جتنا بچہ نام کی دولت
 ہوا، رٹا کی اپنے ہمراہ لیکے رہے اور اسی ہی پہچان گئے کہ ہر دم
 لیکن اعجاز کہا اور کہ منور نہ ہوئی وہ سچی کہ اسے منور نہ ہوئی

شاید اپنے کیا بڑے نہیں دیکھی اور میرا لکھ لکھ ملا جو نہ لکھا
 قہر کو گاہ جب تھکے جو نہ جو یا سزاوی فی ایستہ انکا ہر دم
 جلد سے اور تبارکات کا طرہ سے اوست دیکھا یادہ غمیدہ بخیر
 کہیں ہلکا نس پڑی اور بخت سے کہنے لگی کہ تمہاری شہرت کو
 اب تک اسیے کار و لڑت نہیں دانتی ارج کیا مدت اسیے میں جو
 جاؤ ہم اسکی ساتھ نہیں ہو دین گے اوسے غم کی کیا مراد علی
 (۹۸) غم سے یہی اور اسکی یہی ہر فراموشی یہی ہر کہہ دہ تو اپنے کہانی
 اور پر ام راجت امور عالمکی انتظام دینے والوں سے عذاب
 ظلماتی سے چہرہ روز کو چھپایا اور چادر مہاب کا فرشتہ
 سطح زمین پر بچایا روح افزا پر یونکی محل سے آدھ اظہر
 سواہر ای پر ام کو لکھا دشت اور رشتا سو سے اچھوکی
 طہر سے سخن کا کالاکھوئی یہی تمہارا نام کیا ہی سینے لکھو
 تہہ نام تو مجھ سے کب کا جھوٹ گیا سو ای غیری نام کچھ یاد

نہیں ساری فی ہوجا دیہان کس واسطہ ای ہوجواب دیا
 چہ وہ نہ کہانی کا سبب شمع پر مجھوینہ سوز ہی اوس سبب
 ہو چکا جانیع روح افزا بیدارم کی مٹتی مٹتی باتوں نے دھن تو بہت
 محظوظ ہوئی لیکن ظاہر میں ترس و کر بولی ای مگر مائی عباد
 تیری باتوں سے میں پیچھا نہ کرے تو رندی نہیں بلکہ مردی سے
 شکل نکال کر تو یہاں دو امد ہوا اور میری خاموس کو برباد
 دیکھ تو اس دلیر کی کیسے سزا دیتی ہوں اس دہشت
 بدلاؤ لیتے ہوں وہ ناکرہ کار میں دھو شے رخ و حلاوت
 وقف نہ تھا نار دنیا زینہ پید اوس پر کھلی نہ تھی علاوہ اس کی طماخو
 طمہ اکی اوشامی جکا تبادہ مار کی باتیں سچی سمجھا یقین ہوا
 کہ اب مار کہ اوٹکا اور کٹا - اوٹکا ماری ڈر کی تیر تہا کھانے
 اور اس برت کو پھر کر سوس ہو گیا کو قتل پہ سا کی اکی
 پھونہ دور زندگانی کرنا تب تو پیراوسم گئے کہ مبادا اس کی

اس کے جان پر جاوی اور جان کا اور من میرا نام لکھا جاوی ہلاک
 اختیار ہوئی اور اس کا سر زانو پر رکھ کر یہ کلمہ پڑھا گیا
 ہاں سگدہا ہی کہ اوکلو ہر خوش من لای القصد ہر دم ہی
 جو اکلہ کہوی تو اس نام تہ برنگ کل دیکھا اور محبوب کاں
 بلبل ماری خوشی پہنچوں گیا اور کھائی مٹھی باطن پہ لگا پرتو
 بی لکھی اپنے ہوشہ کہ رنگ گل مٹی او سی مہر سے کہ غیرت علی (۹۹)
 باغ میں ملائی اور شہ فرہ اور ای از بکھوہ گل سرین سے
 اشتیاق میں پہری ہوئی تھی اپنی تین روک نہ سکی نہ پایا
 کہ اگر اسیم کھلی کو سنوں بنایا اور اپن من نے نیلے طے سے
 بطف او تیا بہ توجہ اندر اکا جی لگا ایک ساعت ہی اوک
 سے جد لہنا و سوار ہوا پرید ارادہ دیا کہ اسے جان عزیز کیا
 طرح سے دیکھ پر دست منو کی نظریں پہنچائی کہسی خواہد علم
 بقویز او پہلی گلی من باندہ دیا اور فری بنا کہ ایک سو سی پتہ من

و کہا دین بدوہ سر و گل اندام اسکو اپنے رو پر دلتکا دیتا
 بجز یہ نکال کر ہم ادوی بنانی اور صبح کو ننگہ سہا
 انواع و اقسام کے کفنین اور ثنائی جہدیت تو اس طرح
 گذر گئے اور یہ بات چیمپاری آخر عملی اور ملک بن ظاہر
 ہوئی نہ ہوئی کہ پھر لوبا سس یہاں ہی جس ایک پہنچی
 ایک دن نور کا ترشہ اوسے سسکی لبتا ہی جب روح اولیٰ پاس
 اور ملتی دیکھا کہ اوسکی زلف منکین کا طور بدوہ طوہی اور
 سب زخمی انکار تک اور پی ہی فسرین رخ ویکے
 رنگت کا کئی چہ ویکہ اور نرگس بخواب یہ کیفیت ملکی یہ
 ہوا زیکہ چولی کا حالت اور طرح یکا باپی اور انگلیا یہ صورت
 کہیہ ادوی نظر آئی تب یہ سہا بھی کہ سس کا باقوت کیسی
 اہا سس یہ مقرر کندہ کیا در جہو کا نسیم کا بلا شہ سس
 غنچہ کو لگا دو در کر غصہ یہ ایک شہر جہت معن ماری اور کتہ

لگی ادی علامہ افغانی تخلص نام دہویا سید کیا غنیمت کیا تو نے
کنو رشتہ میرے کہ سچا کہہ لگائی غصہ دے لاج نہ ای
جنت تیری ازیت پرچہ بدی مانی مہربان و بے مہتری کو
کار نامہ بکھ گیا تو فی با لیک نام خراب کیا سچ بتا سید کیا ماچرا
نہیں تو تیرا گلا گونٹ ڈالو لگی روح افزا قادی دلی تیر
گی پور کنے لگی لما جان تمہاری نسو پورے باجہ
قد مولیٰ قسم ہے جو میں نے کسی مرد کو دے دیا ہے ہی دیکھا
تو انکھوں کی اگی ادی جو جھوٹ کہتے ہوں یہ تیری ہے
ہو صاف چند سن تم کیسے ماسو کہ بیٹھی کو غیب لگاتی ہو
اور لوگوں کی کہنے پر جاتی ہو غرض ادنیٰ سخت سخت قسمی
کہا میں اور بہ تیری باتیں نہ کہیں ہر دو سہ ہر کو نہ مانا
اور اور نکلیا بلکہ در پی ہوئی کہ جس جو رہا اس میں کہ میں
سب سے لگائی ہی اوسے بلکہ اپنی اور سزا کو نہ بچائی

ہزاروں اجاسو سباج اور عساکر و فوجیں سے آسمان پر
 ڈھونڈی گا۔ اور ملکیتیں جو میری خاص ملکیت ہیں ان کی تو میری
 نفیس و فخر و اہم و درگاہ و دربار و درباروں کو جان بگوار
 کہ میں نہیں اتنے ہی اگر مخلوق پر تو کیا جانی کہ ان سے کیا
 کیا ان پر انقدر حسن انی محبوب ہو کر روح افزائی خواص
 کو بہت سے کیا ہے اور منظر و منظر کیا غنیمت سی و آریا تہ
 خواص کو ہوا و کمال و رخت و تہ و یک اور کسی اگر ان سے
 لگی اس وقت سے کیا ہوتا ہو نہیں کیا اور میں تو
 نہ و تاکہ نہ دار اند و پیدہ باطن سینا سے اور کسی موزہ یا دینے
 کو دیدہ دل جامی جسم ظاہر میں جاری دیدہ کہ حکمت میں
 لکھیں ان دنوں ہم اس صاحب زادی اس تو میرے
 مستغوا رہتے ہی اور اس کی پوری کو الیہم و علیہم و علیہم و علیہم
 رکھتے ہیں ظاہر میں تو یہ پرندہ تہ لیاقت نہیں رکھتا
 ملکوتی

تھانہ اگاری ہندو بھی بس یہاں قیاس سرائی اور نہیں سکتا
 تھانہ تھانہ اور فی جڑ چھانے اسکی لکھو سے اسکی قصہ
 کوتاہی میں ازانی بدوچ اور اگاری تھانہ گاہ میں جہاں سجدہ کو
 اوتار لیں اور از او عالمی کالی بدوچ اور اسکی سب میں کھینچیں
 میں دیکھ کر کلیچہ پڑھ کر اپنی مہونہ سے لکھ کر بولیں نہ سہی بھلا (۱۵)
 روح اسکی کا قصہ سن میں بہ کئی لکھ کر جہاں تھانہ
 تھانہ اور قضا قدر کی لکھ سے نہ چھوٹا سہی کہ اسکی اس میں
 بہت نا چاری اور جہاں سے حال میں جہاں ناگواری سے
 نہ لکھ کر تھانہ سکتا نہ ان اس میں نہ ہو کو وہ ہر جہاں اور جہاں
 ہو مقرر سہاہ کی رو بہر اور کما بھو لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 اوسنی تمام ہال ویر تھوئی اور کلیچہ سے لکھ کر لکھ لکھ لکھ
 تھانہ از اریا تھانہ اوسنی لکھ کر لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 سہی منتخب ہوئی یا تھانہ اس عہد سے لکھ لکھ لکھ لکھ

عامہ بین سحت اور کہنے لگا ای نہات ہا کا تو وصف سلط

سینہ نہ ڈا اور اپنے جسم میں کچھ نہ سوچا سچ کہ کھلا سینہ باریں

بجی کون ملا یا اور باد ہونکی ٹھونڈی کسینے پہونجا یا اب

اوسر مٹھوئی اور پی بردائی کا مڑہ تو بخ ملا کہ کینہ باد کا اور

اسکی سزا میں اپنے جانے جاوی کا ہر ام بولا عا سوتہ کا

جانہ بہشتیاقی اور او نہیں سر ادینا تکلیف بالا اطلاق

ای علی کہ روخو وہ نہیں کہ کوئی آپ سے ہا تو میں ڈالی اور با تیار

نماں روفتا موی حسنی زندگیا سے ماتمہ دم ویا اور سعی موت کا

کیا خطری اور جانلی کیا پرواہ مگر حسرت دید ازیا پر مری جان

رہنگی اور انکھوں سے سیل خون گور میں ہی پسکی سے موت

سچ ہر کہ نہیں ڈرتا نہ غم ہی مجھی گلہ خونکی دید سے محروم ہی

رہ جایگا از مظلوم شاہ سعد غضب اب اہر کا ہو گونے

فرمایا کہ اس بات حق پر کالی کو جلد سہرے دور یجا اگر گ میں ڈالو

اور

اور جل کر خاک خمیہ کرد افغان تاج الملوک اور بکاوی ملک
ارم سیر کو اتنی ہی حسن مقام ہے کہ جزیرہ دوسرے
رجا تائی ومان پہونچی چین آیا کہ روح کہ جلوه روح انداز ہوئی
جلین اور ایک دن وہ کی پہانگی ہی سیر کر لیں انقصہ
جزیرہ فردوسی طرف پیری اور دران انگلی تان لکڑی
انبار لگاتہا اور پیرام او سمن پشما بلکہ جاروط ہے ان ہی
چوٹی ہی جو نین بکاوی یا یونگونی بہت بہرید اوراں
بہر کی ہوئی اسے نظر پڑی سخت اینا قریب لیکنہ بوجین
بید کیا ماجر اور کیا رو لای کوی کہ او تہا کہ یہ روح
کو بچاتی ہن سنتے ہی اس بات کی جلدت سے او تر گی کیا دیکھی
ہی کہ پیرام ہی فی الفور بکا رو تھی اری اور سب ادب
اور اس عوان کو بکا لور اس کاروان جلا تو سکو
سیر جلا دونگی بلکہ اون کی گہر کہ خاکن ملادونگی لوک ب

در گنجینه قدس الگ بہا داد اور بہرام کو نکال سہزادہ بجاوالہ
 وہ اسکے ہمراہ فی ایک بلخ میں اوڑھی پہنچا ملک اور کو
 وہیں چہوڑا اب مظفر شاہ اور جب ایک پاس ہی چمکے
 سلام کیا اہوئی سراد کا جہاں لکایا خیر و عافیت ہو چھی
 اور انی یکے حقیقت دریافت کولی رہ میراجی فی احتی رانی اور
 حج کیا یکینے کوچی جاتی تھا سو ہی کسی خیریت ہی لیکن وہاں
 عجب تاج اور کینا دہری سہریکا دزیر نہ اور کو لوگ تہلہ باجا
 ہی اگر میری الی سن ابد کم کا توقف ہوتا تو وہ جلد کہہ جاتا
 اور ملے اب اور دیا سے کہو جاتا اگر جو نام کا برابر ہی خصوصاً
 ایسے جو انسانی الواقع تقصیر اس سے ایسے ہوئی ایک سطح
 کاغذ اور یہ سزا یا اب فایہ نہیں رکھتا ہو چھ ہوتا تھا
 سو ہو چکا من فی مرض کیا کہ اب فی ایسے مار ایک کلند
 کا نہ کہ تو نہ نکاب تو سو جاننے ہن تب ہزار جانی کی اس سے
 ہرگز نہ

بہتر ہے کہ اسکی تقصیر معاف کیجیے اور روح افزا کو اسکی سزا سنائی جائے
 کیونکہ اگر وہ نہایت ظالم و قاتل ہی نہ ہو تو اسے پشیمان فرمادو
 بادشاہ میں ناتواں رہے ہوتا دیکھ لیا مضافیہ خوش الحواب
 جو قریب تھے ہیں تو مجھ کو کیوں تاج الملوک سے بہا بخشی اور
 میں کیا فرق ہی جیسے میں ویسے دہی اور ہندوستان
 کا رہنے والا ہوں نہ کہ مضافیہ میں رہنے والا ہوں بلکہ سرحدوں
 کے بہت سے مضافیہ ہوں وہاں سے روح افزا کی ماحول دیکھا کہ
 وہ اسواں کو نہیں ڈنڈا بی سرتھاڑ موٹے ہمار بنائی اتوانی
 کہتو اچھے بڑی ہی سکر کہنے لگی واہ ری کہ یہ بڑی
 دگایا بناہ مانگئے مجھے اور ڈری تیری دیدہ سے اب اتنے ہی
 لڑی ہو کیوں یکہ ہلا دینا ہی اور سزا سے اب ہماری
 اب میں ہوں کہ بڑی ہی بابر لکل میں تیری چاہت کو
 ملتا ہے اب کوئی دھن ڈال کہوں کہ ملیو اور یہاں سے
 فی ای ہوں اب کوئی دھن ڈال کہوں کہ ملیو اور یہاں سے

کیجو روح افزا پہنکی باؤں سے مسکرا کر اڑھتہ ہستی اور بے بدن لید
 بہت گئیے ات یارات تو بکا دی دولت ناری ایجو کو روح افزا کی
 تن مطور شاہ اور حسن اور اہل س کے فقیر معاف کر دی
 پر اور سکوا میران جٹا کر تاج الملک کوک اور پر ام صمیت جزیرہ
 اور میں ایچو بخا اور ماجری کوں دین اپنے بابا کو سکوا
 کیا یہ اون سے یہ درخواست کی کہ جس دہوم سے وہ تاج الملک
 کو لیکر بیاتے ای ہی اور سیج طرح سے ای ہی کو بیاتے ای ہی اور
 کوئی رسومات فروغہ رات نکرو جٹا کے اتھونی دیے مہانداری
 و طیار کی اور رہا پر کے اور ادیے جٹا سے یہ ام کو خلعت سنانہ
 جٹا یا جوار میران دیا اور موتیوں کا سبہ اسر بر بند کیا پٹری
 فردوس جزیرہ فردوس کور و انہ پٹری و پٹری پٹری طیار کا کٹیو جٹا
 اور ج افزا کی بنا و کا لبا کہنا ای طیار کا سبہ اور
 پریو اسناد و بیان کیا کری اور رقم کب لکھ سکی غرض ای
 ۱۱

دور سمیت شمسہ یک طرف کو کھانے کی سہاوی اگر دیا
 اور کھانے نہایت دیر ہو جان یہیے مجلس شمسہ طریقی میں کیا
 اور نہایت سوار ہو کر اسے وضع کچھ حسن کی عکاسی ملتی
 جہاں اوتار کر پڑی مان سنگت سے مجلس عکاسی بہر راست
 گیتے تک تواند باہر نال راگ کیا صحبت ہی از پیش بازی انواع
 واقف کیا چوٹا کی بہر بنے خاندان کا جان کے موثر اداس
 ہر بیچہ کا گاہ اوس رنگ قمر کے ساتھ سندھو یا بعد از
 وہاں بڑے کی نوسہ کو ریت درجہ کو درسطہ محلہ بہر خواہاں
 دیکھو یہی بہر دیکھ سے طبع بہرام کی کا تہ حق اور خوش
 جو کئی ہوئی اسطرح سے خوش جھکری بہر کے مہم دیکھا
 دور بعد میں اس کا خوبیاں شربت ہدیاء بعد از کی مطلق گاہ
 اور حسن ارالی روح ناز کو بہت سادہ ان جہیز نقد جنس ہونڈی
 و غلام و دیگر بچہ محل تمام خدمت کی بہر راست اوس رونق سے فرور گاہ

اوتاج الملوک لے ہوئی ساؤ خدم چویدہ آدم من داخل ہو گئے
 دن دمان بھی چلی رہی بددکافی و سب کوست فروغ نور اور
 ہرام کو اس طرح طریق سے ایک ملک و گارین کو روانہ ہوئی کہ
 سوید من جا پہنچی ہرام کا مایاب کو ملو اگر نام فقہ کہ سنایا
 اور دونوں کا دیدار سے روپ سے دیکھا یا وہ ہوا رہتی کو دیکھ
 کہ بہت خوش ہوئی بکا دلی و تاج الملوک کے جان دل سے اس
 مند ہوئی بعد دیر نہ محفل سے نسا طے دوستان طیار کی
 بادشاہ جاکری آیا اور جیتی چوٹی تھی امیری اکو بدایا جس
 قدر سہر من اچھی اہل ظرف تھی اور اس کو طلب کیا
 غرض کہنے بتلک نایب و رنگ کی صحبت رکھی اور حوا
 مہمانداری بخوبی کیا بادشاہ زاد و نکلی چھب سید و
 کشتیان جوابدات اور بوسا کی کر رہیں اور سخی
 بھیوالین انعام و اکرام کو لگو بہت سا دیا نقد و جس
 الملوک

انگشت با شتاب در سبکی حصار اعلیٰ قلعه مبارک به سوی سر
 لیکے سب بہان رفعت و می بہر یکاوی بہر و
 بسجہ کہ خطای مری باغ و می کند او کہ و اگر سراج شاخ او دہ
 بی اویط و صید کن فی ہون می فی الغز و او کو متسلل
 دورت سوزان نہایت ارستگی کمانہ قائم کرد و
 افروز و در تہر بہر کہ الی اللہ و فی فضل
 سادہ و ای اور جوئی اباد سوئی و جوئی و جوئی و جوئی و جوئی
 مراد ہماری بیای دی یا الی مراد و یہ قصہ بہر جب بری نام
 بہر فکر تارچ بہتی ہمچہ و بام اجانبہ سبب بہر و اور بہر
 کہ بی مذہب و نہ در طلب بہر و بہر و بہر و بہر و بہر و بہر
 زبان کہ می نسوی سادہ و ہی عیان و تہر و تہر و تہر
 دی حداد کہ اس مدرب و شقی کوئی اللہ کری مرہ بہر و
 گز اختیار و تور از زبان او سبہ و شکار و ناظرین بر و

شوم و حواله شاه جهانلی بادشاه و بی کار و کنت
 تبار و حکومت او کی حکایت یا ترجمه بسیار در خلاف شاه
 جهان نامه و کلمات بی معرفت و شناسایی نگاشته اند
 اشتقاقی نبوت و جگه مفضل اسکا دریافت گزیده بوده اصل
 بی کار و حواله او در شاه جهان نامه جهان ده (حوال بی
 شاه جهان) و حکام سید بنام یار دهم ما و بی (حوال بی) و
 رد و ملحق خط عام غلام انبیاء مقام هر دو با تو تحریر یافته است

خدا ایامی از این بر سر او نویسنده گویند و خواننده
 حق تمام کارمند نظام سید

